بہارِ عقیدت

(نعتیہ دیوان)

احسنؔ اعظمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

عشق وعقیدت سے لبریز ایمان افروز نعتوں کا شاندار مجموعہ

بہارِ عقیدت

احسنؔ اعظمی

ناشر :- محمد فاروق خاں احسنؔ اعظمی

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں۔

نام کتاب	-	بہارِ عقیدت
مصنف	-	محمد فاروق خاں احسنؔ اعظمی
ترتیب وتدوین	-	محمد فاروق خاں احسنؔ اعظمی
کمپوزنگ	-	ناظم بریلوی 8534041142
پروف ریڈنگ	-	ناظم بریلوی
اشاعت اول	-	جولائی 2018ء
تعداد	-	1000۔
ہدیہ	-	۲۰۰ روپیے

ملنے کا پتہ

1- احسن اعظمی 6/139 ونیت کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ
2- دانش محل امین آباد لکھنؤ
3- دفتر محاذ جنگ ہوٹل میزبان انٹرنیشنل لکھنؤ
4- ہمدم بک ڈپو مبارک پور اعظم گڑھ

قادری پبلیکیشن پیلی بھیت روڈ بریلی یوپی 243407
موبائل +918534041142
E-mail ID : mohdnazim78692.mn@gmail.com

یہ کتاب

''فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی''

حکومت اتر پردیش، لکھنؤ

کے مالی تعاون سے

شائع ہوئی۔

تعارفی خاکہ

نام	:	محمد فاروق خاں
تخلص	:	احسنؔ اعظمی
والدین مکرمین	:	مرحوم محمد ادریس خاں، مرحومہ شمس النساء
تاریخِ پیدائش	:	02-06-1963 (از روئے سند)
جائے پیدائش	:	موضع سکٹھی شاہ محمد پور مبارکپور ضلع اعظم گڑھ یوپی
تعلیمی لیاقت	:	ایم اے اردو
آغازِ سخن	:	۱۹۸۰ء
شرفِ تلمذ	:	عزیزؔ برقی مبارکپوری، بیدلؔ مرادآبادی (لکھنؤ)
پیشہ	:	صوبائی سرکاری ملازمت (رجسٹرار آفس سہکارتا بھون لکھنؤ اتر پردیش)
رہائش	:	۲۷۲ گڑھی محلّہ بجنور بازار لکھنؤ/ونیت کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ
تخلیقات	:	عکسِ حیات (مجموعۂ غزلیات ۲۰۱۱ء)
		بہارِ ارم (مجموعۂ نعت ۲۰۱۳ء)
		جمالِ حیات (دیوانِ غزلیات ۲۰۱۵ء)
		بہارِ عقیدت (دیوانِ نعت ۲۰۱۸ء)
زیرِ ترتیب	:	مناقبِ اہلِ بیت
رابطہ نمبر	:	9140183837 / 9453141218

فہرست

نمبر شمارہ	عنوان	صفحہ نمبر
1	شرفِ انتساب	17
2	پیش لفظ	18
3	بہارِ عقیدت کا عمومی جائزہ (پروفیسر سید سراج الدین اجملی)	22
4	حرفِ تحسین (مولانا قمر الزماں مبارکپوری)	28
5	احسنؔ اعظمی اور ان کا نعتیہ دیوان (ڈاکٹر عباس رضا نیر)	43
	ردیف الف	
6	اندھیرے کفر کے تو نے مٹا دیے مولیٰ (حمد باری تعالیٰ)	53
7	کوئی بھی ہمسر نہیں بندہ ترا (حمد باری تعالیٰ)	55
8	یارب ہر مخلوق پہ ہے انعام ترا (حمد باری تعالیٰ)	57
9	خدا کی حمد کا ذکرِ نبی کا (حمد باری تعالیٰ)	59
10	جس کے آگے حسن پھیکا ہے ہر اک ایوان کا	61
11	بحضورِ رب جھکانا جو جبینِ سر جھکانا	63
12	ایماں کی نگاہوں سے مومن نے جدھر دیکھا	65
13	شاہِ دیں سید الانبیا کی ثنا	67
14	آپ خیر الوری، آپ شاہِ زمن اے رسولِ خدا سید الانبیا	69

15	سنگباریِ ظلم وستم سے زخم جب جب بھی کھائے ہیں آقا	71
16	سرکار کی الفت سے دمکتا ہی رہے گا	73
17	دل میں پیدا کیجیے ڈر کا تبِ تقدیر کا	75
18	نورِ حق لے کے ماہِ تمام آ گیا	77
19	ہے واقعی جہاں میں وہ شیدا رسول کا	79
20	نہ دنیا میں اگر مہرِ رسالت ضوفشاں ہوتا	81
21	جب دیارِ شہِ انام آیا	83
22	جس کا دل منبعِ حبِّ شہِ والا ہوگا	85
	ردیف ب	
23	حمد ونعتِ شہِ زمن کے گلاب	87
24	قربِ معبود کی منزل میں ہے بندہ لاریب	89
25	بے مثل زلفِ ناز ہے چہرہ ہے لاجواب	91
26	ترے زہد وتقوی فضول ہیں ترے صوم وسجدہ گری فریب	93
27	مجھ کو دکھلا دے دیارِ شہِ بطحا یارب	95
	ردیف پ	
28	آپ آقائے دوعالم سیدِ ابرار آپ	97
29	روشن ہوئے کریمِ پیغمبراں کے دیپ	99
30	آدم کا افتخار ہیں خیر البشر ہیں آپ	101
	ردیف ت	
31	لکھتا رہوں میں حمدِ خدا نعتِ رسالت	103

32	ہو کرم کر سکوں رقم مدحت	105
33	ممکن نہیں نبی کی بیاں مجھ سے ہوں صفات	107
	ردیف ٹ	
34	طیبہ کے حسیں مرقدِ انوار کی چوکھٹ	109
35	آمد ہے نبی کی مکے میں ہر سمت ملک کا ہے جمگھٹ	111
36	ناؤ تھی منجدھار میں تھا پر خطر دریا کا پاٹ	113
	ردیف ث	
37	سلطانِ زمن احمدِ مختار کے باعث	115
38	بے فیض تیرا عشق، عقیدت تری عبث	117
39	ڈبو دیں گے مرا بیڑا حوادث	119
	ردیف ج	
40	تشریف لائی ذاتِ رسالت مآب آج	121
41	چھائی ہوئی ہر سمت ہے رحمت کی گھٹا آج	123
42	ٹوٹا غرورِ ظلم و ستم کا حصار آج	125
	ردیف چ	
43	کر رہا ہے مدحتِ سرکار جب قرآن سوچ	127
44	ایک ایک قولِ پاکِ شہِ دوسرا ہے سچ	129
45	بادشاہانِ جہاں کی رونقِ سرکار ہیچ	131
	ردیف ح	
46	عام مومن نہیں جب ولی کی طرح	133

47	ظلمتِ شب ہوگئی رخصت، ہوئی ضو بار صبح	135
48	حور وغلمان وملک عالمِ انساں مداح	137
	ردیف خ	
49	جس سے ضیا طلب ہے ترا ماہتابِ چرخ	139
50	اٹھا کے دیکھ رسالت مآب کی تاریخ	141
51	دہر سے ہوگئی اصنام پرستی منسوخ	142
	ردیف د	
52	اے کرم کے آفتابِ زرفشاں خوش آمدید	144
53	وردِ زباں ہے نامِ پیمبر خدا کے بعد	146
54	درسِ سرور سے ہوئی جب شانِ انسانی بلند	148
	ردیف ڈ	
55	توقیرِ پیمبر کا یہاں وصفِ نبی ڈھونڈ	150
56	باطل کا آج خاک میں سب مل گیا گھمنڈ	152
	ردیف ذ	
57	ہو رہا ہے انعقادِ بزمِ مدحت شاذ شاذ	154
58	ہو گیا ختم جو تھا نظمِ ستم گر نافذ	156
59	ظلم واستبداد کا ظالم کے لشکر کا محاذ	158
	ردیف ر	
60	دشتِ عرب معطر ہیں لالہ زار بن کر	160
61	نورِ خدائے پاک کی تنویر یا حضور	163

62	دیدنی ہے اس قدر باغِ مدینہ کی بہار	165
63	کعبے کی جبیں خم ہے بتعظیمِ پیمبر	167
64	لب پہ آقا کے دعا بہرِ ستم گر دیکھ کر	169
	ردیف ڑ	
65	انقلابِ صبح نو اٹھ پنجۂ ظلمت مروڑ	171
66	تسکین جس سے پاتا ہے قلبِ صمیم چھیڑ	173
67	نیرنگیِ بہار و گلِ تر کا ذکر چھیڑ	175
68	حرصِ دنیا اے غلامِ سیدِ ابرار چھوڑ	177
	ردیف ز	
69	تشریف لائے دنیا میں شاہِ حجاز	179
70	زہد و تقوی پہ نہ تکمیلِ عبادت پہ ہے ناز	181
71	حبِ رسول سے ہے اگر تجھ کو احتراز	183
	ردیف س	
72	ناداں نہ پوچھ کیا ہے مرے مصطفٰی کے پاس	185
73	شاخِ گل پر چہچہاتے ہیں اسیرانِ قفس	187
74	پاس جس کے زرِ حبِ شہِ ابرار ہے بس	189
75	ہو گئے درسِ نبی سے ان کے پاکیزہ نفس	191
	ردیف ش	
76	ہے اگر زمانے میں شہر جو کوئی دلکش	193
77	کرتے ہیں جو سرکار کی توہین کی کوشش	195

78	ہیں خوب گل وغنچۂ تر خار ہے دلکش	197
	ردیف ص	
79	سر بسر تھا مرے سرکار کا پیکر اخلاص	199
80	کم نظر آتے ہیں دیوانہ آقا مخلص	201
81	جس بندۂ مومن پہ ہے فیضانِ نبی خاص	202
	ردیف ض	
82	اللہ کے کرم سے نبی کی عطا کا فیض	204
83	دنیا کی نہ کوئی حرص ہمیں رکھتے ہیں نہ ہم دنیا سے غرض	206
84	عظمتِ سرکار کا بوجہل کل تھا معترض	208
	ردیف ط	
85	رمزِ وحدت کیا ہے ذاتِ مصطفیٰ جانے فقط	210
86	بعثتِ سرور کے صدقے سج گئی بزمِ نشاط	212
87	تضحیکِ ذاتِ سیدِ ابرار ہے غلط	214
88	وہ واعظ وخطیب وہ اہلِ قلم غلط	216
	ردیف ظ	
79	مظلوم کا بے کس کا پریشاں کا تحفظ	218
90	پاسِ شانِ پیغمبر نعت کا ادب ملحوظ	220
91	جس کشتی کے ہیں احمدِ مختار محافظ	222
	ردیف ع	
92	خوابیدہ تھا بیدار ہوا دہر کا طالع	224

93	جس کو کرنی ہو متاعِ روزِ محشر مجتمع	226
	ردیف غ	
94	نعرۂ صلِ علیٰ کے جشنِ سرور کے چراغ	228
95	پرتجلی کیوں نہ ہو اس کے مقدر کا چراغ	230
96	پاتے تھے کل جہاں میں مظالم جفا فروغ	232
	ردیف ف	
97	مجھ کو دیدارِ دربارِ پاکِ رسالت کا شرف	234
98	نورِ حق سے ہے رنگِ جہاں مختلف	236
99	رحمتوں کا پرتجلی ہے سماں چاروں طرف	238
100	آقا کی ثنا مدحِ نبی آیۂ توصیف	240
	ردیف ق	
101	مبعوث جب حضور ہوئے لے کے دینِ حق	242
102	جلوہ گر آج ہوئے مونس و غم خوار و شفیق	244
103	آپ کی جلوہ گری ہوتی نہ گر منظورِ حق	246
	ردیف ک	
104	چار سو بکھری ہوئی ہے نور و نکہت کی چمک	248
105	آستانِ مصطفیٰ ہے سب سے اعلیٰ آج تک	250
106	تسکینِ روح و قلب کا نغمہ ہے نعتِ پاک	252
	ردیف گ	
107	آپ آئے ہوا حسنِ منظر الگ	254

108	گستاخِ پیمبر ہیں جو بد بخت شقی لوگ	256
109	مٹھی میں لب کشا ہوئے جب بے زبان سنگ	258
	ردیف ل	
110	چھٹ گئی گردِ سفر مل گئی کھوئی منزل	260
111	اوصاف بے نظیر ہیں اور ذات بے مثال	262
112	عطا، فضل، جود و رحیمی کے بادل	264
113	اس کے فکر و فن کو بخشے گا خدا اوجِ کمال	266
	ردیف م	
114	ہیں سرفراز حبِ رسولِ خدا سے ہم	268
115	نازشِ انس و جاں شاہِ والا حشم اے شفیع الامم اے شفیع الامم	270
116	گھیرے ہوئے ہیں رنج و مصائب غم و الم	272
117	مرے حضور کی جس کے نہ دل میں ہو تعظیم	274
	ردیف ن	
118	چھٹ گئی کفر و باطل کی تیرہ شبی آفتابِ رسالت کی پھوٹی کرن	276
119	ہے یہ حسرت تراذکر جب میں کروں اے شہِ دوسرا شاہدِ ذوالمنن	278
120	ہر کوئی جہاں میں جو شاد کام ہے احسن	280
121	مرحبا ہزار مرحبا آ گئے ہیں سیدِ زمن	281
	ردیف ں	
122	اختیارِ سرور میں مصطفیٰ کے دامن میں	284
123	یوں تو ہیں شہر خوب کئی، خوب تر کہاں	286

124	رخِ پرنور پر زیرِ جبیں سرکار کی آنکھیں	288
125	ہونا ہے گر شمار صفِ کامیاب میں	290
126	لعل و گہر نہیں ہیں مرے پاس غم نہیں	292
127	وحدت کے لالہ زار جہاں میں کہاں نہیں	294
128	محتاط قلم رکھنا سرکار کی مدحت میں	296
129	توحید کا مژدہ دنیا کو سرکار سنانے والے ہیں	298
130	فقیر و صاحبِ ثروت تو نگر دیکھ آئے ہیں	300
131	جاذبِ نظر ایسی ہے فضا مدینے میں	302
132	معراجِ نبی آج ہے افلاک سجے ہیں	304
133	ترے کرم کا خدایا کوئی حساب نہیں	305
134	دل فدا جاں نثار کرتے ہیں	307
135	مدینہ خلدِ ثانی چاہتے ہیں	309
136	بہارِ بے خزاں آئی گلِ تر مسکراتے ہیں	311
137	لیے دستِ کرم میں فیض کا دریا بلاتے ہیں	313
138	حبِ رسول بھی نہیں خوفِ خدا نہیں	315
139	ہوا حاضر نبی کا جو بھی شیدائی مدینے میں	317
140	مصلحت یا صلحِ کل کی پیروی کرتے نہیں	319
141	وہ یہ جان لے جو ہے بے خبر جسے شانِ آقا پتہ نہیں	321
	ردیف و	
142	ہے یہ خلقِ شہِ کونین کے فیضان کی خوشبو	323

143	مدح سرا قرآن ہے جس کا تم بھی اسی کی بات کرو	325
144	گنبدِ خضری ہے اے دل آج تیرے روبرو	327
145	یا نبی صل علی صل علی کہتے رہو	329
	ردیف ھ	
146	جڑ گئے وہ رحمتوں کے خوش نما منظر کے ساتھ	331
147	خارِ صحرائے مدینہ کی ہے کیا شان نہ پوچھ	333
148	کتنا پرنور طیبہ کا منظر ہے دیکھ	335
	ردیف ہ	
149	وہ آپ کا در رشد و ہدایت کا ادارہ	337
150	تو دل کو بناحبِ سرکار کا آئینہ	339
151	خالق کی ثنا نعتِ شہنشاہِ مدینہ	341
	ردیف ی	
152	برستی رحمت و انوار کی ہر سو گھٹا دیکھی	343
153	رقص و سرود و جام کی چنگ و رباب کی	345
154	جمالِ مظہرِ نورِ خدا سیرت پیمبر کی	347
155	جن کے دلوں میں ہوگی محبت رسول کی	349
156	زد میں دنیا تھی جب برائی کی	351
	ردیف ے	
157	نبی کی بزم میں سلطان یا غلام آئے	353
158	پرنور نہ ایماں کی ہو تصویر تو کہیے	355

159	وہ دل سے فدائے شہِ لولاک نہیں ہے	357
160	وہ جن کی بندگی پر خود عبادت ناز کرتی ہے	359
161	اس کو کیا واسطہ مدینے سے	361
162	تیرے ایماں میں پختگی کم ہے	363
163	ہر اک لب پر صدائے مرحبا ہے	365
164	زمینِ پاک جو سب سے حسیں ہے	367
165	جہاں میں بن کے ہادی جب شہِ ابرار آئیں گے	369
166	سنگ کی جب بارشیں شہ پہ کیں اغیار نے	371
167	اس کی معراجِ بلندی پہ عبادت ہو جائے	373
168	میرا سویا مقدر جگا دیجیے	375
169	جو کردار و عمل سے عاشقِ خیر البشر ہوں گے	377
170	بہر سو آج برپا محفلِ ذکرِ رسالت ہے	379
171	ہے یہ سچ کہ حسنِ عالم میں کوئی کمی نہیں ہے	381
172	ہوئی کافور ظلمت نورِ حق کا بول بالا ہے	383
173	خدا کا ہے ڈر دل میں حبِ نبی ہے	385
174	مجسم پیکرِ حبِ رسولِ پاک کر لیجے	387
175	رب کا عرفان حق آگہی دے گئے	389
176	پیغامِ محبت پیش کیے جب شہ نے ستم گر کے آگے	391
177	سنور جائے مقدر اس کا بگڑا کام ہو جائے	393
178	کہاں ملتی مسرت دور رنج و غم کہاں ہوتے	395

169	ظلمت کدے میں نور کا ہالہ لیے ہوئے	397
180	مولائے لاشریک کی وحدت پہ ناز ہے	399
181	بزمِ امکاں عرش و کرسی فرش و بحر و بر بنے	401
182	لاشرک ولم یزل رب، رب ہی معبودِ جہاں ہے	403
183	حمدِ خدا ہے قدرتِ داور کی بات ہے	405
184	ظلمتِ باطل کو دنیا سے مٹانے کے لیے	407
185	حبِ سرکار میں جو خود کو مٹا سکتا ہے	409
186	تعریف کی خاطر ہے نہ شہرت کے لیے ہے	411
187	مونسِ بے کساں کی آمد ہے	413
188	نصیب ذرے کا پھر آفتاب ہو جائے	415
189	نہ ایمن کی حسیں وادی نہ حسنِ طورِ سینا ہے	417
190	واللہ کامرانی کا رستہ ہے سامنے	419
191	عرفانِ خدا ملنے کا امکان نہیں ہے	421
192	کائناتِ زمیں ہے عقبیٰ ہے	422
193	ضیائے محفلِ شب میں تجلیِ سحر میں ہے	424
194	حبِ سرور جس کی خاطر جان ہے ایمان ہے	426
195	نبی کی جس میں تڑپ نہیں ہے ثنائے خیر البشر نہیں ہے	428
196	مجھ کو مال و زر نہ گوہر چاہیے	430
197	عاشقِ خیر الوری ہو جایئے	432
198	سب سے ذیشان بعدِ خدا کون ہے	434

199	کون شیدائِ مصطفیٰ ہے بالیقیں مصطفیٰ کو پتہ ہے	436
200	مدینے میں گلی رحمت کی ایسی پائی جاتی ہے	438
201	حیات حبِ نبی میں اگر گزر جائے	440
202	نہیں میں صاحبِ زر، غم نہیں ہے	442
203	ساری خلقت تری یارب سبھی موسم تیرے	444
204	یاالٰہی دلِ مسلم کو فروزاں کردے (مناجات)	446

شرفِ انتساب

اپنے پیر و مرشد شہزادۂ اعلیٰ حضرت حضور مفتیِ اعظم ہند مولانا الشاہ مصطفیٰ رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے نام جن کے دستِ حق پرست پر بیعت ہونے کا مجھے شرف حاصل ہوا اور جن کے فیضِ روحانی سے اللہ رب العزت نے مجھے نعت گوئی کی پاکیزہ سعادت عطا فرمائی۔

☆☆☆☆☆

پیش لفظ

ربِ کریم کا بے پناہ شکر و احسان ہے کہ اس ذاتِ باری تعالیٰ نے مجھ ناچیز کو اپنے حبیبِ پاک کی مدح سرائی کا فن عطا کیا اور نعتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کی سعادت سے سرفراز فرمایا۔ حضور رحمتہ للعالمین خاتمِ پیغمبراں حضرت محمدِ عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی عقیدت و محبت رکھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین و فرمودات پر عمل پیرا ہونے والا ہی سچا عاشقِ رسول کہلاتا ہے اور نعتِ پاک جیسی مقدّس صنف میں طبع آزمائی کے لیے سچا عاشقِ رسول ہونا لازم ہے۔ نعت گوئی ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔ عشق و محبتِ رسول میں ڈوبے ہوئے جذبات و احساسات جب الفاظ و تحریر میں ڈھل کر اشعار کی صورت اختیار کرتے ہیں تب نعتِ رسول کہلاتی ہے۔ آقائے نامدار روحی فداصلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی بہت بڑی نعمتِ خداوندی ہے وہ بڑے خوش بخت ہوتے ہیں جنھیں نعتِ پاک کہنے کا شرف ربِ کریم عطا فرماتا ہے یہ سعادت ہر کس و ناکس کو نہیں ملتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل کا ذکرِ خیر عبادت کے درجے میں شامل ہے۔ عشق و محبتِ رسول میں ڈوب کر نعتِ پاک کہنا عظیم سعادت ہے لیکن یہ سفر جتنا پاکیزہ ہے اتنا ہی پرخطر بھی ہے۔ نعت گوئی کے لیے ادب و احترام کی منزل طے کرنا ضروری ہے۔ نعتِ پاک میں ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو آپ کی صفات کے شایانِ شان ہوں ساتھ ہی آپ کے مراتبِ اعلیٰ اور شانِ رسالت کے تقاضے پورے کرتے ہوں کہیں بھی ادنیٰ سا تضحیک و تحقیر کا پہلو ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔ جہاں تک مراتب کو بڑھانے کا سوال ہے تو شانِ الوہیت و عبدیت، خالق و مخلوق، محبوب و محبّ، رب العالمین و رحمتہ اللعالمین کے فرق کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مدحتِ پیمبر میں بلندیوں کی معراج پر بھی پہنچ جایئے مگر پھر بھی

توصیف وثنائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔ فنِ شاعری ودیعتِ الٰہی ہے صاحبانِ علم وفن کا یہ قول مجھ پر پوری طرح صادق آتا ہے مجھے اللہ رب العزت نے ایامِ طالبِ علمی ہی میں شعر گوئی کا فن عطا کر دیا تھا عہدِ طفلی کا سفر طے کر کے نوجوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی میں شعر کہنے لگا اور قرب وجوار کی ادبی وعلمی فضا نے اسے خوب خوب پروان چڑھایا اور میں نے صرف اٹھارہ سال کی عمر میں اپنے گاؤں کے ہم عمر نوجوانوں کے ساتھ ادبی انجمن قائم کی اور پہلی نعتِ پاک انجمن کے لیے لکھنے کی سعادت حاصل کی اور پھر یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا۔ یوں تو میں کئی اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کرتا ہوں مگر میری یہ خوش بختی ہے کہ اللہ کے حبیب سرورِ کائنات کی مدحت سرائی سے باقاعدہ میرے شعری سفر کا آغاز ہوا۔

ابتدا میں کئی برس تک کسی استاذ کی رہنمائی کے بغیر شاعری کا یہ سلسلہ چلتا رہا البتہ شرعی گرفت سے بچنے کے لیے کسی عالمِ دین سے نعتیہ کلام پر نظرِ ثانی کرالیتا تھا۔ بعد میں غزلیہ شاعری کے چند کلام بغرضِ اصلاح مبارکپور کے معروف استاذ شاعر جوہر مبارکپوری کو میں نے دکھائے مگر وہ جلد ہی داغِ مفارقت دے گئے پھر کئی سال تلاشِ معاش میں ممبئی ودیگر شہروں کی خاک چھانتا رہا اور مستقل ذریعۂ معاش حاصل نہ ہونے پر وطن آکر گاؤں کے مدرسے میں شعبۂ تحتانیہ میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر درس وتدریس کی خدمات انجام دینے لگا اور اس درمیان مبارکپور کے ایک کہنہ مشق منکسر المزاج استاذ شاعر عزیز مبارکپوری کے روبرو باقاعدہ زانوئے تلمذ تہہ کرلیا۔ میری شاعری کی مشاقی کا یہ سنہرا دور تھا اور دو سال تک استاذِ محترم نے خوب مشق کرائی جس سے مبارکپور کی ادبی بزموں اور اربابِ علم وفن کے درمیان میری ایک پہچان قائم ہوگئی۔ یہ سلسلہ دو سال تک چلتا رہا اور مبارکپور کی طرحی نشستوں میں مسلسل شرکت کے ساتھ استاذِ محترم کی تربیتِ شعری نے میرے فن میں ایسی

نمایاں اور احسن تبدیلی پیدا کی جو آج تک میرے لیے مشعلِ راہ بنی ہوئی ہے۔

دو سالہ اس خوش گوار دور کے بعد گردشِ حالات نے درس و تدریس کی خدمات کو ترک کر ایک بار پھر تلاشِ معاش کے لیے ممبئی و دیگر شہروں کی مسافرت کے لیے مجبور کر دیا جس کی وجہ سے میری ادبی سرگرمی کا سلسلہ منقطع سا ہو گیا اور تقریباً دو دہائیوں تک میرا شعری سفر ٹھہر گیا۔ پھر ۱۹۹۵ء میں سرکاری ملازمت محکمۂ امدادِ باہمی میں مل گئی اور مجھے گھر چھوڑ کر اعظم گڑھ شہر میں کرائے کا مکان لے کر رہنا پڑا۔ گیارہ سال اعظم گڑھ میں قیام رہا مگر ادبی نشستوں کا ماحول شہر میں نہیں ملا۔ پھر ۲۰۰۷ء میں لکھنؤ مرکزی آفس سہکارتا بھون تبادلہ ہو گیا تبادلہ ہونے پر شہر کے جنوبی مضافاتی علاقے قصبہ بجنور میں ایک قطعہ زمین خریدی اور مکان تعمیر کر سکونت اختیار کر لی اور کچھ دنوں بعد لکھنؤ میں ادبی سرگرمی کا پھر آغاز ہوا مگر اچانک شعری سفر کا یہ سلسلہ پھر تعطل کا شکار ہو گیا کیوں کہ جون ۲۰۰۸ء میں میرے جوان بیٹے محمد عاطف خان کی سڑک حادثے میں رحلت ہو گئی اور اس جانکاہ حادثے نے غموں کا پہاڑ توڑ دیا۔ کئی برس تک زندگی اتھل پتھل کا شکار رہی۔ بیٹے کی جدائی کے غم میں اہلیہ بسترِ علالت پر آ گئیں اور ڈاکٹروں کے مشورے پر بجنور کا مکان چھوڑ کر شہر کے قیصر باغ میں رہائش پذیر ہونا پڑا۔ وقت سب سے بڑا مرہم ہے آہستہ آہستہ غم غلط ہونے لگے اور میں ۲۰۱۰ء سے شہرِ نگاراں کی شعری طرحی نشستوں میں مستقل طور پر شرکت کرنے لگا اور پھر لکھنؤ کے مشہور و معروف بزرگ استاذ شاعر بیدلؔ مرادآبادی سے وابستگی کے بعد میری شاعری میں ایک تسلسل قائم ہو گیا۔ شہرِ نگاراں کی ادبی فضا اور بیدلؔ مرادآبادی کی رہنمائی میں میری کاوشِ شعری کو جیسے پر لگ گئے اور پھر پانچ سال کے مختصر وقت میں یکے بعد دیگرے میری تین شعری تخلیقات منظرِ عام پر آ گئیں۔ پہلی تخلیق غزلوں کا مجموعہ ''عکسِ حیات'' کے نام سے ۲۰۱۱ء میں دوسرا نعتیہ مجموعہ ''بہارِ ارم'' کے نام سے ۲۰۱۳ء میں اور تیسرا غزلوں کا

ضخیم دیوان ''جمالِ حیات'' کے نام سے ۲۰۱۵ء میں اشاعت پذیر ہوئے۔شہرِ نگاراں کے ہوٹل میزبان انٹرنیشنل کے وسیع ہال میں ان تینوں تخلیقات کی رونمائی اردو شعروادب کی قدآور شخصیات کے ہاتھوں پر وقار تقاریب سن ۲۰۱۲ء سن ۲۰۱۴ء اور سن ۲۰۱۶ء میں ہوئی ۔اوراب نعتیہ دیوان ''بہارِعقیدت'' کے نام سے طبع ہوکر آپ حضرات کی خدمت میں پیش ہے۔۱۹رنومبر ۲۰۱۶ء کو استاذِ محترم بیدلؔ مرادآبادی کی رحلت کے بعد میں نے کسی اور سے رجوع کرنے کی کوشش نہیں کی۔اب میں خود ہی اپنے کلام پر نظرثانی کر لیتا ہوں ایسے میں ظاہر ہے اپنے کلام کی فنی خامیاں عمومی طور پر پوری طرح خود صاحبِ کلام سے دور نہیں ہوتی ہیں اس لیے اس دیوانِ نعت کی اشاعت سے قبل میں نے معتبر شاعر آزادضمیر انصاری پروفیسر سراج اجملی صاحب اور مولانا قمرالزماں مبارکپوری جیسے صاحبِ طرز ادیب وشاعر کے گوش گزار کر حتی الامکان تسامحات کو دور کرنے کی کوشش کی ہے پھر بھی اگر فنی عروضی خامیاں نظر آئیں تو تعمیری نقطۂ نظر سے نشاندہی فرما کر مطلع کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں انھیں دور کیا جا سکے آخر میں میں ان حضرات کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنھوں نے میرے اس دیوانِ نعت کی اشاعت میں کسی طرح کا تعاون کیا ہے یا طباعتی مراحل میں رہنمائی فرمائی ہے خاص کر محترم پروفیسر عباس رضا نیر صدر شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی اور پروفیسر سراج الدین اجملی صاحب صدر شعبۂ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کا بے حد ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے خاکسار کے کلام پر تقریظات لکھ کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

احسنؔ اعظمی
۱۳۹/۶ وینیت کھنڈ گومتی نگر لکھنؤ

بہارِعقیدت کا عمومی جائزہ

انسانی ذات کا منتہیٰ ذاتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔روئے زمین پر کسی ماں نے حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا سے احسن واجمل اور اشرف بچہ نہیں جنا۔یہ بات اہلِ اسلام اور صاحبانِ ایمان کے عقیدے کا جز تو ہے ہی اور وہ حضرات جو اسلام اور ایمان کی دولت سے بہرہ مند نہیں ہیں لیکن انسانی تاریخ اور تہذیب کا علم رکھتے ہیں انھیں بھی اس بات میں کوئی شک نہیں۔یہی وجہ ہے کہ سرکارِ رسالت مآب صلیاللہ علیہ وسلم کی مدحت کی سعادت بلا لحاظِ مذہب وملت ہر تخلیق کار کو بقدرِ توفیق حاصل ہو جاتی ہے۔اب اگر تخلیق کار کو دولتِ ایمان کے ساتھ ساتھ حُبِّ رسول اور سعادتِ ذکرِ رسول بھی حاصل ہو تو اظہار کے ہنگام میں اسے جو سرشاری اور اس کے نتیجے میں جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس کا رتبہ نمونہ ہائے تخلیق کے ہجوم میں امتیازی اوصاف کا حامل ہو جاتا ہے نعت کو شعری متون میں بوجوہ ممتاز مقام حاصل ہے اور تقدیسی شاعری کے زمرے میں حمد کے بعد یہ صنفِ شریف سرِ فہرست ہے۔اس میں عربی فارسی اور اردو میں باکمالوں کا ایک طویل سلسلہ ہے جس کا آغاز عمِّ رسول اللہ جناب ابو طالب سے ہوتا ہے۔کعب بن زہیر اور حسّان ابنِ ثابت رضوان اللہ علیہم کی شہرت ہی مدّاحانِ رسول کی حیثیت سے ہے۔حسّان ابنِ ثابت رضی اللہ عنہ تو نعت گوئی کی علامت کی حیثیت سے کم از کم اردو خواں طبقے میں شہرت اور مقبولیت کی بلند منزل پر ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر شاعرِ نعت خود کو متبعِ حسّان کہتا ہے اور مختلف ادوار میں شعرا کو حسّان الہند اور حسّانِ شاعری وغیرہ کے خطابات دیے جاتے رہے ہیں مجموعۂ پیشِ نظر میں ہی درجن سے زائد اشعار میں اتباعِ حسّان کا مضمون نظم ہوا ہے۔محمد فاروق خاں احسنؔ اعظمی کی شاعری کا چوتھا اور نعتیہ شاعری کا دوسرا مجموعہ ''بہارِعقیدت''اس

وقت میرے پیشِ نظر ہے۔احسنؔ اعظمی اس سے قبل غزلوں کے دو اور نعت شریف کے ایک مجموعے پر اہلِ نظر سے داد وصول کر چکے ہیں اور اب ان کی نعتیہ شاعری کا دوسرا مجموعہ ''بہارِ عقیدت'' اپنی بہار دکھا رہا ہے۔اس مجموعۂ الفت کی وہ خوبی جو اس کتابِ شاعری اور شاعر کا رشتہ ہماری کلاسیکی روایت سے وابستہ کر دیتی ہے۔احسنؔ اعظمی نے حمد کے چوتھائی درجن نمونوں کے بعد ردیف وار نعتوں کا سلسلہ رکھا ہے الف سے یا تک تمام حروفِ تہجی کو بطور ردیف استعمال کر کے مضامینِ نعت کو نظم کرنا شاعر کی بے مثال صلاحیت پر دال ہے۔حروفِ تہجی میں ڈ، ٹ، ڑ جیسے حروف بھی شامل ہیں جن کی آواز سماعتوں پر عام طور سے بار ہوتی ہے مگر ایسی ردیفوں میں احسنؔ اعظمی نے اپنے کمال کا جوہر دکھایا ہے۔مضامین اگر چہ روایتی ہیں لیکن نعت میں روایتی مضامین اگر نہ ہوں تو کیا ہو یہ سوال مضامین کی ادائیگی کی سطح پر ہر شاعرِ نعت کا مسئلہ ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا حروفِ تہجی کو بطور ردیف استعمال کر کے احسنؔ اعظمی نے رواں دواں مصرعوں پر مبنی جو اشعار کہے ہیں ان میں سے کچھ جنھوں نے اپنے اوصاف کے باعث اپنی جانب متوجہ کیا ہے آپ کی ضیافتِ طبع کے لیے حاضر کیے جاتے ہیں ان اشعار کی جملہ خوبیوں میں سے مجھے سب سے اہم ان کی روانی لگی جس پر ہماری شاعری میں اور بطورِ خاص کلاسیکی شاعری میں سب سے زیادہ زور دیا گیا ہے۔احسنؔ اعظمی نے حروف ٹ، ڈ اور ڑ بطور ردیف استعمال کر کے ایسے شگفتہ اور رواں اشعار کہے ہیں کہ ان حروف کی ثقالت گراں نہیں گزرتی چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

حاجت ہے شفاعت کی جو تجھے بچنا ہے تپش سے محشر کی
سرکار کے دامنِ رحمت سے اے امتِ عاصی آ کے لپٹ

داغ دامن کے ترے طیبہ میں سب دُھل جائیں گے
بحرِ رحمت میں بھگو کر دامنِ عصیاں نچوڑ

آتے ہیں یہاں صبح و مسا عرش سے قدسی
کس شان کی حامل ہے یہ سرکار کی چوکھٹ

مکّے میں ہوئے جلوہ نما نورِ مجسم
جا اور ٹھکانہ کہیں اے تیرہ شبی ڈھونڈ

انقلابِ صبحِ نو اُٹھ پنجۂ ظلمت مروڑ
مصطفیٰ آئے حصارِ تیرگی کے در کو توڑ

جلوہ فرما ہو گئی ذاتِ انیسِ بے کساں
اے جہانِ رنج وغم ہر فکرِ رنج وغم کو چھوڑ

تسنیم و سلسبیل کے ساقی کا تذکرہ
ذکرِ قسیمِ نعمت و وصفِ نعیم چھیڑ

احسنؔ اعظمی کا ایک پسندیدہ موضوع نعت میں منکرینِ عظمتِ رسالت سے تخاطب اوران کی سرزنش ہے۔اس مجموعۂ نعت میں انھوں نے ایسے بہت سے اشعار کہے

ہیں بلکہ کہیں کہیں تو اس سلسلۂ اظہار میں لہجے کی سختی نعتیہ شاعری کے والہانہ انداز اور حضور سیدِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نذرانۂ عقیدت کی پیش کش کے فدویانہ انداز پر گراں گزرتی ہے۔ احسنؔ اعظمی کے اس پورے مجموعۂ نعت میں بطورِ خاص جس نعت نے اپنے مضمون کی پیش کش، برجستگیٔ اظہار اور ردیف کے کامیاب استعمال کے سبب میرا دامنِ دل اپنی طرف کھینچا ہے اس کے کچھ اشعار نذرِ قارئین کرتا ہوں۔

پُر نور نہ ایماں کی ہو تصویر تو کہیے
طیبہ کا سفر بدلے نہ تقدیر تو کہیے

مل جائے جسے کوچۂ سرور کی گدائی
ٹھکرا نہ دے وہ ثروت و جاگیر تو کہیے

روشن تو کرو دل میں دیا حُبِ نبیؐ کا
ہو جائے نہ سب پیکرِ تنویر تو کہیے

بس شرط ہے بن جایئے شیدائے پیمبر
ٹوٹے نہ مصائب کی جو زنجیر تو کہیے

راضی نہ ہو جب رب نہ پیمبر کی رضا ہو
کام ایسے میں آئے کوئی تدبیر تو کہیے

صدقے میں شہِ دیں کے دعا مانگیے رب سے
پیدا نہ دعاؤں میں ہو تاثیر تو کہیے

ہمارے زمانے کے سب سے اہم اردو ناقد اور ادبیات کے عالم شمس الرحمٰن فاروقی معاصر غزلوں یا عموماً غزلوں کے اشعار سن کر کبھی کبھی ایک جملہ کہتے ہیں کہ ''ردیف چپک نہیں رہی ہے'' فاروقی صاحب کے ایک جملے کی روشنی میں اپنی اعلیٰ شاعری کے کسی نمونے کو دیکھیں آپ کو ایسی چپکی ہوئی ردیفیں ملیں گی کہ فاروقی صاحب کے جملے کی معنویت آپ پر روشن ہو جائیں گی اور ہماری شاعری کا ایک بے حد حسین پہلو بھی۔ احسنؔ اعظمی کے محولہ بالا اشعار بھی اسی نقطۂ نظر سے آپ کی نذر کیے گئے کہ ان میں جو سب سے اہم خصوصیت ہے وہ فاروقی صاحب کے انداز میں یہ ہے کہ ''ردیف خوب چپک رہی ہے'' دوسری صفت اس طرزِ اظہار کی چیلنج والا انداز ہے وہ انشائیے کے اندازِ اظہار سے بہت قریب ہے روانی اور برجستگی اس پر مستزاد۔ اگر کسی مجموعۂ شاعری میں اتنی ساری خوبیاں جمع ہوں تو وہ مجموعہ ہائے شاعری کے ہجوم میں اپنی شناخت الگ سے رکھنے کی صلاحیت ضرور رکھتا ہے۔ احسنؔ اعظمی ہماری مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انھوں نے اول تو کلاسیکی طرزِ اظہار کی پاسداری اور ہماری قدیم روایت کی اتباع کرتے ہوئے ردیف وار دیوانِ نعت تیار کیا اور ثانیاً نعتِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وافر ذخیرہ پیش کیا۔ ثالثاً نعت کے دوران میں جناب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوبین یعنی حضراتِ خلفائے راشدین کے مناقب بھی نظم کیے۔

رب تبارک وتعالیٰ احسنؔ اعظمی کی عمر اور توفیقات میں برکت عطا فرمائے اور ان کی مدحتِ رسول علیہ السلام کو قبول فرما کر انھیں دارین میں فوز وفلاح کی دولت عطا فرمائے

۔ساتھ ہی اس مجموعۂ نعت کی تحسین سے لیکر اشاعت تک کے مراحل میں جو جو لوگ (بشمول خاکسار) شامل ہیں انھیں مدیحِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل سعادتِ دارین عطا کرے اور اس مجموعۂ نعت کو حسنِ قبول عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دعا گو

سید سراج الدین سراجؔ اجملی

شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

حرفِ تحسین

محمد فاروق خان المتخلص بہ احسنؔ اعظمی موضع سکٹھی شاہ محمد پور قصبہ مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کے پڑھے لکھے اور با ذوق شاعر ہیں اب انھوں نے بسلسلۂ سرکاری ملازمت مبارک پور سے نقل مکانی کر کے اتر پردیش کے دار الخلافت لکھنؤ میں سکونت اختیار کر لی وہاں کے شاعروں، ادیبوں اور شعر و ادب کے شائقین میں وہ ایسے گھل مل گئے ہیں کہ اسی شہرِ نگاراں اور مرکزِ ہنروراں کے بانکے سجیلے شاعر شمار کیے جانے لگے اسی گہوارۂ شعر و نغمہ میں شعر و سخن کی روایت کو آگے بڑھانے کی غرض سے بہت سی ادبی انجمنیں قائم ہیں ہر مہینے برپا ہونے والی شعری نشستوں کے لیے طرحی مصرعے دیے جاتے ہیں جن پر طبع آزمائی کر کے شاعروں کی اچھی خاصی تعداد شوق سے شریک ہوتی ہے ان شعری نشستوں میں احسنؔ اعظمی بھی بڑی دل جمعی سے شریک ہوتے ہیں اور انھیں غور سے سنا بھی جاتا ہے۔

احسنؔ اعظمی بھی اپنے استاذِ ثانی چودھری عبدالستار خاں بیدلؔ مرادآبادی (1923,2017) کی طرح بسیار گو شاعر ہیں بیدلؔ صاحب کی زود گوئی اور ان کی بسیار نویسی کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ انھوں نے اپنی حیاتِ مستعار میں چالیس ہزار سے زائد اشعار کہے اور چھ ضخیم جلدوں میں کلیات بیدلؔ مرادآبادی کی اشاعت احسنؔ اعظمی کے بدست اپنی آنکھوں سے دیکھ کر وہ موت کی میٹھی نیند سو گئے۔

محمد فاروق خاں احسنؔ اعظمی اپنے مفوضہ امور کو انجام دینے کے بعد تازہ اشعار

کہنے کی امنگ لے کر بادیِ فکر وخیال میں سرگرداں ہو جاتے ہیں۔مبدأفیاض کی طرف سے ان کو وفورِ جذبات،طبیعت کی حاضری اور موضوع طبعی کی ایسی دولتِ بیدار ملی ہے کہ بہت جلد مصرع پر مصرع لگا کر تخلیقِ شعر کے کرب سے نجات پا جاتے ہیں۔اب تک ان کے مندرجہ ذیل مجموعۂ کلام طباعت اور اشاعت کے مراحل سے گزر کر ادبی حلقوں میں اپنی جگہ بنا چکے ہیں۔عکسِ حیات (مجموعۂ غزلیات) بہارِ ارم (مجموعۂ نعت) جمالِ حیات (دیوانِ غزلیات) اور اب یہ چوتھا نعتیہ دیوان ''بہارِعقیدت'' کے نام سے منشۂ شہود پر آرہا ہے۔پانچویں تخلیق بنام ''مناقب اہل بیت'' زیرِ ترتیب ہے خدا کرے کہ وہ بھی جلد قبائے طبع اور پیراہنِ اشاعت پہن کر آئے اور دلدادگانِ اہلِ بیت کی محفلوں میں حرفِ تحسین کا مستحق بنیں بہارِعقیدت کا غالب حصہ نعتیہ کلام پر مشتمل ہے حصولِ برکت کی نیت اور رسمِ بسم اللہ خوانی کو باقی رکھنے کے خیال سے ابتدا میں چار حمدیہ کلام بھی زیبِ اوراق ہیں آخر میں ایک مناجات شامل کر کے زندگی کے ہر محاذ پر اللہ سے ہی استعانت اور طلبِ مدد کا عقیدہ ظاہر کیا گیا ہے درمیانِ کتاب میں بھی بنام نعتِ پاک ایک مناجات درج کی گئی ہے جس کا مطلع ومقطع یوں ہے ۔

مجھ کو دکھلا دے دیارِ شہِ بطحا یا رب
بخش دے مژدۂ دیدارِ مدینہ یا رب

آرزو اتنی ہے احسن کی بنامِ عمرہ
جاکے دیکھے ترا گھر اور مدینہ یا رب

ماہرینِ نفسیات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ خاندانی روایات و اقدار، گھر کے ماحول، والدین کی معمولاتِ شب و روز اور بزرگوں کے رجحانات و میلانات، خصائص و خصائل اور ترجیحاتِ طبائع کا شخصیت کی تشکیل اور ذہن کی تعمیر میں خاص رول ہوتا ہے احسنؔ کی پرورش و پرداخت جس فضا میں ہوئی اس میں دین و دیانت، مذہب و تصوف، اخلاقِ حسنہ، رواداری و غم گساری اور دردِ دل کی قدریں بہت نمایاں تھیں۔ ان کے خاندان میں کئی نسلوں سے احسان و سلوک اور روحانی و خانقاہی روایتوں سے وابستگی کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کے اسلافِ خاندان میں اوراد و وظائف، صوفیا کے ذکر و اذکار اور تزکیۂ نفس کے طریقے ہمیشہ زندگی کے معمولات کا حصہ بنے رہے۔ انھوں نے بھی ان روایتوں اور معمولات میں اپنے لیے بڑی کشش محسوس کی اور حضرت مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خاں بریلوی المعروف بہ مفتیِ اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان کے دست گرفتہ ہوکر ان کے سلسلے میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کر لی۔ نعتوں کے اس دیوان کا انتساب بھی انھی کی با برکت ذات سے ہے۔ کہتے ہیں کہ کسی سلسلے سے انسلاک و ارادت روحانی فیض و برکات کے حصول کا سبب ہوتا ہے خود احسنؔ صاحب کو بھی اس کا اعتراف ہے انھوں نے انتساب میں جن جملوں کا استعمال کیا ہے ان سے ان کے عقیدہ و عقیدت دونوں کا اظہار ہوتا ہے۔

احسنؔ نے ''بہارِ عقیدت'' کی بنیاد قدیم اساتذۂ سخن کی روش پر رکھی ہے غیر مردف کلام ہے تو اس کے قافیے کے حرفِ آخر میں اور اگر مردف کلام ہے تو اس کی ردیف کے آخری حرف میں حروفِ تہجی کی ترتیب کو ملحوظ رکھا ہے اس التزام کی وجہ سے اظہارِ بیان کی دشواریاں پیدا ہونا ایک امرِ ناگزیر ہے پھر بھی اس وادیِ پرخار سے احسنؔ اعظمی نے بطریقِ احسن دامن بچا بچا کر گزرنے کی قابلِ تحسین کوشش کی ہے۔ مصرعوں میں لفظوں کی ترتیب اس قاعدے سے رکھی ہے کہ اس کی سلاست و روانی میں کمی نہ آنے پائے انھوں نے صرف

ونحو کے اصول پر لفظوں کی تقدیم وتاخیر میں اپنے لسانی شعور کی پختگی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس وصف کی وجہ سے ان کا کلام عوام الناس کی ذہنی سطح کے بہت قریب آ گیا ہے شعر کی تاثیر کا دائرہ پھیلانے میں سہلِ ممتنع سے زیادہ معاون اور کوئی دوسرا طرزِ سخن نہیں شاعر کو شاعری کی زبان کو نثر کے متوازی بنانے میں اپنا خونِ جگر پانی کرنا پڑتا ہے۔

احسنؔ اعظمی کی نعت نگاری کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ ان کے اشعار سے ان کے عقیدہ وعقدت، مذہب ومشرب، مسلک وموقف اور مقصدِ حیات پر روشنی پڑتی ہے ان کی نعتوں کے مطالعہ کرنے کے بعد عظمتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، اختیاراتِ مصطفیٰؐ اور خصائصِ نبوت کے تعلق سے ان کے فکری رویے کی سمت و جہت کا پتہ چلتا ہے انھوں نے صحابہ وتابعین، تبع تابعین اور اسلافِ امت کے افکار وطرزِ عمل کو اپنی نعتوں کا رہنما بنایا ہے اور انھی چراغوں کی روشنی میں اپنے شعری سفر کو جاری رکھا ہے۔ قرآن کی آیتوں میں شانِ رسالت اور محبتِ رسول علیہ الصلاۃ والسلام کا ذکر بڑے واشگاف انداز میں آیا ہے ۔

حور و غلمان و ملک عالمِ انساں مداح
میرے آقا کا ہے ہر پارۂ قرآں مداح

قرآن جن کی شان میں رطب اللسان ہے
اس ذاتِ بے مثال کا ذکرِ عظیم چھیڑ

یہ حقیقت بھی ہے کہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی نعت کا مرکزی موضوع ہے اس کے بغیر پورتاثیر نعت لکھی ہی نہیں جاسکتی جیسا کہ خود احسنؔ اعظمی نے کہا ہے ۔

ہے حسنِ عقیدت ترے شعروں میں جو احسنؔ
پھر تو یہ تیری مدحتِ سرکار ہے دلکش

نماز خدا کے حضور بندے کا اعترافِ عجز و بندگی اس کی ربوبیت وحاکمیت کا اقرارِ بالعمل اس کی عبادت وسجدہ گزاری کا ثبوت اسی سے استعانت وامدادِ طلبی کا پیمانِ وفا ہے۔اور یہی مقصودِ زندگی بھی ہے۔اس ایمانی تناظر میں احسنؔ اعظمی کے چند حمدیہ نمونے ملاحظہ ہوں ۔

ذات تیری وحدہٗ تولا شــــــریك
کوئی بھی ثانی نہیں مولیٰ ترا

کیوں جبیں خم ہو درِ اغیار پر
سر بلندی ہے مری سجدہ ترا

کروں رب سے طلب میں خیرِ ہستی
وہی مالک ہے میری زندگی کا

مہتمِ بالشان عبادت میں بھی ہمارے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا اتنا ضروری ہے کہ ان کے نام و ذکر کے بغیر نماز پوری ہی نہیں ہوسکتی اس لیے خیالِ مصطفیؐ کو معراجِ نماز اور روحِ ایمان سمجھا جاتا ہے۔کیا یہ ممکن ہے کہ کسی کا نام و ذکر آئے اور ذہن کا کوئی گوشہ اس کے مقدس خیال سے خالی رہ جائے یہ محال ہے اور بالکل

محال ہے۔اسی طرح اذانِ پنجگانہ میں بھی نامِ محمد بآوازِ بلند بصورتِ اعلان زبان سے ادا کیا جاتا ہے۔معلوم ہوا کہ ذکرِ خدا سے ذکرِ رسول کو جدا نہیں کیا جا سکتا اور یہ عمل شرک سے پاک، خالص عبادت کی جان اور خلاصۂ ایمان ہے احسنؔ اعظمی فرماتے ہیں ؎

ترے زہد و ورع فضول ہیں ترے صوم و سجدہ گری فریب
نہیں دل میں حبِّ رسول اگر تو عبادتیں ہیں تری فریب

حبِّ رسول سے ہے اگر تجھ کو احتراز
پھر تو عبث ہے زاہدِ ناداں تری نماز

روزے ہوں یا نماز ہو، حج ہو، زکوٰۃ ہو
بے عشقِ مصطفیٰؐ ہے عبادت تری عبث

مقام و مرتبۂ رسالت کے نہ پہچاننے کی نحوست تھی کہ ابلیسِ لعین نے سجدۂ آدم نہ کرنے کے نتیجے میں جنت بدری کی سزا پالی ؎

جنت سے نکالا گیا ابلیسِ لعیں کو
اِک سجدۂ تعظیم سے انکار کے باعث

شاعر کے نگارخانۂ سخن کو دیکھنے اور اس کے نظریات و شخصیت کی تفہیم کے لیے

مقطعے بے غبار آئینہ ہوتے ہیں۔ ان میں عقیدہ وعقیدت، ترجیحاتِ زندگی، تصوراتِ حیات، معمولاتِ صبح وشام اور ذوق وشوق کی تصویریں پورے طور سے واضح ہوتی ہیں۔ احسنؔ کے مقطعوں کی بھی یہ خصوصیت واہمیت ہے کہ ان کی مدد سے ان کے اندرون میں جھانک کر ان کی سیرت وشخصیت کو بہت اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرام، اولیائے امت اور ان سے محبت رکھنے والوں کے تعلق سے احسن کا اعتقاد کیا ہے اس کا بخوبی علم ہوجاتا ہے۔ ان مقطعوں کے ذریعے ان کے نظریات واصولِ سخن کے بارے میں بھی روشنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ نعت نگاری کو بہت اہم اور دشوار صنفِ شاعری سمجھتے ہیں وہ اس کے آداب وشرائط سے اپنے مقطعے میں اکثر بحث کرتے ہیں۔

نعتِ احسنؔ میں ہے حسنِ اصلاح بھی
کیوں نہ ہو اس کا طرزِ بیاں مختلف

نعت کا جس نے احسنؔ کیا حق ادا
صرف قرآن ہے دوسرا کون ہے

نعت میں بھی حسن وعشق کا تذکرہ ہوتا ہے اور غزلوں میں بھی مگر دونوں میں حقیقت ومجاز کا فرق ہے اور اس وجہ سے نعت وغزل کے موضوعات واسلوبِ نگارش، مبادو طرزِ بیان اور فکر وخیال میں رنگِ امتیاز شامل رہتا ہے غزل میں حسنِ نسوانی کی حکایت لذیذ تر ہوتی ہے جس کا تعلق جذباتِ شہوانی اور جنسی برانگیختگی سے بہت گہرا ہوتا ہے نعت میں بھی عشقیہ جذبات وخیالات سے کام لیا جاتا ہے لیکن اس کے اظہار میں ہمیشہ تقدس و

پاکیزگی کو پہلے درجے پر رکھا جاتا ہے کیوں کہ نعت ومنقبت کا تعلق ان نفوسِ قدسیہ اور عظمت مآب شخصیتوں سے ہوتا ہے جن کے مقابلے میں فرشتوں کی تقدیس ومعصومیت بھی وہ وقعت واہمیت نہیں رکھتی جو ان قدسی صفات کو حاصل ہوتی ہے۔ احسنؔ اعظمی اس تعلق سے اپنے احساسات وتاثرات کا اظہار یوں کرتے ہیں ۔

ہے بہت ہی پر خطر مدحت نگاری کی ڈگر
ہر سطر باہوش احسنؔ ہر قدم بااحتیاط

محتاط بہت ہوکے قدم رکھیے گا احسنؔ
یہ رہگزرِ نعت ہے آسان نہیں ہے

یہ نعتِ نبی ہے رہے احساس یہ احسنؔ
ایماں کے لیے خطرہ ہے ادنیٰ سی بھی لغزش

نعت وغزل کی زبان اور ان طرزِ اظہار میں جو فرق وامتیاز ہوتا ہے اس کے بارے میں احسنؔ فرماتے ہیں ۔

پاکیزگی ملی ہے جو احسنؔ کی فکر کو
یہ سب ہے نعتِ پاکِ شہِ انبیا کا فیض

مدحتِ پیمبر کے فیضِ خاص سے احسنؔ
فن نکھر گیا تیرا شاعری ہوئی دلکش

مدحِ رسولِ پاکؐ کا احسنؔ یہ فیض ہے
پانے لگی ہے تیری یہ فکرِ رسا فروغ

وہ نعت نگاری کو زندگی کا حاصل اور سرمایۂ قلم جانتے ہیں اور دولتِ دنیا اس کے سامنے ہیچ سمجھتے ہیں۔

شرف نعت گوئی کا حاصل ہے تجھ کو
ترے پاس احسنؔ بھلا کیا کمی ہے

عقیدتوں سے ہے منسوب میری نعت احسنؔ
کسی بھی شہرتِ دنیا سے انتساب نہیں

احسنؔ اعظمی کی طلب ان کی تمنا ان کے احتیاج کا بیان بھی ان مقطعوں میں ہوا ہے ملاحظہ ہو۔

عطا احسنؔ کو کر دے یاخدا حسانؓ کا صدقہ
شعورِ نعت گوئی ہے نہ مدحت کا قرینہ ہے

فکرِ احسنؔ کو بھی کر دے یا خدا صدقہ عطا
حضرتِ ابنِ رواحہؓ، کعبؓ اور حسانؓ کا

بخش دے شہرِ نبی کی خاک روبی کا شرف
یا خدا احسنؔ نہیں خواہاں کسی تشہیر کا

ان کے فکر و خیال میں درِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیارِ پاک کی حاضری کی سعادت اس دربار میں فرشتوں کے صلوٰۃ وسلام کے لیے پیشی وغیرہ کے مناظر و واقعات گردش کرتے رہتے ہیں۔

معراجِ حیات اس کی ہو جائے گی جیتے جی
اک بار درِ آقا احسنؔ نے اگر دیکھا

کس درجہ وہ خوش بخت زمانے میں ہیں احسنؔ
جو رحمتِ کونین کا در دیکھ رہے ہیں

نعت گوئی حقیقت میں عبادتِ قلم اور ریاضت فکر و احساس ہے جس کا اجر و ثواب کسی خوش عقیدہ سے پوشیدہ نہیں۔

احسنؔ کی نعت کیوں نہ عبادت میں ہو شمار
رب کی ثنا ہے اس کے پیمبر کی بات ہے

شرف نعتِ نبیؐ لکھنے کا جب سے مل گیا احسنؔ
قلم کی اس عبادت پر عبادت ناز کرتی ہے

حیاتِ انبیا بعدِ ممات کا مسئلہ بھی کچھ لوگوں نے بلا وجہ کھڑا کیا ہے لیکن قرآن و حدیث سے جو عقیدہ مستنبط ہے احسنؔ اسی پر عمل پیرا ہیں سماعِ بعدِ ممات کے بارے میں احسنؔ کا عقیدہ یہ ہے۔

ہم کہیں سے پڑھیں درود احسنؔ
سنتے ہیں مصطفیٰؐ مدینے میں

احسن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی کی عطا و بخشش سے رسولِ گرامی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کو خزانۂ غیب کی کنجی اور اختیارات حاصل ہیں۔

احسنؔ عطائے رب سے ہیں مختارِ کل نبیؐ
رکھتے ہیں کائنات کی جاگیر پیمبر

اس کے علاوہ بھی احسنؔ نے جگہ جگہ ان خیالات کا اظہار فرمایا ہے ملاحظہ ہو۔

رب نے بنا کے قاسمِ انعامِ کائنات
کنجی عطا کی رکھ دی شہِ انبیا کے پاس

جس کو جو چاہیں عطا کر دیں پیمبر بے حساب
رب نے بخشے ہیں انھیں وہ اختیار و دسترس

احسنؔ نے اپنی نعتوں میں طرح طرح کے خصائصِ نبوت اور مقامِ رسالت کا ذکر کیا ہے اور یہ بھی اعتراف کیا ہے کہ قرآن جن کی مدح میں نازل ہوا ہے ان کا وصف بیان کرنا انسانی دسترس سے باہر ہے وہ علمِ غیبِ مصطفیٰؐ پر بھی اظہارِ خیال کرتے ہیں ۔

اپنے محبوب پر رب نے وا کر دیے
پردۂ غیب میں جو تھے سر بستہ راز

اِسرا کی شب حضور پہ وا کر دیے تمام
رکھے تھے رب نے غیب کے پردے میں جو بھی راز

وہ اطلاعِ غیب کی انکاری سے اظہارِ نفرت کرتے ہیں اور کہتے ہیں ۔

وہ مسلماں عاشقِ سرکار ہوگا ہی نہیں
علمِ غیبِ مصطفیٰؐ پر جو بھی ہوگا معترض

ایک متنازع مسئلے پر ان کے خیالات اور موقف ملاحظہ ہوں جو دلیل پیش کی گئی ہے اس کی مضبوطی پر بھی توجہ رہے ۔

عام مومن نہیں جب ولی کی طرح
کیسے ممکن ہے ہوگا نبیؐ کی طرح

یہ تو مرتبہ وکمال کا ذکرِ پاک ہے وہ تو غلاموں کے مراتب کی بلندی پر شاہوں کی دارائی وحکمرانی کو نثار ہوتے بتاتے ہیں ۔

عظمتِ شاہانِ عالم ان کے رتبے پر نثار
یہ ہے رتبہ آپ کی دہلیز کے دربان کا

یہ شان، یہ وقار، یہ عظمت، نسبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے ہے کیوں کہ بڑی شخصیت کی طرف جس کی نسبت ہوتی ہے اس کو بھی بڑائی نصیب ہو جاتی ہے ۔

ہو گئے منسوب جو ذرے رسولِ پاکؐ سے
سامنے ان کے ہیں ماہ و انجمِ ضوبار ہیچ

وہ اس کے بھی قائل ہیں کہ ذاتِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت انسان کی فہم سے بالاتر ہے اس کا صحیح علم خداوندِ قدوس کے پاس ہے ۔

حدِ مصطفیٰؐ کہاں ہے یہ بجز خدائے واحد
نہ کسی بشر نے سمجھا، نہ کسی ملک نے جانا

اسی لیے وہ بڑے سے بڑے صاحبِ کمال شاعر کو بھی حضور کی کما حقہ تعریف سے عاجز خیال کرتے ہیں۔

ممکن نہیں نبیؐ کی بیاں مجھ سے ہوں صفات
عالم میں بے مثال ہے خیر الوری کی ذات

نبی کریم صلی اللہ علیہ کے وسیلے سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں تاریخِ اسلام میں اس کے بہت حوالے موجود ہیں۔

وسیلے سے نبی کے جب بھی احسنؔ نے دعا مانگی
تو ہر طوفان آلام و بلا کو رب نے ٹالا ہے

میدانِ قیامت میں جس کو دامانِ مصطفیٰؐ اور نوری کملی کا سایہ نصیب ہوگا وہ بڑا خوش نصیب ہوگا اور یہ سعادت عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور حاصل ہوگی اسی لیے انھوں نے خورشیدِ محشر سے بچنے اور شفاعت وغیرہ کا تذکرہ بار بار کیا ہے انھوں نے دعائیں بھی کی ہیں۔

احسنؔ عاصی کو آقاؐ حشر میں
آپ کی رحمت کی چادر چاہیے

بچ گئی لاج احسنؔ کی روزِ جزا
عشقِ سرکارِ محشر میں کام آ گیا

انھوں نے نعت میں عصری مسائل و مباحث پر بھی روشنی ڈالی ہے اور پیغامِ رسالت کو عام کرنے کا فرض نبھایا ہے۔

مذہبِ اسلام میں جائز نہیں ہرگز نہیں
قتل و خوں، غارت گری، تخریب، شدت، توڑ پھوڑ

مختصر یہ کہ احسنؔ کی نعت گوئی کے کئی اطراف ہیں جن کی پذیرائی ہونی چاہیے اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اپنے حبیبِ پاک کے صدقے اس نعتیہ دیوان کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔

آمین ثم آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دعا گو
قمر الزماں مبارک پوری

احسنؔ اعظمی اور ان کا نعتیہ دیوان

اس وسیع وعریض دنیا کی بے شمار زبانوں سے واقفیت رکھنے والے تمام اہلِ ادب اور اہلِ علم جن کی ان زبانوں کے شعری سرمائے پر گہری نظر ہے وہ اس حقیقت سے واقف ہیں کہ ان تمام زبانوں کی شعری نگارشات میں وہ نازک خیالی، جذبۂ صداقت اور عشقِ کامل نہیں مل سکتا جو اردو زبان کی نعتیہ شاعری میں پایا جاتا ہے اور یہ فیوض و برکات مرہونِ منت ہیں اس ذاتِ والا صفات کی جس کا نام نامی اسمِ گرامی لکھنے سے پہلے قلم کو آنسوؤں سے وضو کرنا پڑتا ہے، دل کو مصفیٰ اور ذہن کو مطہر کر لینا ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں ممدوح وہ پاک ہستی ہوتی ہے جس کی مدح میں خود باری تعالیٰ نے پوری کتاب نازل فرمادی اور محبوب کو کہیں ''یاایھا المزمل'' کہہ کر مخاطب کیا ہے تو کہیں ''یاایھا المدثر'' کہہ کر صدادی ہے۔ کہیں ''وما ارسلنٰك الا رحمة للعالمين'' تو کہیں ''خاتم النبيين'' اور کہیں ''ورفعنا لك ذكرك'' کہہ کر فضائل کی انتہا کر دی ہے اب اس کے بعد کسی بشر کے لیے اتنی گنجائش ہی کہاں رہتی ہے کہ وہ صاحب قرآن سید الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں اظہارِ سخن کر سکے آپ کی صفاتِ محمودہ کی ادائیگی کا حق کما حقہ ادا کرنا کسی بشر کے بس کی بات نہیں چناں چہ عارف رومی کہہ گئے ہیں۔

لا يمكن الثناء كما كان حقه
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اردو کی شعری اصناف میں نعت گوئی سب سے مشکل اور نازک صنف سخن ہے یہ

فن شاعری کی پل صراط ہے کہ ذرا سی بے احتیاطی سے توحید اور شرک کے درمیان فاصل حدود کا لحاظ جاتا رہتا ہے۔ یہاں عشق کی وارفتگی میں حد اعتدال اور دامن ادب چھوٹنے کا بھی خطرہ بنا رہتا ہے اور اجر و ثواب کی جگہ عتاب و عذاب کا خدشہ بھی۔ اس صنف کے آداب و لوازم کو نباہنا ایک مشکل امر ہے کہ اس میں ممدوح وہ ذات ہے جس کے لیے کائنات خلق کی گئی وہ محسن انسانیت جن کو معراج کی بلندیاں اور کوثر کی روانیاں عطا ہوئیں وہ جن کے کمالات روحانی و باطنی کا خود صحیفۂ ربانی مظہر ہے۔ لہذا ایسی شان والے کے حضور اپنی محبت، اپنی وفا اور اپنے خلوص کی نذر پیش کرنا اور اپنے جذبات و احساسات کے اظہار کے لیے پاسِ شانِ پیغمبر نعت کا ادب ملحوظ جیسے الفاظ کا تعین کرنا آسان کام نہیں جذبۂ سرشاری اور سوزِ عشق کے ساتھ ادب و احترام کو پوری طرح ملحوظ خاطر رکھنا پڑتا ہے اور یہ کام تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ اور اس بات کا احساس احسن اعظمی کو بخوبی ہے

پاسِ شانِ پیغمبر نعت کا ادب ملحوظ
رکھیے مدح سے پہلے احتیاط سب ملحوظ

شرک کا کوئی پہلو نعت میں نہ آئے گا
عام نعت گو اکثر رکھتے ہیں یہ کب ملحوظ

مدحِ شہ میں گستاخی ہو نہ جائے اس باعث
احتیاط رکھتے ہیں بندگانِ رب ملحوظ

احسن اعظمی کا شمار ان شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے حقیقت پسندی سے اعتدال میں رہتے ہوئے سرورِ کائنات کی بارگاہ میں اپنے جذبات کو مناسب الفاظ و ترتیب میں پیش کیا ہے۔ انھوں نے بازاری شعرا کی طرح صرف تعریفیں سمیٹنے کے لیے نعتیں نہیں کہیں اور مضمون آفرینی اور مبالغہ آرائی سے حتی الامکان گریز کیا اور اپنی والہانہ عقیدتوں کو بڑی لطافت اور نزاکت کے ساتھ نعت نبوی کی صورت میں پیش کیا ہے۔ انھیں خود بھی اس راہ کی نزاکتوں کا علم ہے جس کا اعتراف وہ بارہا کرتے ہیں۔

حدِ مصطفیٰ کہاں ہے یہ بجز خدائے واحد
نہ کسی بشر نے سمجھا نہ کسی ملک نے جانا

اگر اک حرف گستاخانہ لکھ جائے تو مجرم ہوں
ادب کی حد سمجھ لوں پہلے پھر ان کی ثنا لکھوں

احسن اعظمی کا تعلق ایسے علمی و مذہبی خانوادے سے ہے جہاں سید الانبیا کی ذات والا صفات سے عشق و محبت کی تعلیم بچپن ہی سے دی جاتی ہے محافل اور میلاد کی جلوہ آرائیاں اور جلسے جلوسوں کی بزم سامانیاں برسوں سے جاری ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے کم عمری سے ہی طبع آزمائی شروع کر دی تھی اور نہ صرف یہ کہ نعت کے فن میں کمال حاصل کیا بلکہ غزل کے میدان میں بھی اپنی پہچان قائم کی ان کی غزلوں کا ایک مجموعہ ''عکسِ حیات'' اور ایک دیوان ''جمالِ حیات'' کے نام سے منظر عام پر آ چکا ہے۔ علاوہ ازیں نعتیہ مجموعہ ''بہارِ ارم'' بھی ہے جس میں انھوں نے آقائے نامدار کی بارگاہ میں زائد از سو نعتوں کا ہدیہ پیش کیا

ہے احسن اعظمی کی شاعری پر عشق مصطفیٰ کی مہر لگی ہوئی ہے۔ عشق جو کہنے کو ایک سہ حرفی لفظ ہے لیکن معنی کے اعتبار سے ایک بے کراں سمندر کہ جو ایک بار اس میں ڈوب جائے وہ دوبارہ ابھرنے کی تمنا ہی نہ کرے۔ یہی وہ طاقت اور جذبہ ہے جو اطاعتِ خداوندی اور اطاعتِ رسول پر انسان کو مجبور کرتا ہے۔ احسن اعظمی بھی اسی عشق میں سرشار ہیں اور اپنی بے کراں محبتوں کا اظہار کچھ اس والہانہ انداز میں کرتے ہیں ؎

حُبِّ سرکار میں تا عمر جیوں مر جاؤں
اس سے بڑھ کر نہیں معراجِ محبت کا سفر

لکھتا رہوں میں حمدِ خدا نعتِ رسالت
کافی ہے مری فکرِ رسا کو یہ سعادت

دنیا کی کوئی حرص نہیں رکھتے ہیں نہ ہم دنیا سے غرض
ہے عشق نبی کی چوکھٹ سے ہم کو ہے درِ طیبہ سے غرض

در اصل رسولِ اکرم کے جو عاشقِ صادق ہوتے ہیں
وہ شہرِ نبی کے شیدائی رکھتے ہیں درِ آقا سے غرض

ہر عاشقِ صادق کی طرح احسن اعظمی بھی دربارِ رسول میں حاضری کی بے قرار خواہش رکھتے ہیں۔ نبی کی وہ آخری آرام گاہ، وہ سبز گنبد، وہ سنہری جالیاں، دید کو ترستی

نگاہیں، ملاقات کا بے چین دل تڑپ کر بے ساختہ فریاد کرتے ہیں ۔

مجھ کو دکھلا دے دیارِ شہِ بطحا یا رب
بخش دے مژدۂ دیدارِ مدینہ یا رب

تیرے محبوب کا دیتا ہوں وسیلہ یا رب
مسکنِ زیست بنا دے مرا طیبہ یا رب

جس جگہ رہتا ہے دن رات فرشتوں کا ہجوم
اپنے محبوب کا دکھلا دے وہ روضہ یا رب

محسنِ انسانیت کی اس دنیا میں آمد ایسا با سعادت موقعہ ہے جس کو لفظوں میں ڈھالنا ہر شاعر اپنے لیے باعثِ فخر وعزت سمجھتا ہے وہ لمحہ جب اہل مکہ پر نور کی بارش ہو رہی تھی ۔رحمت و برکت کی گھٹائیں جھوم جھوم کر بی بی آمنہ کی چوکھٹ کو چوم رہی تھیں ۔محبت مؤدت اور مساوات کے چراغ جل اٹھے تھے فارس کے آتش کدے سرد پڑنے لگے تھے تیرہ شبی میں نور کا چاند پوری آب وتاب کے ساتھ جگمگایا تھا اس ساعتِ با سعادت کا ذکر خود اپنے آپ میں جلوہ سامانی رکھتا ہے جس کا ذکر احسن اعظمی نے اپنی کئی نعتوں میں شدّتِ جذبات میں ڈوب کر کیا ہے ۔

چھائی ہوئی ہر سمت ہے رحمت کی گھٹا آج
دنیا میں ہوئی بعثتِ محبوبِ خدا آج

رب نے جسے خود نازشِ کونین بنایا
باغِ بنی ہاشم میں وہی پھول کھلا آج

احسن ہوئی اس حسنِ مجسم کی ولادت
سو جان سے ہیں شمس و قمر جس پہ فدا آج

وہ ہندی زبان کے الفاظ سے بھی شیرینی پیدا کرنے کا ہنر خوب جانتے ہیں۔

آمد ہے نبی کی مکے میں ہر سمت فلک کا ہے جمگھٹ
سرکار کی آمد کے صدقے پرنور حرم کی ہے چوکھٹ

چو اور جہاں میں دھوم مچی مہراج ہوئے جگ کے پیدا
جب نعرۂ جاء الحق گونجا باطل کا راج ہوا چوپٹ

یہ وہ تاریخی لمحہ تھا جب کعبے کے جھوٹے خدا منھ کے بل گر پڑے تھے۔ لات و ہبل کے بت پاش پاش ہو گئے تھے۔ باطل کا خاتمہ ہو گیا تھا اور حق کا سورج وادیِ فاراں سے اپنی ضیا پاش کرنیں بکھیرنے لگا۔

انقلابِ صبحِ نو اٹھ پنجۂ ظلمت مروڑ
مصطفیٰ آئے حصارِ تیرگی کے در کو توڑ

اوندھے منھ گر کر یہ بولا ہر بتِ طاقِ حرم
دینِ حق غالب ہوا اے کفر چل مسکن کو چھوڑ

احسن اعظمی کے نعتیہ کلام میں غمِ دوراں اور موجودہ زمانے کے احوال کا تذکرہ بھی واضح طور پر محسوس ہوتا ہے۔ان کے کلام میں حیاتِ طیبہ، اخلاقِ نبوی، مدینے سے دوری، اپنی کم مائیگی و احساسِ گناہ، شفاعت کی امید اشکِ ندامت، خاتم المرسلین کے احسانات کا تذکرہ اور درود وسلام کے موضوعات پورے تنوع کے ساتھ موجود ہیں جن میں عصری آگہی، جدید تہذیب کی مادیت اور ابتلا وآزمائش کے بیان نے ان کے کلام کی اہمیت اور وزن میں اضافہ کر دیا ہے۔

مذہبِ اسلام میں جائز نہیں جائز نہیں
قتل وخوں غارت گری تخریبِ شدّت توڑ پھوڑ

چار سو یلغارِ باطل ہو رہی ہے دین پر
اہلِ حق پھر بھی ہیں غافل گردشِ دوراں جھنجوڑ

پھر سے ہو سکتا ہے ماحولِ زمانہ بہتر
حکمراں کر لیں جو احکامِ پیمبر نافذ

لوگ انصاف کی خاطر نہ بھٹکتے ہر سو
واقعی ہوتا جو دستورِ پیمبر نافذ

احسن اعظمی کی نعتوں کا مطالعہ کیا جائے تو ان کے تاریخی شعور کی گہرائی کا پتہ چلتا ہے۔احسن نے جابجا تاریخی واقعات کو شعروں کی صورت اپنی نعتوں میں پرویا ہے۔ان تلمیحات کے استعمال سے ان کی نعتوں میں وسعت اور حسن پیدا ہو گیا ہے۔نعتیہ شاعری کے لیے ویسے بھی قرآنِ حکیم احادیثِ نبوی اور تاریخِ اسلام اور اقوام پر گہری نظر لازمی ہے۔احسن چند لفظوں میں واقعے کی طرف کچھ اس چابک دستی سے اشارہ کرتے ہیں کہ قاری کے ذہن میں پورا واقعہ تازہ ہو جاتا ہے۔

حضورِ پاک کا سفرِ معراج تمام مسلمانوں کے لیے بے حد تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔جب خود ربِّ کونین نے اپنے محبوب نبی کو اپنے دیدار کا شرف بخشا اس واقعے کا ذکر احسن اعظمی نے اپنی کئی نعتوں میں کیا ہے۔

معراجِ نبی آج ہے افلاک سجے ہیں
مہمانِ خدا عرش پہ سرکار بنے ہیں

آقا کو شرف قربِ الٰہی کا ملا ہے
اسرارِ خدائی کے نئے باب کھلے ہیں

اقصیٰ میں مقتدی تھے سبھی انبیا رسل
اِسرا کی شب تھی ایسی امامت رسول کی

بشر کیا جان پائے منزلِ رفعت پیمبر کی
حدِ جبریل بھی سرکار کی جب رہ گزر میں ہے

ایسا نہیں ہے کہ احسن کی نعتیں صرف جذب و سرشاری سے لبریز ہیں اور عشقِ رسول کی آئینہ ہیں بلکہ ان کا کلام فنی اعتبار سے بھی کافی اہمیت کا حامل ہے۔احسن نے اپنی نعتوں میں مختلف بحروں میں طبع آزمائی کی ہے لیکن چھوٹی بحروں میں تو ان کا کلام دل میں اترنے کی سی کیفیت رکھتا ہے ان نعتوں میں بڑی بے ساختگی اور روانی کی کیفیت پائی جاتی ہے۔معصوم الفاظ، خوبصورت انداز، سادگی سی سادگی ہے جو دل کو موہ لیتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بحروں پر ان کی گرفت مستحکم ہے۔

میرا سویا مقدر جگا دیجیے
میرے آقا مدینہ دکھا دیجیے

ظلمت رنج و غم کو مٹا دیجیے
دل کی دنیا مری جگمگا دیجیے

سارے عالم پہ جھوم کر برسا
ابرِ حق جب اٹھا مدینے میں

ہم کہیں سے پڑھیں درود احسن
سنتے ہیں مصطفیٰ مدینے میں

قصہ مختصر احسن اعظمی کے اس خوشبو خوشبو دیوان کی وسعتیں سمیٹنا ایک مضمون میں

ممکن نہیں۔ یہاں کہیں محبت کی پکار ہے، کہیں تڑپتے دل کے درد کا اظہار، کہیں شوق ہے، کہیں ذوق، کہیں وارفتگی کی انتہا ہے، کہیں ناصبوری کا مداوا، کہیں احساسِ حدِ ادب ہے تو کہیں والہانہ بے قراریاں کس کس کا ذکر کیا جائے یہ تو صرف محسوس کرنے کی باتیں ہیں جنھیں وہی محسوس کر سکتے ہیں جن کے دل حبِّ رسول سے معمور ہوں۔ مجھے امید ہے کہ عقیدتوں کے یہ پھول عاشقانِ رسول کی مشامِ جاں کو ضرور معطر کریں گے اور احسن اعظمی کی یہ نعتیں صرف مذہبی ہی نہیں بلکہ ادبی حلقوں میں بھی پسند کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔

دعا گو

ڈاکٹر عباس رضا نیر

صدر شعبۂ اردو لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ

ردیف الف حمدِ باری تعالیٰ

اندھیرے کفر کے تونے مٹا دیے مولیٰ
چراغِ ملتِ بیضا جلا دیے مولیٰ

رسول بھیج کے گم گشتگانِ منزل کو
''نجات پانے کے رستے بتا دیے مولیٰ''

حرم کو پاک کیا کفر کے خداؤں سے
سرِ غرور بتوں کے جھکا دیے مولیٰ

برائے امنِ جہاں تو نے دستِ سرور سے
چراغ ظلم و ستم کے بجھا دیے مولیٰ

نبیؐ کے دامنِ رحمت سے کر کے وابستہ
جو سنگ ریزے تھے کندن بنا دیے مولیٰ

جہاں کو تو نے کیا مقصدِ حیات عطا
شعور بخشے سلیقے سکھا دیے مولیٰ

نبیؐ کو کرنا تھا مبعوث اس لیے تونے
زمین و عرش کے عالم سجا دیے مولیٰ

ترا کرم ہے کہ تصدیقِ مصطفیٰؐ کے لیے
شجر حجر سے بھی کلمے پڑھا دیے مولیٰ

تری ذرا سی عطا کا تھا ملتجی احسنؔ
کرم نوازی کے دریا بہا دیے مولیٰ

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

کوئی بھی ہمسر نہیں بندہ ترا
تو ہے خالق، وصف ہے یکتا ترا

ہر زباں تسبیح پڑھتی ہے تری
ہر لبِ مخلوق پر کلمہ ترا

تیری قدرت کا ہے مظہر ہر نفس
''کون سی شے میں نہیں جلوہ ترا''

ذات تیری وحدہٗ، تو لا شـــــــریك
کوئی بھی ثانی نہیں مولیٰ ترا

سب کے سب کم تر ہیں تیرے سامنے
سب سے برتر ہے خدا رتبہ ترا

تیری ہی تابع ہر اک مخلوق ہے
دہر کی ہر شے پہ ہے قبضہ ترا

عرش پر شکلِ مہ و مہر و نجوم
پُر ضیا ہے نور کا کنبہ ترا

تو نے بندوں کو سخاوت کی عطا
بانٹتے ہیں تاجور صدقہ ترا

کیوں جبیں خم ہو درِ اغیار پر
سر بلندی ہے مری سجدہ ترا

اے خدا دے دے اسے غم سے نجات
احسنِؔ محزوں بھی ہے بندہ ترا

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

یا رب ہر مخلوق پہ ہے انعام ترا
کیوں نہ کرے پھر سجدہ خاص و عام ترا

تیرے علاوہ اور نہیں معبود کوئی
نبیوں نے یہ سب کو دیا پیغام ترا

تیری رحمت ہر اک پر ہے بے تفریق
صاحبِ شہرت لوگ ترے گمنام ترا

راہِ زیست میں مولیٰ تیرے بندوں پر
سایہ فگن ہے فضل و کرم ہر گام ترا

برگ و ثمر ہوں گل ہوں یا مرغانِ چمن
''سب کے لبوں پر یا رب ہے بس نام ترا''

نیکی اور بھلائی کرنا اپنا عمل
اجر عطا کرنا ہے مولیٰ کام ترا

میری فکرِ رسا میں یا رب شامل ہے
تیری ودیعت تیرا کرم انعام ترا

جس دم حمد و نعت رقم میں کرتا ہوں
راہ نما بن جاتا ہے الہام ترا

رُت ہو مسرّت کی یا غم کا موسم ہو
گُن گاتا ہے احسنؔ صبح و شام ترا

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ

خدا کی حمد کا ذکرِ نبیؐ کا
بناؤ دل کو مسکن بندگی کا

عبادت سے کبھی ہونا نہ غافل
عبادت ہی ہے مقصد زندگی کا

کروں رب سے طلب میں خیرِ ہستی
''وہی مالک ہے میری زندگی کا''

رہا دل میں نہ جب سے خوفِ داور
ستاتا ہے ہمیں ڈر ہر کسی کا

یہ بزمِ حمد ہے بیٹھو ادب سے
تقاضا ہے یہی شائستگی کا

خدایا بخش دے مجھ کو خزینہ
شعور و فہم و عقل و آگہی کا

پلا دے مجھ کو یا رب وہ مئے حق
نشہ جس میں ہو تیری بندگی کا

غرور و ناز سے رکھ دور یا رب
بنا دے مجھ کو پیکر سادگی کا

درودِ پاک اور ذکرِ الٰہی
وظیفہ ہے یہ احسنؔ اعظمی کا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جس کے آگے حسن پھیکا ہے ہراک ایوان کا
وہ درِ پرنور ہے کونین کے سلطان کا

اللہ اللہ مصطفیٰؐ کے شہر کی رعنائیاں
آج بھی جاری ہے چشمہ آپ کے فیضان کا

اے خرد سنگِ درِ سرکار کی عظمت نہ پوچھ
ہم غلاموں کے لیے ہے آئنہ ایمان کا

آمدِ سرکارکے صدقے بیابانِ عرب
کر رہے ہیں پیش منظر آج نخلستان کا

عظمتِ شاہانِ عالم ان کے رتبے پر نثار
یہ ہے رتبہ آپ کی دہلیز کے دربان کا

دولتِ حُبِّ پیمبر پر ہے یلغارِ عدو
''امتحاں مقصود ہے کیا پھر مرے ایمان کا''

اہلِ حق نے دین کو رشتوں پہ دے دی فوقیت
مسئلہ جب آ گیا اسلام کا، ایمان کا

مسئلے حل ہوں گے آئینِ رسالت کے طفیل
ضامنِ امن و اماں ہے ضابطہ قرآن کا

عزمِ صدیقی نے فتنوں کے اٹھے سر خم کیے
دینِ حق ممنون ہے صدیقؓ کے احسان کا

فکرِ احسنؔ کو بھی کر دے یا خدا صدقہ عطا
حضرتِ ابنِ رواحہؓ کعبؓ اور حسّانؓ کا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

بحضورِ رب جھکانا جو جبینِ سر جھکانا
نہیں لائقِ عبادت کوئی اور آستانہ

ہوئیں ختم بت پرستی کی رسومِ جاہلانہ
ملا ہم کو رب شناسی کا شعورِ عارفانہ

رخِ بے کسانِ عالم پہ مچل گئے تبسم
ہوئے جلوہ گر پیمبر، ہوا شادماں زمانہ

گلِ عدل سے معطر ہوا باغِ آدمیت
کیا مصطفیٰؐ نے نافذ وہ نظامِ عادلانہ

حدِ مصطفیٰؐ کہاں ہے یہ بجز خدائے واحد
نہ کسی بشر نے سمجھا، نہ کسی ملک نے جانا

رہِ نعت پر خطر ہے، رہے یہ خیال ہر دم!
جو حدیں نبیؐ نے کھینچیں کبھی ان سے بڑھ نہ جانا

ہوئے جس کے آگے بے دم سبھی فتنۂ بغاوت
وہ عتیقؓ کی خلافت کا ہے نظم قائدانہ

ملا خط عمرؓ کا جب سے ہوا خشک پھر نہ دریا
ہوئی ختم نیل کی وہ جو تھی رسم مشرکانہ

رہِ حق میں مال و دولت نہ غنیؓ اگر لٹاتے
کسی اہلِ زر کو آتا نہ متاعِ زر لٹانا

وہ فصیل و بابِ خیبر جو تھے نازشِ ستم گر
کیا ڈھیر ان کو حیدر نے بدستِ فاتحانہ

اسے کیا جلا سکے گی سرِ حشر دھوپ احسنؔ
جسے دامنِ نبیؐ کا ہو نصیب شامیانہ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ایماں کی نگاہوں سے مومن نے جدھر دیکھا
اللہ کی رحمت کا فیضان ادھر دیکھا

کردارِ پیمبر کا باطل نے اثر دیکھا
اخلاق کے پیکر میں ڈھلتے ہوئے شر دیکھا

دنیا نے شبِ اسریٰ وہ وصفِ بشر دیکھا
''لمحات میں طے ہوتے صدیوں کا سفر دیکھا''

گویا کیا جیتے جی دیدارِ بہشت اس نے
جس عاشقِ سرور نے سرکار کا در دیکھا

سرکار کا دیوانہ جب پہنچا مدینے میں
رحمت کا حسیں منظر تا حدِّ نظر دیکھا

جو ہو گئے وابستہ سرکار کے قدموں سے
ان ذروں کو دنیا نے صد رشکِ قمر دیکھا

ہجرت ہو خلافت ہو خطرات نے جب گھیرا
صدیقؓ کو باطل نے بے خوف و خطر دیکھا

پھر ایسی نہ دنیا میں تمثیل نظر آئی
تاریخ کی آنکھوں نے وہ عدلِ عمرؓ دیکھا

اس دہر نے دیکھے ہیں عالم میں سخی لاکھوں
عثمانِ غنیؓ جیسا اب تک نہ مگر دیکھا

تسخیرِ درِ خیبر ہوتے ہوئے باطل نے
حیدرؓ کی شجاعت کا انداز دگر دیکھا

معراجِ حیات اس کی ہو جائے گی جیتے جی
اک بار درِ آقا احسنؔ نے اگر یکھا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

شاہِ دیں سیدِ الانبیا کی ثنا
کر رہا ہوں رقم مصطفیٰؐ کی ثنا

رب نے بخشی ہے توفیقِ مدحِ نبیؐ
ہے زباں پر حبیبِ خدا کی ثنا

کر نہیں سکتا وہ مدحِ اہلِ دول
جس کے لب پر ہے خیر الوریٰ کی ثنا

ہے اثاثہ رہِ آخرت کے لیے
حمدِ باری شہِ دوسرا کی ثنا

حُبِّ سرور سے خالی ہیں جن کے قلوب
کیا لکھیں گے وہ شاہِ ہدیٰ کی ثنا

کام آئے گی محشر کے دن بالیقیں
میرے آقا رسولِ خدا کی ثنا

مدحِ آلِ نبی و صحابہ کے ساتھ
کیجیے دین کے اولیا کی ثنا

جو ہیں منکر پیمبر کی تعظیم کے
ہے عبث ایسے اہلِ ریا کی ثنا

فکرِ احسنؔ کو پاکیزگی مل گئی
جب سے شامل ہوئی مصطفیٰؐ کی ثنا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

آپ خیر الوریٰ آپ شاہِ زمن اے رسولِ خدا سید الانبیا
آپ کی ذات ہے شاہدِ ذوالمنن اے رسولِ خدا سید الانبیا

شادمانی کے دن آئے غم مٹ گئے بےکسوں کے لبوں پر ہنسی آ گئی
جب ہوئے آپ دنیا میں جلوہ فگن اے رسولِ خدا سید الانبیا

ظلمتِ کفر کا بول بالا تھا جب آپ آئے ہوئی ختم تیرہ شبی
سج گئی نورِ توحید کی انجمن اے رسولِ خدا سید الا نبیا

آدمیّت کے گلشن میں چاروں طرف ایک عالم خزاں ہی خزاں کا تھا بس
آپ آئے معطر ہوا ہر چمن اے رسولِ خدا سید الانبیا

آپ کی بعثتِ پاک کے فیض سے خِطہائے عرب مسکرانے لگے
باغِ طیبہ ہوا رشکِ باغِ عدن اے رسولِ خدا سید الانبیا

نور و نکہت کی ہر سو گھٹا چھا گئی آپ کے صدقے فصلِ بہار آ گئی
ہے نسیمِ سحر وجد میں نغمہ زن اے رسولِ خدا سید الانبیا

میں ہوں خوش بخت فکرِ رسا کو مری رب نے بخشی ہے توفیقِ مدحِ نبیؐ
مجھ کو حاصل ہوا نعت گوئی کا فن اے رسولِ خدا سید الانبیا

وقتِ گردش ہے یلغارِ آلام ہے ہے مصائب کے نرغے میں آقاؐ حیات
ہو کرم دور ہو جائیں رنج و محن اے رسولِ خدا سید الانبیا

ہے یہ احسنؔ کی آقاؐ تمنا فقط آپ کے شہر میں آئے اس کو اجل
اور خاکِ مدینہ ہو گور و کفن اے رسولِ خدا سید الانبیا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

سنگباریِ ظلم و ستم سے زخم جب جب بھی کھائے ہیں آقاؐ
ظلم کے بدلے رحمت کے گوہر سوئے ظالم لُٹائے ہیں آقاؐ

فرشِ گیتی پہ تشریف لاکر، دینِ وحدت کا سورج اُگا کر
کفر و باطل کی تیرہ شبی کو اس جہاں سے مٹائے ہیں آقاؐ

اپنی امّت کی بخشش کی خاطر پنج وقتہ نمازوں کی صورت
''ہے وہ اک تحفۂ قیمتی جو عرشِ اعظم سے لائے ہیں آقاؐ''

چل رہی ہیں مخالف ہوائیں پھر بھی تیرے غلامانِ صادق
اپنے دل میں چراغِ عقیدت آندھیوں سے بچائے ہیں آقاؐ

روز و شب اپنی امّت کی خاطر سر بسجدہ نمازوں میں ہو کر
شعلۂ نارِ دوزخ کو اپنے آنسوؤں سے بجھائے ہیں آقاؐ

اپنی دہلیزِ رحمت کی اب تو یا نبیؐ حاضری بخش دیجے
آرزوئے حضوری میں ہم بھی کب سے پلکیں بچھائے ہیں آقاؐ

اللہ اللہ شانِ پیمبر سر پہ تاجِ شفاعت سجا کر
حشر کے دن ردائے کرم میں عاصیوں کو چھپائے ہیں آقاؐ

ہم ہیں خوش بخت بہرِ سعادت چند اشعار مدح و ثنا کے
آپ کی بارگاہِ کرم میں حسبِ توفیق لائے ہیں آقاؐ

دیکھ صدیقؓ کی شانِ رفعت دے کے ان کو رفاقت امامت
مسندِ افضلیّت پہ خود ہی بہرِ عظمت بٹھائے ہیں آقاؐ

گر گئی ہاتھ سے تیغِ باطل پا گئے ابنِ خطّاب منزل
دارِ ارقم میں سوئے عمرؓ جب چشمِ رحمت اٹھائے ہیں آقاؐ

وہ غنیؓ جو حیا کے ہیں پیکر ان کا ثانی نہیں کوئی دیگر
عقد میں دے کے دو بیٹیوں کو شانِ عثماں بڑھائے ہیں آقاؐ

وہ علیؓ تاجدارِ ولایت بن کے چمکے ہیں مہرِ شجاعت
خاص درسِ ہدایت سے ان کو ایسا کندن بنائے ہیں آقاؐ

تشنہ لب در پہ آتے ہیں لاکھوں اور جاتے ہیں سیراب ہو کر
در پہ اپنے کریمی کا احسنؔ ایسا دریا بہائے ہیں آقاؐ

کاش اک دن نسیمِ مدینہ آ کے مجھ کو یہ مژدہ سنا دے
پھر بلاتے ہیں پہلے بھی احسنؔ در پہ تجھ کو بلائے ہیں آقاؐ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

سرکار کی الفت سے دمکتا ہی رہے گا
جو چہرۂ مومن ہے چمکتا ہی رہے گا

ہو جا ابھی وابستۂ دامانِ نبیؐ تو
جب وقت نکل جائے گا تکتا ہی رہے گا

تو عشقِ پیمبر کا دیا دل میں جلا لے
ورنہ یوں ہی تا عمر بھٹکتا ہی رہے گا

جو ہے مرے سرکار کی عظمت کا مخالف
میلاد کی محفل سے بدکتا ہی رہے گا

ہو سکتی نہیں ختم کبھی نعت کی خوشبو
گلہائے عقیدت ہے مہکتا ہی رہے گا

سونی نہیں ہوگی کبھی سرکار کی محفل
جو بلبلِ طیبہ ہے چہکتا ہی رہے گا

دل میں ہے اگر عشقِ نبیؐ پائے گا منزل
خالی اگر دل تو بھٹکتا ہی رہے گا

دل سے نہ مرے جائے گی آقاؐ کی عقیدت
یہ عشق کا شعلہ ہے دہکتا ہی رہے گا

برباد خزاں ہو کبھی ممکن نہیں احسنؔ
''اسلام کا گلشن ہے مہکتا ہی رہے گا''

☆☆☆☆☆

نعت پاک

دل میں پیدا کیجیے ڈر کاتبِ تقدیر کا
تب اثر دشمن پہ ہوگا نعرۂ تکبیر کا

نور پھیلا چار سو اسلام کی تنویر کا
ختم قصہ ہو گیا باطل کی ہر تدبیر کا

داعیِ امن و محبت کی ہوئی جلوہ گری
ہو گیا دو لخت حلقہ ظلم کی زنجیر کا

درس و تبلیغِ مساواتِ پیمبر کے طفیل
ہو گیا تبدیل نقشہ دہر کی تقدیر کا

تیری عظمت میں فقط ہم ہی نہیں ہیں معرف
''ہے فرازِ عرش پر پرچم تری توقیر کا''

اس میں تخریب و تشدد کا نہیں گرد و غبار
مذہبِ اسلام ہے اک آئنہ تعمیر کا

حضرتِ صدیقؓ نے بن کر عزائیم کی چٹان
وار خالی کر دیا فتنہ گروں کے تیر کا

کیا حسیں جمہوریت کا دور تھا دورِ عمرؓ
ہر طرف تھا نور غالب عدل کی تنویر کا

سرورِ دیں نے عطا کیں عقد میں دو بیٹیاں
اللہ اللہ مرتبہ عثمانؓ کی توقیر کا

محوِ حیرت کفر تھا خیبر میں جلوہ دیکھ کر
زورِ بازوئے علیؓ کا، حیدری شمشیر کا

بخش دے شہرِ نبیؐ کی خاک روبی کا شرف
یا خدا احسنؔ نہیں خواہاں کسی تشہیر کا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نورِ حق لے کے ماہِ تمام آ گیا
رقص میں شادمانی کا جام آ گیا

دست بستہ مؤدب ہیں جن و ملک
انبیا خوش ہیں ان کا امام آ گیا

قلب و روح ونظرخم ہوئے با ادب
لب پہ جب نامِ خیر الانام آ گیا

ہو گئی ختم تفریقِ نام و نسب
انقلاب آفریں جب نظام آ گیا

ننگ و ناموسِ نسواں کو عظمت ملی
عدل کے ہاتھ میں انصرام آ گیا

ہو گیا پُر اثر ایسا آئینِ حق
کفر کا حاشیے پر نظام آ گیا

آ گئی ذہنِ انساں میں پاکیزگی
امتیازِ حلال و حرام آ گیا

مل گئی لذّتِ کوثر و سلسبیل
جب مرے لب پہ زمزم کا جام آ گیا

بچ گئی لاج احسنؔ کی روزِ جزا
عشقِ سرکار محشر میں کام آ گیا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہے واقعی جہاں میں وہ شیدا رسولؐ کا
اپنایا جس نے دل سے طریقہ رسولؐ کا

اترائے خود پہ کیوں نہ وہ منگتا رسولؐ کا
مل جائے جس کو بھیک میں صدقہ رسولؐ کا

ہوتی ہے بارگاہِ خدا میں وہ مستجاب
شامل ہو جس دعا میں وسیلہ رسولؐ کا

یا رب یہ آرزو ہے کہ مرقد سے حشر تک
''ہر وقت سامنے رہے جلوہ رسولؐ کا''

ذاتِ نبیؐ تمام نقائص سے پاک ہے
ہے پیکرِ صفات سراپا رسولؐ کا

فرشِ زمیں کے حسن سے نیرنگِ عرش تک
کونین کا وجود ہے صدقہ رسولؐ کا

خلدِ بریں پہ کیوں نہ دوں طیبہ کو فوقیت
ہے خلد سے عزیز مدینہ رسولؐ کا

رب نے بنایا مالکِ کُل کائنات جب
اے عقل کیا بتاؤں ہے کیا کیا رسولؐ کا

بوبکرؓ ہوں عمرؓ ہوں کہ عثمانؓ ہوں یا علیؓ
عظمت میں ہر صحابی ہے یکتا رسولؐ کا

سو جان سے عزیز تھے سرکار کو حسینؓ
شاہد ہے طول دینا وہ سجدہ رسولؐ کا

ہو جائے پوری احسنِؔ محزوں کی آرزو
یا رب دکھا دے گنبدِ خضریٰ رسولؐ کا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نہ دنیا میں اگر مہرِ رسالت ضو فشاں ہوتا
رہِ ظلمت میں گم گشتہ جہاں کا کارواں ہوتا

ہویدا آمنہ کا لال اگر ہوتا نہ مکے میں
زمیں کی دلکشی ہوتی نہ حسنِ آسماں ہوتا

پڑھا ہوتا نہ گر کلمہ نبیؐ کا سنگ ریزوں نے
تو بوجہلِ لعیں کا کس طرح چہرہ دھواں ہوتا

قدم رنجہ نہ فرماتے جو یثرب میں مرے آقاؐ
تو کیسے رشکِ باغِ خلد طیبہ کا سماں ہوتا

نہ جانے کتنی دہلیزوں پہ خم اپنی جبیں ہوتی
اگرحاصل نہ ہم کو شاہِ دیں کا آستاں ہوتا

غلامانِ نبیؐ کی صف میں تو ہوتا اگر واعظ
شفاعت سے نبیؐ کی تو بھی حقدارِ جناں ہوتا

اگر آقاؐ نہ آکر خاتمہ کرتے مظالم کا
حصارِظلم میں اب تک جہاں ماتم کناں ہوتا

نہ ہوتے جلوہ گر بہرِ ہدایت ہادیِ اعظم
تو اب تک رقصِ ابلیسی یہاں ہوتا وہاں ہوتا

سعادت نعت گوئی کی نہ ملتی گر تجھے احسنؔ
نکھار اتنا تری فکرِرسا میں پھر کہاں ہوتا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جب دیارِ شہِ انام آیا
عالمِ وجد میں غلام آیا

جو بھی پہنچا درِ پیمبر پر
واپس آیا تو شاد کام آیا

میں نے نوکِ قلم کو چوم لیا
نعت میں جب نبیؐ کا نام آیا

خوش ہوں شیدائیوں میں آقاؐ کے
مجھ سے خوش بخت کا بھی نام آیا

حشر میں لاج رکھ لی آقاؐ نے
عشقِ سرکار میرے کام آیا

اہلِ مکہ کو آپ نے بخشا
جس گھڑی وقتِ انتقام آیا

دیدنی اور ہو گیا منظر
جب مدینے میں وقتِ شام آیا

ہو گئی امن کی فضا قائم
لے کے اسلام وہ نظام آیا

لے کے رحمت کی چاندنی احسنؔ
آمنہ کا مہِ تمام آیا

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جس کا دل منبعِ حُبِّ شہِ والا ہوگا
اس کی ہستی میں اجالا ہی اجالا ہوگا

حُبِّ سرکار کا دعویٰ ترا ہوگا صادق
تو عمل سے بھی اگر چاہنے والا ہوگا

حشر میں ہوگا وہ حقدارِ شفاعت جس نے
خود کو ایمان کی تنویر میں ڈھالا ہوگا

نام سنتے ہی نبیؐ کا جو پڑھے ان پہ درود
بس وہی شخص غلامِ شہِ والا ہوگا

جو ہے شیدائے نبیؐ رزق نہ ڈھونڈے گا حرام
اس کے حلقوم میں جائز ہی نوالہ ہوگا

عاصیوں کے لیے محشر میں برائے سایہ
میرے سرکارکی رحمت کا دوشالہ ہوگا

رحمتیں روز برستی ہیں جہاں صبح و مسا
میرے آقاؐ کا وہ در کتنا نرالا ہوگا

جس کے پرتو ہیں مہ و مہر و نجومِ عرشی
جلوہ گر مکے میں وہ نور کا ہالہ ہوگا

بخش دیں آقاؐ اگر در کی گدائی کا شرف
بخت احسنؔ کا بھی پھر عرش سے اعلیٰ ہوگا

☆☆☆☆☆

ردیف ب — نعت پاک

حمد و نعتِ شہِ زمن کے گلاب
زادِ عقبیٰ ہیں یہ سخن کے گلاب

خارِ طیبہ پہ رشک کرتے ہیں
وادیِ ایمن و عدن کے گلاب

پڑ گئے جب قدومِ پاکِ نبیؐ
دشت میں کِھل گئے چمن کے گلاب

گفتگوئے حضورؐ کیا کہنا
جھڑ رہے ہیں لب و دہن کے گلاب

وہ پسینے مہکتے آقاؐ کے
ہیں عرق یا مسامِ تن کے گلاب

شانِ اصحابِ مصطفیٰؐ یہ ہے
ہیں سبھی بے خزاں چمن کے گلاب

حیدرؓ و فاطمہؓ حسنینؓ و حسنؓ
یہ ہیں باغِ شہِ زمن کے گلاب

بوئے فیض و عطا بکھیرے ہیں
آج بھی باغِ پنجتن کے گلاب

کاش مہکیں بفیضِ نعتِ نبیؐ
یوں ہی احسنؔ کی فکر وفن کے گلاب

☆☆☆☆☆

نعت پاک

قربِ معبود کی منزل میں ہے بندہ لا ریب
ہے بڑی حاملِ عظمت شبِ اسریٰ لا ریب

جب ہوئی ختم حدِ رف رف و قدسی و براق
لا مکاں تک گئے آقاؐ مرے تنہا لا ریب

ہے غلط جو کہے روحانی تھی معراجِ نبیؐ
''جسم کے ساتھ گئے عرش پہ آقاؐ لا ریب''

میرے آقاؐ کو جگانے کے لیے بہرِ ادب
مس کفِ پا سے ہے جبریل کا ماتھا لا ریب

جس کسی نے کیا معراجِ نبیؐ کا انکار
کر لیا اس نے جہنم میں ٹھکانہ لا ریب

پایا بو بکرؓ نے معراجِ صداقت کا شرف
جب کہا قصۂ معراج ہے سچا لا ریب

پیکرِ سنتِ سرور ہے سراپا جس کا
بے نیازِ غمِ دنیا ہے وہ بندہ لا ریب

خوفِ رب حُبِّ نبیؐ جب نہیں دل میں اپنے
ہے بجا حال جو ابتر ہے ہمارا لا ریب

جب بلائیں گے مدینے مرے آقاؐ احسنؔ
ہوگا معراجِ مقدر کا وہ لمحہ لاریب

☆☆☆☆☆

نعت پاک

بے مثل زلفِ ناز ہے چہرہ ہے لاجواب
میرے نبیؐ کا حسن سراپا ہے لاجواب

گل ہے، کلی ہے، خار ہے، غنچہ ہے لاجواب
رعنائیِ بہارِ مدینہ ہے لاجواب

زاہد ہزار خوبیِ جنت بیاں کرے
میری نگاہِ شوق میں طیبہ ہے لاجواب

ہے ہیچ جس کے سامنے بوئے گلِ ارم
جسمِ نبیؐ کا ایسا پسینہ ہے لاجواب

انگشتری ملی ہے جو ایمان کی ہمیں
حُبِّ نبیؐ کا اس میں نگینہ ہے لاجواب

ٹھوکر میں اپنی رکھتا ہے تاجِ سکندری
کاسہ بکف بھی طیبہ کا ایسا ہے لاجواب

کوئی نہ کر سکے گا کبھی ان کی ہمسری
امت میں ایسی شانِ صحابہ ہے لاجواب

قربان ہو کے دینِ نبیؐ کو بچا لیا
آلِ نبیؐ کا ایسا گھرانہ ہے لاجواب

ایمن ہو کوہِ طور ہو سب خوب ہیں مگر
احسنؔ فضائے وادیِ بطحا ہے لاجواب

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ترے زہد وتقویٰ فضول ہیں ترے صوم وسجدہ گری فریب
نہیں دل میں حُبِّ رسولؐ گر تو عبادتیں ہیں تری فریب

جو نبیؐ کا شیدا ہو قول سے رکھے دل میں بغض و حسد مگر
اسے لے کے جائے گا نار میں سرِ حشر اس کا یہی فریب

تو عمل سے جو ہے خلافِ دیں ہے غلامِ شہ تو نہیں نہیں
تری نیکیاں ہیں عبث سبھی ترے کارِ خیر سبھی فریب

جو سراپا حسنِ عمل بنے رہِ مصطفیٰؐ پہ ہیں گامزن
نہیں ان کے طرزِ حیات میں کوئی عیبِ فتنہ گری فریب

ہے ریا سے پُر جو اے بے عمل تری عید آمدِ مصطفیٰؐ
یہ علامتی یہ نمائشی تری عید کی ہے خوشی فریب

شہِ دیں کے اسوۂ پاک میں جو سراپا واقعی ڈھل گیا
کوئی کھوٹ اس کے نہ دل میں ہے نہ زباں پہ بازی گری فریب

جو ہے شہرتوں کے لیے فقط ہے نمود و نام کی جس میں چاہ
نہیں جس میں عشقِ نبیؐ اگر وہ ہے مدح پھر تو تری فریب

وہ ہو جس میں جھوٹ کا شائبہ نہ حقیقتوں سے ہو واسطہ
اسے نامِ مدحِ نبیؐ نہ دے ہے یہ فکرِ شعری تری فریب

شہِ بحر و بر کا غلام اگر نہیں تو جو احسنؔ اعظمی
ترا دعویٰ عشقِ رسولؐ کا ترا قولِ حُبِّ نبیؐ فریب

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مجھ کو دکھلا دے دیارِ شہِ بطحا یارب
بخش دے مژدۂ دیدارِ مدینہ یا رب

تیرے محبوب کا دیتا ہوں وسیلہ یا رب
مسکنِ زیست بنا دے مرا طیبہ یا رب

ہاں وہ دہلیز، وہ در، جس پہ کرم سے تیرے
آج بھی بٹتا ہے رحمت کا خزینہ یا رب

جس جگہ رہتا ہے دن رات فرشتوں کا ہجوم
اپنے محبوبؐ کا دکھلا دے وہ روضہ یارب

لے کے کشکول جہاں پھرتے ہیں سلطان و گدا
سب سے ذیشان ہے جو مرقدِ اعلیٰ یا رب

خار بھی جس کے ہیں صد رشکِ گلِ باغِ ارم
جیتے جی دیکھ لوں وہ وادیِ طیبہ یا رب

چشمِ بد کفر کی اٹھنے لگی سوئے طیبہ
دستِ صیہونی سے طیبہ کو بچانا یا رب

ہم ہیں عشاقِ نبیؐ اپنے نبیؐ کے صدقے
ہم کو رسوائی سے محشر میں بچانا یا رب

آرزو اتنی ہے احسنؔ کی بنامِ عمرہ
جا کے دیکھے ترا گھر اور مدینہ یا رب

☆☆☆☆☆

ردیف پ — نعت پاک

آپ آقائے دو عالم، سیّدِ ابرار آپؐ
آپ ہیں محبوبِ رب، کونین کے سردار آپؐ

آپ ہیں علمِ لدنی کے شناور، مصطفیٰؐ
واقفِ سرِّ نہاں ہیں کاشفِ اسرار آپؐ

آپ کے صدقے ہے نور و نکہتِ ارض و سما
وجہِ تخلیقِ دوعالم ہیں شہِ ابرار آپؐ

بن کے آئے غم نصیبوں کے لیے راحت رساں
اے انیسِ بے کساں اے مونس وغم خوار آپؐ

آپ ساقی سلسبیل و کوثر و تسنیم کے
نعمتِ کونین کے ہیں مالک و مختار آپؐ

آپ کو رب نے چنا ہے رہبری کے واسطے
ختمِ مرسل آپ ہیں نبیوں کے ہیں سردار آپؐ

جھوم جائیں گے خوشی سے آپ کے سچّے غلام
قبر میں جس دم عطا فرمائیں گے دیدار آپؐ

ہے یقیں ہم عاصیوں کا حشر کے منجدھار سے
شافعِ روزِ جزا کر دیں گے بیڑا پار آپؐ

دیکھ لے گا جیتے جی احسنؔ بھی طیبہ ایک دن
ایک بار اذنِ حضوری دیں اگر سرکار آپؐ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

روشن ہوئے کریمیِ پیغمبراں کے دیپ
آئے حضورؐ جل گئے امن و اماں کے دیپ

پرتو جمالِ روئے پیمبر کے ہیں سبھی
روشن ہیں جو بھی انجمنِ آسماں کے دیپ

وحدانیت کا مہر ہوا جس گھڑی طلوع
گل ہو گئے تمام ہی باطل جہاں کے دیپ

فرطِ خوشی سے ہر دلِ بے کس چمک اٹھا
جب جگمگائے مونسِ ہر بے کساں کے دیپ

یہ سب رسولِ پاک کے تلووں کی گرد ہیں
روشن ہیں آسمان پہ جو کہکشاں کے دیپ

صحنِ درِ نبیؐ کا ہے ٹکڑا ریاضِ خلد
طیبہ میں گویا جلتے ہیں باغِ جناں کے دیپ

محفوظ کیوں نہ ہوں بھلا ظلمت کے شر سے ہم
روشن ہیں دل میں حُبِّ شہِ دوجہاں کے دیپ

پھر تو ہے کامیاب مدینے کی حاضری
کر دیں عطا جو نورِ کرم آستاں کے دیپ

شامل ہے اِن میں روغنِ حُبِّ رسولِ پاکؐ
خاموش ہوں نہ پائیں گے میرے مکاں کے دیپ

عصیاں کی تیرگی کا نہ احسنؔ ملال کر
روشن ہیں جب شفاعتِ شاہِ جہاں کے دیپ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

آدم کا افتخار ہیں خیر البشر ہیں آپؐ
مولائے کل ہیں آپ شہِ بحر و بر ہیں آپؐ

صد رشکِ کہکشاں رُخِ زیبا ہے آپ کا
رشکِ جمالِ انجم و شمس و قمر ہیں آپؐ

لات و ہبل حرم کے زمیں بوس ہیں ادھر
آغوشِ آمنہ میں ادھر جلوہ گر ہیں آپؐ

واقف نہیں وہ شانِ نبوت کے وصف سے
کہتا ہے جو نبی ہیں مگر بے خبر ہیں آپؐ

سنتے ہیں خود درود غلاموں کے قبر میں
اور ان کے حالِ زار سے بھی با خبر ہیں آپؐ

وابستہ آپ سے جو ہوا کامراں ہوا
اہلِ جہاں کے واسطے وہ راہبر ہیں آپؐ

ثانی نہیں ہے آپ کا کوئی بھی یا نبیؐ
بے مثل کائنات میں المختصر ہیں آپؐ

کل انبیا میں آپ میں بس ہے یہ امتیاز
اوصاف میں ہیں خوب سبھی خوب تر ہیں آپؐ

لطف و عطا کی ایک نظر کیجیے حضورؐ
احسنؔ کے حالِ زار سے جب با خبر ہیں آپؐ

☆☆☆☆☆

ردیف ت — نعت پاک

لکھتا رہوں میں حمدِ خدا، نعتِ رسالت
کافی ہے مری فکرِ رسا کو یہ سعادت

جس شے کی ہے سرکار سے ادنیٰ سی بھی نسبت
مومن کی نگاہوں میں ہے وہ لائقِ عظمت

وہ دل بخدا ہو نہیں سکتا دلِ مومن
جس دل میں نہ ہو سرورِ کونین کی عظمت

یہ کیسا پیمبر کی غلامی کا ہے دعویٰ
ہم ترک کیے بیٹھے ہیں سرکار کی سنت

اللہ کے محبوب کی بعثت کا ہے صدقہ
یہ ارض و سما، لوح وقلم، کرسی و جنت

زاہد ترا دل عشقِ رسالت سے ہے خالی
کام آئیں گے عقبیٰ میں نہ تقویٰ نہ عبادت

اپنا ہے یہ ایمان کہ فرمائیں گے آقا
ہم امّتِ عاصی کی سرِ حشر شفاعت

کس منھ سے میں جاؤں گا درِ شاہِ عرب پر
دامن میں نہیں کچھ بھی بجز اشکِ ندامت

کچھ پاس رہے، یا نہ رہے، غم نہیں اس کا
یا رب دمِ آخر رہے ایمان سلامت

خوش بخت ہے احسنؔ کہ تو مدّاحِ نبی ہے
بخشی ہے خدا نے تجھے معراجِ سعادت

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہو کرم کر سکوں رقم مدحت
آپ کی اے شہِ امم مدحت

مونسِ اہلِ غم کی آمد ہے
خوش ہیں کرتے ہیں اہلِ غم مدحت

واقعی جو ہیں عاشقانِ نبی
کرتے ہیں وہ بچشمِ نم مدحت

اتنی توفیق بخش دے یا رب
کر سکیں شاہِ دیں کی ہم مدحت

پہلے تو خود کو با وضو کر لے
لکھ نبیؐ کی تب اے قلم مدحت

نعتِ آقاؐ ہے بر لبِ سلطاں
کرتے ہیں صاحبِ حشم مدحت

در پہ آقاؐ کے روز و شب قدسی
کرتے رہتے ہیں دم بدم مدحت

مدحِ سرور سے دل سکوں پائے
ہے مداوائے رنج و غم مدحت

کیا کسی سے ہو حق ثنا کا ادا
شانِ آقاؐ سوا ہے، کم مدحت

ہے یہ مدحِ نبیؐ کا فیض احسنؔ
کر گئی تجھ کو محترم مدحت

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ممکن نہیں نبیؐ کی بیاں مجھ سے ہوں صفات
عالم میں بے مثال ہے خیر الوریٰ کی ذات

واقف نہیں تھی قیمتِ ہستی سے کائنات
آئے حضورؐ سب کو ملا مقصدِ حیات

بعثت ہوئی رسولؐ کی جب آمنہ کے گھر
طاقِ حرم سے گر پڑے لات و ہبل منات

نورِ خدا کی جلوہ نمائی کے فیض سے
تاریکیاں گئیں، ہوئی پُرنور کائنات

آقاؐ نے درسِ حق دیا بخشی متاعِ علم
نرغے میں کفر و جہل کے جس دم تھی کائنات

اے منکرِ حدیثِ رسالت مآب سُن
گویا خدا کا قول ہے میرے نبیؐ کی بات

سب ہیچ ہیں گدائے پیمبر کے سامنے
دنیا کے تخت و تاج، خزینے، نوادرات

تنویرِ فیضِ نورِ مجسّم سے آج بھی
شہرِ نبی ہے مرکزِ حسنِ تجلیات

چل سُنتِ رسولؐ پہ عقبیٰ کی فکر کر
احسنؔ یہ چند دن کی ہے دنیائے بے ثبات

☆☆☆☆☆

ردیف ٹ — نعت پاک

طیبہ کے حسیں مرقدِ انوار کی چوکھٹ
دہلیزِ عقیدت ہے یہ سرکار کی چوکھٹ

دہلیزیں ہیں ذی شان جہاں میں کئی لیکن
ہے مرکزِ عظمت شہِ ابرار کی چوکھٹ

آقاؐ کی غلامی سے جو وابستہ نہیں ہے
کیا جانے وہ کیا ہے مرے سرکار کی چوکھٹ

ہے آج بھی مومن کے لیے سب سے مقدّس
سرکار کے ایوانِ گہر بار کی چوکھٹ

اِس در سے کوئی لوٹ کے خالی نہیں جاتا
یہ قاسمِ نعمت کے ہے دربار کی چوکھٹ

آتے ہیں یہاں آٹھوں پہر عرش سے قدسی
کس شان کی حامل ہے یہ سرکار کی چوکھٹ

کیا مجھ سے تری عظمت و توقیر بیاں ہو
اے شاہِ زمن کے درِ انوار کی چوکھٹ

دعویٰ ہے پیمبر کی غلامی کا جو تجھ کو
کیوں چومتا پھرتا ہے تو اغیار کی چوکھٹ

احسنؔ کو بھی اک بار خداوند دکھا دے
سلطانِ امم سیّدِ ابرار کی چوکھٹ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

آمد ہے نبی کی مکے میں، ہر سمت ملک کا ہے جمگھٹ
سرکار کی آمد کے صدقے پرنور حرم کی ہے چوکھٹ

فاران سے پھوٹی حق کی کرن، توحید کی بنسی بجنے لگی
شیطانوں پہ دکھ کے دن آئے مکے سے نکل بھاگے سرپٹ

پاتے ہی اشارہ انگلی کا دو پھاٹ ہوا چندا کا جگر
آدیش ملا جب آقا کا ڈوبا ہوا سورج آیا پلٹ

چَوُاور جہاں میں دھوم مچی مہراج ہوئے جگ کے پیدا
جب نعرۂ جاء الحق گونجا باطل کا راج ہوا چوپٹ

ہم سب کے مسیحا آئے ہیں خوشیوں کے کنول مسکائے ہیں
اے گردشِ دوراں پاس نہ آ، اے غم کی گھٹا نزدیک سے ہٹ

کعبے میں پڑے ہیں بت اوندھے منھ جھوٹے خداؤں کے لٹکے
سرکار کے جگ میں آنے کی جس وقت ملی ان کو آہٹ

حاجت ہے شفاعت کی جو تجھے بچنا ہے تپش سے محشر کی
سرکار کے دامنِ رحمت سے اے امتِ عاصی آ کے لپٹ

ہم کلمہ نبیؐ کا پڑھتے ہیں صد حیف کہ باہم لڑتے ہیں
منشائے نبیؐ سے ہو کے جدا رکھتے ہیں آپس میں کھٹ پٹ

پھرتے ہیں جہاں شاہانِ زمن پھیلائے ہوئے دامانِ طلب
احسنؔ کو بھی یا رب دکھلا دے وہ کوئے نبیؐ نوری چوکھٹ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ناؤ تھی منجدھار میں، تھا پُر خطر دریا کا پاٹ
جگ کے کھیون ہار آئے مل گیا کشتی کو گھاٹ

بول بالا سارے جگ میں ہو گیا جب دین کا
مل گیا مٹی میں کفر و شر کا سارا ٹھاٹ باٹ

سنگ ریزے بول اٹھے بوجہل کی مٹھی میں جب
ہو گئے لب گنگ، ظالم کا ہوا چہرہ سپاٹ

خرقہ پوشانِ حرم کے زیرِ پا ہے خسروی
دیکھیے مت ان کی بوسیدہ لباسی، ٹوٹی کھاٹ

تھے صحابہؓ مقتدر عالم کے پھر بھی ان کے پاس
بوریا مسند تھا، بستر تھے چٹائی اور ٹاٹ

حُبِّ سرور کے مخالف، رہزنِ ایماں ہیں جو
کلمہ گو ہوکر مسلمانوں سے وہ کرتے ہیں گھاٹ

اسوۂ سرکار پر جینا ہے ان کا واقعی
پیکرِ اخلاق ہیں جو رہتے ہیں سادہ سپاٹ

اپنی دہلیزِ کرم پر پھر بلا لیجے حضورؐ
ہو گیا ہے ہجرِ طیبہ میں ہمارا دل اُچاٹ

چل درِ سرور پہ احسنؔ بھر لے دامانِ مراد
آج بھی طیبہ میں وا ہیں ان کی رحمت کے کپاٹ

☆☆☆☆☆

ردیف ث

نعت پاک

سلطانِ زمن احمدِ مختار کے باعث
تخلیقِ دوعالم ہوئی سرکار کے باعث

آزاد ہوئی پنجۂ آلام سے دنیا
چارہ گریِ مونس و غم خوار کے باعث

روشن ہوا تنویرِ ہدایت سے زمانہ
طیبہ کے حسیں مہرِ ضیا بار کے باعث

جو دین مخالف تھے عدو ان کے بھی شہ نے
دل جیت لیے نرمیِ گفتار کے باعث

اخلاقِ پیمبر نے اسے بخشی ہے وسعت
اسلام نہیں پھیلا ہے تلوار کے باعث

کردار و عمل سے کرو اپنے کو مزیّن
ایمان جِلا پاتا ہے کردار کے باعث

رسوائی ملی چھوڑ کے سرکار کی سنّت
ذیشان تھے ہم سنّتِ سرکار کے باعث

جنت سے نکالا گیا ابلیسِ لعیں کو
اک سجدۂ تعظیم سے انکار کے باعث

بوبکرؓ نے اسلام پہ گھر بار لُٹایا
عشقِ شہِ دیں، جذبۂ ایثار کے باعث

ہو جائے گی احسنؔ کی بھی بخشش سرِ محشر
آقا کے کرم، رحمتِ غفّار کے باعث

☆☆☆☆☆

نعت پاک

بے فیض تیرا عشق، عقیدت تری عبث
تو بے عمل ہے حُبِّ رسالت تری عبث

تو اتباعِ سنّتِ سرور میں خود کو ڈھال
ورنہ فقط زبانی ہے الفت تری عبث

روزے ہوں یا نماز ہو، حج ہو، زکوٰۃ ہو
بے عشقِ مصطفیٰؐ ہے عبادت تری عبث

تجھ کو یقیں نبیؐ کی شفاعت پہ گر نہیں
پھر بہتری کی حشر میں چاہت تری عبث

خالی ہے تیرا قلب جو عشقِ رسولؐ سے
زاہد ہے پھر تو خواہشِ جنّت تری عبث

شیدائیِ رسولِ خدا تو اگر نہیں
شہرِ نبیؐ میں پھر ہے سکونت تری عبث

رکھتا ہے تو کسی بھی صحابی سے بغض اگر
آلِ رسولؐ سے ہے محبت تری عبث

دل میں متاعِ حُبِّ پیمبر اگر نہیں
دولت ہزار پاس ہو دولت تری عبث

قول وعمل میں تیرے ہے احسنؔ اگر تضاد
پھر تو ہے مدحِ شانِ رسالت تری عبث

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ڈبو دیں گے مرا بیڑا حوادث
ہیں روکے راہ اے آقاؐ حوادث

مخالف ہے ہوا چشمِ کرم ہو
اگلتے جاتے ہیں دریا حوادث

ہمارے ناخدا جب ہیں پیمبر
بگاڑیں گے ہمارا کیا حوادث

اغثنی یا نبیؐ کشتی پہ لکھ دو
نہ ہوں گے پھر کبھی خطرہ حوادث

خدا والوں کے ہوتے ہیں محافظ
تلاطم موج اور دریا حوادث

خدا کا نام لیتے تھے مجاہد
بنا دیتے تھے خود رستہ حوادث

چلی کشتی غلامانِ نبیؐ کی
چھپائیں گے کدھر چہرہ حوادث

مجاہد جوش میں نکلے گھروں سے
سلامی کو جھکے صدہا حوادث

گھرا ہے بحرِ غم میں تیرا احسنؔ
ہیں بیٹھے تاک میں آقاؐ! حوادث

☆☆☆☆☆

ردیف ج نعت پاک

تشریف لائی ذاتِ رسالت مآب آج
برپا ہوا زمانے میں اِک انقلاب آج

کافور پل میں ہو گئی باطل کی تیرگی
یوں دیں کا جگمگانے لگا آفتاب آج

اللہ رے قدومِ پیمبر کی برکتیں
طیبہ کے خار ہو گئے رشکِ گلاب آج

فیضانِ بارگاہِ نبیؐ کے طفیل سے
دہقاں عرب کے ہو گئے عزت مآب آج

اپنے عمل کو اسوۂ آقاؐ میں ڈھالیے
ہونا اگر ہے آپ کو پھر کامیاب آج

فکر و عمل سے عاشقِ صادق نہیں کوئی
یوں تو ہیں عاشقانِ نبیؐ بے حساب آج

دامن نبیؐ کا چھوڑ کے رسوا ہوئے ہیں ہم
ورنہ کوئی سمجھتا نہ خانہ خراب آج

ایماں ہمارا ہو گیا کمزور اس قدر
کرتے نہیں ہیں شرک سے بھی اجتناب آج

حکمِ نبیؐ کے ترک کا انجام ہے فقط
احسنؔ جو ہو رہا ہے نزولِ عذاب آج

☆☆☆☆☆

نعت پاک

چھائی ہوئی ہر سمت ہے رحمت کی گھٹا آج
دنیا میں ہوئی بعثتِ محبوبِ خدا آج

رقصاں ہے بصد ناز گلستاں میں صبا آج
غنچوں کے چٹکنے کا ہے انداز نیا آج

آتے ہیں ملک عرش سے دینے کو سلامی
ہر لب پہ ہے بس صلِ علیٰ صلِ علیٰ آج

رب نے جسے خود نازشِ کونین بنایا
باغِ بنی ہاشم میں وہی پھول کھلا آج

تنویرِ رسالت سے درخشاں ہوا عالم
ہے چرخِ رسالت کا قمر جلوہ نما آج

اللہ رے برکاتِ قدومِ شہِ والا
صد رشکِ ارم ہو گئی صحرا کی فضا آج

فیضانِ نبوت سے چمن زارِ عرب میں
کانٹوں میں بھی پیدا ہوئی پھولوں کی ادا آج

ہر بادۂ عرفاں کا طلب گار پکارے
میخانۂ ہاشم کا چلو در ہے کھلا آج

احسنؔ ہوئی اس حسنِ مجسم کی ولادت
سو جان سے ہیں شمس و قمر جس پہ فدا آج

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ٹوٹا غرورِ ظلم و ستم کا حصار آج
انسانیت نے پائی فضا خوش گوار آج

آئے حضورؐ لے کے خوشی کی بہار آج
دنیائے غم کا ختم ہوا انتظار آج

ایسا نظام عدل و مساوات آ گیا
جو بے وقار کل تھے ہوئے با وقار آج

گونجی صدائے نعرۂ توحید چار سو
ماحول بت کدوں کے ہوئے سوگوار آج

رحمت کے پھول کھل گئے آتے ہی فصلِ گل
رقصاں چمن چمن ہے نسیمِ بہار آج

لبہائے بے کساں پہ تبسم مچل گئے
میرے رسول سب کے ہوئے غم گسار آج

طاقِ حرم سے بت گرے اوندھے زمین پر
جھوٹے خدائے کفر ہوئے شرم سار آج

بوجہل و بولہب کے تکبر کے دن گئے
ابلیسیت جہاں میں ہوئی سوگوار آج

احسنؔ فقط یہ مدحتِ سرور کا فیض ہے
آیا ہے فکر و فن میں ترے جو نکھار آج

☆☆☆☆☆

ردیف چ نعت پاک

کر رہا ہے مدحتِ سرکار جب قرآن سوچ
تجھ سے کیا ہوگی بیاں مدحِ نبی نادان سوچ

راہِ حق کر دی عطا گُم گشتگانِ دہر کو
کس قدر ہے مصطفیٰؐ کا دہر پر احسان سوچ

تو عمل پیرا فرامینِ پیمبر پر نہیں
کیا غلامِ مصطفیٰؐ کی ہے یہی پہچان سوچ

پرورش پاتے نہ تیری گود میں آقا اگر
کیسے ہوتی تو حلیمہ سعدیہ ذیشان سوچ

کس قدر رحمت بھرا ہوگا مدینے کا سماں
آج بھی جاری نبی کا ہے جہاں فیضان سوچ

حشر میں گونجے گی ہرسو جب صدائے الاماں
حشر تب کیا ہوگا تیرا بےعمل انسان سوچ

جو دکھایا مصطفیٰؐ نے وہ نہ چھوٹے راستہ
ورنہ ہوگی کیسے راہِ آخرت آسان سوچ

حُبِّ دنیا بس گئی حُبِّ پیمبر کی جگہ
ہو گیا کمزور کس درجہ ترا ایمان سوچ

نعت گوئی کے شرف سے ہو گیا تو بہرہ ور
کس قدر احسنؔ خدا کا تجھ پہ ہے احسان سوچ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ایک ایک قولِ پاکِ شہِ دوسرا ہے سچ
جیسے کہ لفظ لفظ کلامِ خدا ہے سچ

دعوت پہ مصطفیٰؐ کی وہی ہو گئے عدو
کہتے تھے جو امین ہے یہ بولتا ہے سچ

جھوٹے خدائے کفر ہیں لات و ہبل منات
درسِ نبیؐ کے صدقے یہ سب پر کھلا ہے سچ

بو جہل نے غرور سے انکارِ حق کیا
حالاں کہ اس کو خوب پتہ تھا کہ کیا ہے سچ

شاہد ہیں سارے کفر و صداقت کے معرکے
باطل کے سامنے نہ کہیں بھی جھکا ہے سچ

ایمان کی صفت ہے یہ مومن کی شان ہے
ہر اہلِ حق کے قلب و جگر میں بسا ہے سچ

معراج کا عتیقؓ نے جب واقعہ سنا
فورًا پکار اُٹھے نبیؐ نے کہا ہے سچ

بولے عمرؓ حضورؐ سے کلمہ پڑھایئے
قرآن سن کے مجھ کو نظر آ گیا ہے سچ

بے شک وہی رسولؐ کا سچا غلام ہے
ہیں جس کے سچے قول وعمل بولتا ہے سچ

احسنؔ کی نعت میں نہیں کوئی مبالغہ
جو بھی لکھا ہے مدحِ نبیؐ میں لکھا ہے سچ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

بادشاہانِ جہاں کی رونقِ سرکار ہیچ
پیشِ دہلیزِ پیمبر ہیں سبھی دربار ہیچ

گلشنِ طیبہ کے ہیں وہ پھول جن کے سامنے
باغِ ایمن کے حسیں گلہائے لالہ زار ہیچ

اللہ اللہ وہ جمالِ روئے پاکِ مصطفیٰؐ
جس کے آگے ماہتابِ شب کا ہے رخسار ہیچ

کیوں نہ ہوں شیدائے طیبہ ہم غلامانِ نبیؐ
باغِ طیبہ کے ہے آگے خلد کا گلزار ہیچ

کیا بتاؤں رونقِ بازارِ شہرِ شاہِ دیں
سامنے جس کے ہر اک دنیا کا ہے بازار ہیچ

آ گئی وہ بے بہا دولت تری آغوش میں
اے حلیمہ جس کے آگے ہے زرِ زردار ہیچ

ہو گئے منسوب جو ذرے رسولِ پاکؐ سے
سامنے ان کے ہیں ماہ و انجمِ ضوبار ہیچ

مل گئی جس کو گدائی کوچۂ سرکار کی
اس گدا کے سامنے ہے قسمتِ زردار ہیچ

حمدِ رب مدحِ نبیؐ پر کیوں نہ ہو احسنؔ کو ناز
سامنے اس فکر کے ہیں دوسرے افکار ہیچ

☆☆☆☆☆

ردیف ح — نعت پاک

عام مومن نہیں جب ولی کی طرح
کیسے ممکن ہے ہوگا نبی کی طرح

جب ہے سدرہ حدِ جبرئیلِ امیں
کون رفعت میں ہوگا نبی کی طرح

بالیقیں معرفت رب کی مل جائے گی
بندگی تو کرو بندگی کی طرح

افضل المرسلیں آپ کی ذات ہے
انبیا بھی نہیں ہیں نبی کی طرح

سنگ ریزے بھی اعجازِ سرکار سے
لب کشا ہو گئے آدمی کی طرح

ساری امت میں افضل ابو بکرؓ ہیں
کوئی ہوگا نہ اس امتی کی طرح

عدل کی دے سکی پھر نہ دنیا مثال
عہدِ فاروقؓ کی منصفی کی طرح

ہو سخاوت کہ حلم و حیا کی صفت
کون ہے میرے عثماں غنیؓ کی طرح

علم و حکمت شجاعت میں بعدِ علیؓ
ہو نہ پایا کوئی بھی علیؓ کی طرح

وہ حسینؓ و حسنؓ باغِ زہراؓ کے پھول
ہیں معطّر گلِ جنّتی کی طرح

نعت گوئی ہے دشوار احسنؔ بہت
یہ نہیں حسن کی شاعری کی طرح

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ظلمتِ شب ہو گئی رخصت ہوئی ضوبار صبح
لے کے آئی مژدہائے آمدِ سرکار صبح

سلسلہ اِک نور کا ہے خاکداں تا آسماں
منفرد انداز میں روشن ہوئی اس بار صبح

جس کے آگے ماند ہے مہرِ درخشاں کی چمک
لے کے وہ خورشیدِ رحمت آج ہے ضوبار صبح

ہو گئی بعثت شہِ کونین کی، وقتِ سحر
سو جتن کے ساتھ ہے جلوہ نما اس بار صبح

جس قدر بھی ناز کر، کم ہے حلیمہ سعدیہ
تیری خوش بختی کی ایسی ہو گئی اس بار صبح

کیوں نہ رقصاں ہو تبسم ہر لبِ مغموم پر
آ گئے ہیں شادمانی کی لیے ضوبار صبح

اللہ اللہ کس قدر دلکش ہے طیبہ کی فضا
شام ہے پرکیف جس کی اور ہے ضوبار صبح

کر عطا مجھ کو بھی یا رب شامِ طیبہ کا سماں
ہو مدینے میں مری بھی یا خدا اِک بار صبح

ہاں مگر طیبہ کی صبحِ جانفزا کچھ اور ہے
یوں تو ہوتی ہے یہاں پر اِک نئی ہر بار صبح

ہو عطا احسنؔ کو آقا دیدِ طیبہ کا شرف
یہ بھی دیکھے رحمتوں کی شام اور ضوبار صبح

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حور و غلمان و ملک عالمِ انساں مدّاح
میرے آقاؐ کا ہے ہر پارۂ قرآں مدّاح

منبرِ پاک دیا شہ نے برائے مدحت
ایسے سرکار کے تھے حضرتِ حسّاں مدّاح

غیر مسلم بھی پیمبر کی ثنا کرتے ہیں
کون کہتا ہے کہ ہے صرف مسلماں مدّاح

کچھ ہیں وہ نعت جو رسماً یہاں لکھتے ہیں مگر
واقعی ہوتے ہیں بس صاحبِ ایماں مدّاح

ڈوب کر حُبِّ پیمبر میں لکھے نعتِ نبیؐ
اپنی عقبیٰ کا سمجھ کر اسے ساماں مدّاح

ہدیۂ نعت کو کر لیجیے سرکار قبول
ملتجی آپ سے ہے اے شہِ والا مدّاح

خاص فیضانِ نبیؐ فضلِ خدا ہے ورنہ
ہو نہیں پاتا کبھی صاحبِ دیواں مدّاح

نعت کا لکھنا ودیعت ہے خدا کی ورنہ
اپنی تصنیف پہ ہوتا نہیں نازاں مدّاح

یا نبیؐ چشمِ کرم چشمِ کرم چشمِ کرم
ہند میں آپ کا ہے غم سے پریشاں مدّاح

بے شمار آج بھی عالم میں ہیں مدّاحِ نبیؐ
ایک تو ہی نہیں اے احسنؔ ِ ناداں مدّاح

☆☆☆☆☆

ردیف خ نعت پاک

جس سے ضیا طلب ہے ترا ماہتاب چرخ
وہ ہے نبیؐ کا حسنِ رخِ لاجواب، چرخ

وہ تو مرے نبیؐ کے کفِ پا کی دھول ہے
جس کہکشاں سے تو ہے تجلی مآب چرخ

حسن و جمالِ روئے پیمبر کا فیض ہے
روشن ہے جس کے دم سے ترا آفتاب چرخ

جس نے نظامِ دہر کا نقشہ بدل دیا
دیکھا ہے تونے ایسا بھی اِک انقلاب چرخ

اِسرا کی شب قدومِ نبیؐ تجھ پہ جب پڑے
تیری زمیں بھی ہو گئی عظمت مآب چرخ

دیکھا نہ ہوگا باغِ نبیؐ کے گلوں سا حسن
دیکھے ہیں تونے یوں تو بہت سے گلاب چرخ

ایسے مہ و نجوم ہیں اصحابِ مصطفیٰؐ
بے رنگ جن کے آگے ہے حسنِ شہاب چرخ

کاخِ نبیؐ جلانے چلا جو عدوئے دیں
وہ تیرے سامنے ہوا خانہ خراب چرخ

خانہ خراب ایسے بھی گزرے نگاہ سے
فیضِ نبیؐ سے ہو گئے عزت مآب، چرخ

احسنؔ بھی نورِ حُبِّ نبیؐ سے ہے مستنیر
جیسے تجلیات سے ہے فیض یاب چرخ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

اٹھا کے دیکھ رسالت مآب کی تاریخ
ملے گی سب سے جدا انقلاب کی تاریخ

وقار دیتا نہ دینِ نبیؐ جو بیوہ کو
بلند ہوتی نہ عصمت مآب کی تاریخ

مرے نبیؐ کے پسینے کی بو کا صدقہ ہے
ہے عطر بیز جو مشک و گلاب کی تاریخ

جمالِ روئے نبی کے حسین پرتو سے
لکھی گئی ہے رخِ آفتاب کی تاریخ

بدل سکا نہ کوئی ایک حرفِ قرآنی
بڑی عظیم ہے رب کی کتاب کی تاریخ

رسولِ پاک کی بعثت اگر نہیں ہوتی
نہ ہوتی دہر کی اس آب و تاب کی تاریخ

وقارِ دینِ پیمبر کی آبرو کہیے
شہادتِ پسرِ بو تراب کی تاریخ

ہم اب بھی دور ہیں احسنؔ نبیؐ کی سنت سے
بہت قریب ہے روزِ حساب کی تاریخ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

دہر سے ہو گئی اصنام پرستی منسوخ
آئے سرکار ہوئی رسمِ قدیمی منسوخ

بیٹیوں کو ملی توقیر پیمبر کے طفیل
قتلِ دختر کی ہوئی رسم پرانی منسوخ

تھا چلن شاہوں کے دربار میں خم ہونے کا
شہ نے کی یہ روشِ خام جہاں کی منسوخ

آپ نے بخشا صحابہ کو خلافت کا نظام
حکمرانی کیا سرکار نے شخصی منسوخ

ایسا پیغامِ مساوات دیا آقاؐ نے
ساری دنیا سے ہوئی رسمِ غلامی منسوخ

جس میں ہو جائے گا آقاؐ کا وسیلہ شامل
ہوگی دربارِ خدا سے نہ وہ عرضی منسوخ

چاشنی جن میں پیمبر سے عقیدت کی نہ ہو
ہوتی ہیں پیشِ نبیؐ مدحتیں ایسی منسوخ

واسطہ دے کے محمدؐ کا دعا جب مانگی
پھر تو آدم کی خدا نے نہ دعا کی منسوخ

حشر میں ہو گئی احسنؔ جو نگاہِ آقاؐ
پھر سزا جتنی ہے ہو جائے گی تیری منسوخ

☆☆☆☆☆

ردیف د — نعت پاک

اے کرم کے آفتابِ ضوفشاں خوش آمدید
مظہرِ نورِ خدائے دوجہاں خوش آمدید

آپ کے آنے سے تابندہ ہوئی ہر انجمن
تیرگی کا گم ہوا نام و نشاں خوش آمدید

غم کے ماروں کے لبوں کو مسکرانا آ گیا
آپ کے صدقے انیسِ بے کساں خوش آمدید

کر دیا بھٹکے ہوؤں کو منزلوں سے ہم کنار
آپ نے اے سب کے میرِ کارواں خوش آمدید

ہو گیا کافور پل میں بول بالا کفر کا
اوج پر ہے پرچمِ وحدت یہاں خوش آمدید

رحمتِ عالم ترے حسنِ نظر کے فیض سے
نور ساماں ہو گیا سارا جہاں خوش آمدید

آپ آئے باغِ عالم میں کھلے رحمت کے پھول
نازشِ حسنِ بہارِ گلستاں خوش آمدید

باغِ ہستی میں تبسم ریز غنچے ہو گئے
ہو گئی افسردگی ماتم کناں خوش آمدید

جانبِ احسنؔ بھی ہو لطف و عنایت کی نظر
اہلِ رنج و غم کے اے راحت رساں خوش آمدید

☆☆☆☆☆

نعت پاک

وردِ زباں ہے نامِ پیمبر خدا کے بعد
لکھتا ہوں نعتِ پاک میں حمد و ثنا کے بعد

ذی شان انبیا ہیں مگر مصطفیٰؐ کے بعد
سب سے عظیم ذاتِ نبیؐ ہے خدا کے بعد

لبہائے بے کساں پہ تبسم مچل گئے
تشریف آوریِ شہِ دوسرا کے بعد

رخصت پذیر ہو گئی باطل کی تیرگی
شہرِ عرب میں آمدِ شمس الضحیٰ کے بعد

دہقاں عرب کے بن گئے سرخیلِ کارواں
وابستگیِ دامنِ خیر الوریٰ کے بعد

ذاتِ نبیؐ پہ بابِ نبوت ہوا ہے بند
آئے گا اب نہ کوئی نبیؐ مصطفیٰؐ کے بعد

امت میں سب سے افضل و اعلیٰ عتیقؓ ہیں
صدیقؓ جیسا کوئی نہیں انبیا کے بعد

دنیا میں اور رونقِ اسلام بڑھ گئی
بہرِ عمرؓ نبیؐ کی قبولِ دعا کے بعد

کوئی سخی ہوا نہ سخاوت میں بے نظیر
عثمانؓ جیسے پیکرِ جود و سخا کے بعد

تاریخ کہہ رہی ہے شجاعت میں بے مثال
پیدا ہوا نہ کوئی جری مرتضیٰؓ کے بعد

احسنؔ ترا اثاثۂ نعتِ رسولِ پاکؐ
عقبیٰ میں کام آئے گا تیری قضا کے بعد

☆☆☆☆☆

نعت پاک

درسِ سرور سے ہوئی جب شانِ انسانی بلند
اہلِ ایماں نے فرازِ عرش پر ڈالی کمند

اس کو حاصل ہو نہیں سکتی رضائے کبریا
جو نگاہِ مصطفیٰؐ میں ہو گیا ہو نا پسند

جب دیا آقاؐ نے حیدرؓ کو علم اسلام کا
غزوۂ خیبر میں لوٹے ہو کے حیدرؓ فتح مند

شہ کے دیوانوں نے نا ممکن کو ممکن کر دیا
محوِ حیرت ہو کے تکتے رہ گئے سب ہوش مند

میرے آقاؐ کی شفاعت کا نہیں جس کو یقیں
بالیقیں اس کے لیے ہے بابِ قصر خلد بند

اس کے حق میں بھی زبانِ پاک سے نکلی دعا
جس عدو نے رحمتِ عالم کو پہنچائی گزند

اے صحابہؓ کے غلامو! راہِ سنّت پر چلو
اتّباعِ سرورِ دیں تھی صحابہؓ کو پسند

حُبِّ آقائے جہاں کا اس کا دعویٰ ہے غلط
آل و اصحابِ نبیؐ کو جس نے پہنچائی گزند

نعت گوئی کے شرف پر کیوں نہ ہو احسنؔ کو ناز
یہ سعادت آخرت کے واسطے ہے سود مند

☆☆☆☆☆

ردیف ڈ　　نعت پاک

توقیرِ پیمبر کا بیاں وصفِ نبیؐ ڈھونڈ
جو ذکر ہے قرآن میں نادان وہی ڈھونڈ

بے نقص ہے بے عیب ہے ذاتِ شہِ والا
سرکار کی سیرت میں نہ تو کوئی کمی ڈھونڈ

مکّے میں ہوئے جلوہ نما نورِ مجسّمؐ
جا اور ٹھکانہ کہیں اے تیرہ شبی ڈھونڈ

توحید کی بنسی بجی کہسارِ عرب میں
اے کفر تو جا اپنے لیے راہ نئی ڈھونڈ

حق ڈھونڈنے والے نہ بھٹک دہر میں ہر سو
حق کارِخ نبوت میں ہے تو کارِخ نبیؐ ڈھونڈ

سامانِ سکوں اب بھی ہے طیبہ میں میسّر
تسکین کی حاجت ہے تو طیبہ کی گلی ڈھونڈ

سرکار مرے خیرِ سراپا ہیں منافق
تو ذاتِ نبیؐ میں نہ عیوبِ بشری ڈھونڈ

بٹتی ہے جہاں دولتِ کونین وہاں جا
مت غیر کا در صاحبِ کشکولِ تہی ڈھونڈ

باطل کبھی ہو سکتا نہیں حامیِ مومن
تو بہرِ حمایت درِ باطل نہ کبھی ڈھونڈ

بچنا ہے اگر مہرِ قیامت کی تپش سے
احسنؔ تو بھی چل سایۂ دامانِ نبیؐ ڈھونڈ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

باطل کا آج خاک میں سب مل گیا گھمنڈ
آئے حضورؐ چور ہوا کفر کا گھمنڈ

مٹھی میں سنگ ریزوں کے ہوتے ہی لب کشا
کافور پل میں ہو گیا بو جہل کا گھمنڈ

تعلیم انکساری کی دی ہے حضورؐ نے
ہے رب کو نا پسند مسلماں ترا گھمنڈ

کھا کر شکست تین سو تیرہ سے بدر میں
مٹی پلید اپنی کیا کفر کا گھمنڈ

ہر کارِ بد سے بچیے یہ حکمِ رسولؐ ہے
معیوب عادتیں ہیں غرور و ریا گھمنڈ

اصحابِ مصطفیٰؐ نے عمل سے بتا دیا
پاتا نہیں فروغ کسی کا ذرا گھمنڈ

اترا نہ اپنی فتنہ طرازی پہ اس قدر
بوجہلِ وقت تیرا بھی ہوگا فنا گھمنڈ

جائز ہے صرف چلنا اکڑ کر طواف میں
باقی کہیں بھی اچھا نہ مانا گیا گھمنڈ

حضرت عمر کا عہدِ خلافت تھا بے مثال
ان کو مگر نہ شانِ خلافت پہ تھا گھمنڈ

خیبر کا در اکھاڑ کے باطل یہود کا
شیرِ خدا نے زیرِ قدم کر دیا گھمنڈ

سچا غلام جو بھی ہے احسنؔ حضورؐ کا
قول وعمل سے اس کی رہے گا جدا گھمنڈ

☆☆☆☆☆

ردیف ذ — نعت پاک

ہو رہا ہے انعقادِ بزمِ مدحت شاذ شاذ
اب نظر آتے ہیں عشاقِ رسالت شاذ شاذ

جشنِ میلاد النبیؐ کا منظرِ پر کیف اب
پیش کرتے ہیں غلامانِ نبوت شاذ شاذ

ہر طرف اک غلغلہ ہو نعرۂ تکبیر کا
ایسا آتا ہے نظر جوشِ عقیدت شاذ شاذ

کیوں نہ رقصاں آج ہو صبحِ مدینہ کی نسیم
سرخوشی کی آتی ہے یہ نیک ساعت شاذ شاذ

جشنِ میلاد النبیؐ کی بات ہی کچھ اور ہے
یوں تو آتے ہیں کئی یومِ مسرت شاذ شاذ

خواب میں تشریف لاکر دید کا بخشیں شرف
ایسی خوش بختوں کو ملتی ہے سعادت شاذ شاذ

ختم ہوتی جا رہی ہے حُبِّ سرور کی فضا
اب برستے ہیں فلک سے ابرِ رحمت شاذ شاذ

دور جب سے ہو رہے ہیں سنتِ آقاؐ سے ہم
گھر میں آتی ہے ہمارے خیر و برکت شاذ شاذ

شاہِ دیں در پر بلائیں وہ بھی احسنؔ بار بار
ایسی قسمت پاتے ہیں اہلِ عقیدت شاذ شاذ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہو گیا ختم جو تھا نظمِ ستم گر نافذ
جب ہوا دہر میں قانونِ پیمبر نافذ

بعثتِ سرورِ کونین ہوئی دنیا میں
چار سو ہو گیا آئینِ پیمبر نافذ

سب سے بہتر ہے زمانے میں وہ دستورِ حیات
جس کو دنیا میں کیا آپ نے سرور نافذ

پھر سے ہو سکتا ہے ماحولِ زمانہ بہتر
حکمراں کر لیں جو احکامِ پیمبر نافذ

لوگ انصاف کی خاطر نہ بھٹکتے ہر سو
واقعی ہوتا جو دستورِ پیمبر نافذ

سرفرازی ہمیں مل سکتی ہے پھر دنیا میں
زیست میں کر لیں جو ہم سنتِ سرور نافذ

لوگ آئینِ زمانہ کا اڑاتے نہ مذاق
ہر جگہ ہوتا جو آئینِ پیمبر نافذ

واقعی جو ہے پیمبر کا غلامِ صادق
حکمِ تعظیمِ نبیؐ ہوتا ہے اس پر نافذ

مسئلہ ہوگا نہ آئین میں تبدیلی کا
یہ جہاں کر لے جو آئینِ پیمبر نافذ

بہرِ تبلیغ جہاں بھی گئے اصحابِ نبیؐ
نظمِ آئین وہاں کر دیے جاکر نافذ

چاہتا ہے جو سکوں عالمِ مضطر احسنؔ
کر لے دستورِ نبیؐ عالمِ مضطر نافذ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ظلم و استبداد کا ظالم کے لشکر کا محاذ
آمدِ سرور ہوئی ٹوٹا ستم گر کا محاذ

کیوں نہ ملتا خاک میں باطل خداؤں کا غرور
دہر میں قائم ہوا اللہ اکبر کا محاذ

فوجِ باطل پر پڑی جب ضرب الا اللہ کی
ریزہ ریزہ ہو گیا باطل کے ہر شر کا محاذ

انقلابِ مصطفیٰؐ نے دہر میں قائم کیا
صاحبانِ آشتی و امن پیکر کا محاذ

دہر میں دینِ خلیلی کا ہوا رائج نظام
ہو گیا نابود ہر اصنامِ آزر کا محاذ

ظلم کے مدِّ مقابل شہ نے یکجا کر دیا
تھا جو بکھرا بے کس و مظلوم و بے در کا محاذ

دشمنوں کے بیچ سے نکلے شبِ ہجرت حضور
رہ گیا سارا دھرا بوجہل کے شر کا محاذ

دی شکستِ فاش پھر بھی لشکرِ اشرار کو
مختصر تھا کربلا میں ابنِ حیدرؓ کا محاذ

یادِ طیبہ آتے ہی احسنؔ بنا دے چشمِ غم
اشک ہائے ہجر سے با دیدۂ تر کا محاذ

☆☆☆☆☆

ردیف ر — نعت پاک

دشتِ عرب معطر ہیں لالہ زار بن کر
چھائی گھٹا کرم کی ہر سو بہار بن کر
آئے نبی حبیبِ پروردگار بن کر

تعظیمِ مصطفیٰؐ میں خم ہے جبینِ کعبہ
جن و بشر کھڑے ہیں چوکھٹ پہ دست بستہ
حاضر ہیں در پہ قدسی خدمت گزار بن کر

ہیں رقص میں تبسم لبہائے بے کساں پر
نغمے مچل رہے ہیں مظلوم کی زباں پر
سرکار آگئے ہیں رحمت شعار بن کر

جاری ہوا جہاں میں سر چشمۂ ہدایت
کافور ہو گئی ہے تاریکیِ جہالت
اسلام آ گیا ہے روشن مَنار بن کر

اللہ رے مدینہ گلزارِ نور و نکہت
ہر دم جہاں پہ برسے بارانِ ابرِ رحمت
ذرے جہاں ہیں روشن مہرِ نہار بن کر

پیشِ نبیؐ جو پہنچا بوجہل لے کے کنکر
یوں بولے سنگ ریزے کلمہ نبیؐ کا پڑھ کر
آقاؐ ہمارے آئے با اختیا ربن کر

پھیلائے اپنی جھولی پہنچا ہے جو مدینہ
جس کو بھی مانگنے کا ادنیٰ سا ہے قرینہ
لوٹا درِ نبیؐ سے وہ تاجدار بن کر

اصحابِ مصطفیؐ کی اللہ رے یہ عظمت
حاصل انھیں ہوا جب فیضِ درِ رسالت
عالم پہ چھا گئے وہ عالی وقار بن کر

حکمِ نبیؐ ہوا تو گھر کا سبھی اثاثہ
صدیقؓ نے نبیؐ کے قدموں میں لا کے رکھا
ہجرت میں ساتھ شہ کے تھے یارِ غار بن کر

جب دامنِ عمرؓ میں ایماں کی آئی دولت
صحنِ حرم میں کھل کر ہونے لگی عبادت
ماتم کناں تھے کافر سب سوگوار بن کر

دنیا میں یوں تو آئے صدہا سخیِ ذیشاں
اب تک مگر ہیں بابِ تاریخ میں نمایاں
عثماں غنیؓ سخاوت کے تاجدار بن کر

بدر و احد حنین و خندق ہو یا ہو خیبر
ہر جنگ میں علیؓ نے ایسے دکھائے جوہر
فوجِ عدو پہ ٹوٹے شیرِ فگار بن کر

دل میں رہے چراغِ حُبِّ رسولؐ روشن
چھوٹے نہ تم سے احسنؔ عشقِ نبیؐ کا دامن
رہنا سدا نبیؐ کے تم جاں نثار بن کر

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نورِ خدائے پاک کی تنویر یا حضورؐ
قرآنِ رب کی آپ ہیں تفسیر یا حضورؐ

ممنون کیوں نہ آپ کے ہوں اہلِ کائنات
بدلی ہے سب کی آپ نے تقدیر یا حضورؐ

جو قیدِ غم میں پا بسلاسل تھے آپ نے
ان کے غموں کی کاٹ دی زنجیر یا حضورؐ

صحرائے خار زار میں اُگنے لگے گلاب
صحرا کی بدلی آپ نے تاثیر یا حضورؐ

آمد کے صدقے آپ کے تبدیل ہو گئی
فرسودہ تھی جو دہر کی تعزیر یا حضورؐ

رو رو کے گڑگڑا کے نمازوں میں آپ نے
بدلی ہے ہم غلاموں کی تقدیر یا حضورؐ

پتھر دلوں کو موم بناتی چلی گئی
تھی آپ کے وہ خلق کی شمشیر یا حضورؐ

اہلِ جہاں کے قلب بدی سے سیاہ تھے
بخشی کرم کی آپ نے تنویر یا حضورؐ

احسنؔ پہ بھی کریمی کی کر دیجیے نگاہ
گردش کے دن ہیں بگڑی ہے تقدیر یا حضورؐ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

دیدنی ہے اس قدر باغِ مدینہ کی بہار
جنت الفردوس بھی ہے جس کی نزہت پر نثار

رحمت و انوارِ حق کے ہو گئے روشن چراغ
آپ کے صدقے ہوا ہے سارا عالم نور بار

شاد ہو کر جھومتی ہے شاخِ گل پر ہر کلی
فصلِ گل آئی، ہوا سر سبز صحنِ لالہ زار

رحمتِ کونین کے فیضِ قدومِ ناز سے
عطر بیزی کر رہا ہے خاکِ طیبہ کا غبار

ہو گیا ہے جلوہ فرما آمنہ کی گود میں
مالکِ کون و مکاں، دونوں جہاں کا تاجدار

گونجتی ہے کوبکو اللہ اکبر کی صدا
ہو رہی ہے نعرۂ تکبیر کی ہر سو پکار

باغِ رضواں سے حسیں ہے باغِ طیبہ کی فضا
رشکِ ایمن ہیں دیارِ مصطفیٰؐ کے کوہسار

نغمہ زن ہیں سرخوشی میں طائرانِ خوش نوا
وجد کے عالم میں رقصاں ہے نسیمِ خوش گوار

سجدہ گاہِ دل ہے آقاؐ تیرا سنگِ آستاں
مرکزِ حسنِ عقیدت تیرا قصرِ زر نگار

کوچۂ سرور کی احسنؔ واہ رے شانِ سواد
ہو گئی رشکِ ثریا اس کی خاکِ رہ گزار

☆☆☆☆☆

نعت پاک

کعبے کی جبیں خم ہے بتعظیمِ پیمبر
ہیں جلوہ نما دہر میں کونین کے سرور

پوچھے تو کوئی دائی حلیمہ سے یہ جاکر
کس طرح سنور جاتا ہے پل بھر میں مقدر

منزل کا پتہ پا گئے گم گشتۂ منزل
مبعوث ہوئے دہر میں جب ہادیِ اکبر

صدیوں سے جہاں قبضۂ ظلماتِ ستم تھا
روشن ہے اخوت کا وہاں مہرِ منور

تفریق جہاں کل تھی حسب اور نسب کی
سب شیر وشکر اب ہیں مساوات میں ڈھل کر

غلمان و ملائک ہوں کہ حورانِ بہشتی
دیتے ہیں سلامی درِ آقاؐ پہ سب آکر

باطل کی سیادت تھی بہر سمت جہاں میں
آپ آئے تو تبدیل ہوا عالمی منظر

لکھنا ہے اگر نعتِ نبیؐ ہوکے مؤدب
کر بوئے عقیدت سے قلم پہلے معطر

تو خوب دکھا جوہرِ فن نعت میں احسنؔ
توہین کی منزل سے حدِ شرک سے بچ کر

☆☆☆☆☆

نعت پاک

لب پہ آقاؐ کے دعا بہرِ ستم گر دیکھ کر
سوئے حق آیا جہاں اخلاقِ سرور دیکھ کر

آمدِ نورِ مجسم سے زمیں تا آسماں
محوِ حیرت ہے جہاں پُر نور منظر دیکھ کر

ہے بجا عش عش جو کرتی ہیں عرب کی دائیاں
اوج پر دائی حلیمہ کا مقدر دیکھ کر

سنگ ریزے بول اُٹھے بوجہل کی مٹھی میں جب
دم بخود باطل ہوا اعجازِ سرور دیکھ کر

عاشقانِ مصطفیٰؐ میں ہو نہیں سکتے شمار
خوش نہ ہوں جو جشنِ میلادِ پیمبر دیکھ کر

گرنے دیتے تھے نہ اصحابِ نبیؐ آبِ وضو
دنگ تھے اغیار ان کا عشقِ سرور دیکھ کر

انجم و اختر ثریا ہی نہیں حیراں فقط
''چاند شرمندہ ہے ان کا روئے انور دیکھ کر''

ابر برسے، مہر پلٹے، اور ہو دو نیم چاند
جنبشِ انگشت منشائے پیمبر دیکھ کر

شافعِ محشر شفاعت کی سنائیں گے نوید
ہم غلاموں کو بروزِ حشر مضطر دیکھ کر

جیتے جی اس عاشقِ سرور نے جنت دیکھ لی
جو بھی احسنؔ آ گیا سرکار کا در دیکھ کر

☆☆☆☆☆

ردیف ڑ — نعت پاک

انقلابِ صبحِ نو اُٹھ پنجۂ ظلمت مروڑ
مصطفیٰؐ آئے حصارِ تیرگی کے در کو توڑ

جلوہ فرما ہو گئی ذاتِ انیسِ بے کساں
اے جہانِ رنج و غم ہر فکرِ رنج و غم کو چھوڑ

نعرۂ توحید گونجا آگئے محبوبِ رب
کوہ میں روپوش ہو شیطاں سرِ قسمت کو پھوڑ

اوندھے منھ گر کر یہ بولا ہر بُتِ طاقِ حرم
دینِ حق غالب ہوا اے کفر چل مسکن کو چھوڑ

منقطع کیں دین کی خاطر قرابت داریاں
جب کبھی پیشِ صحابہؓ آگیا ہے ایسا موڑ

اے غلامِ مصطفیٰؐ بن کر عزائم کی چٹان
جوشِ ایمانی سے رُخ طوفانِ کفر و شر کا موڑ

کامیابی کی ہے خواہش تو درِ آقاؐ پہ چل
غیر کی دہلیز پر تو ناصیہ فرسائی چھوڑ

داغ دامن کے ترے طیبہ میں سب دُھل جائیں گے
بحرِ رحمت میں بھگو کر دامنِ عصیاں نچوڑ

مذہبِ اسلام میں جائز نہیں، ہرگز نہیں
قتل وخوں، غارت گری، تخریب، شدّت، توڑ پھوڑ

چار سو یلغارِ باطل ہو رہی ہے دین پر
اہلِ حق پھر بھی ہیں غافل، گردشِ دوراں جھنجھوڑ

جا رہے ہیں قافلے طیبہ کو احسنؔ تو بھی چل
کیا پڑا ہے ہند میں حرص و ہوس دنیا کی چھوڑ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

تسکین جس سے پاتا ہے قلبِ صمیم چھیڑ
اے میرے خامہ ذکرِ رسولِ کریمؐ چھیڑ

قرآن جن کی شان میں رطب اللسان ہے
اس ذاتِ بے مثال کا ذکرِ عظیم چھیڑ

پتھر بھی کھا کے جس نے دعا دشمنوں کو دی
توصیف ہائے ذات ِ رؤف الرّحیم چھیڑ

تسنیم و سلسبیل کے ساقی کا تذکرہ
ذکرِ قسیمِ نعمت و وصفِ نعیم چھیڑ

رحمت بنا کے دہر میں بھیجا رسولؐ کو
ذکرِ کرم نوازیِ ربِّ کریم چھیڑ

جو آیا بن کے ماویٰ و ملجیٰ یتیم کا
اے مدح خواں قصیدۂ دُرِّ یتیم چھیڑ

فرعونیت اُبھار رہی ہے سرِ غرور
پھر قِصّہ ہائے ضربِ عصائے کلیم چھیڑ

دیں گے شکست بدر میں گنتی کے چند لوگ
یہ اہلِ حق ہیں جنگ نہ ان سے غنیم چھیڑ

تاثیر جس کی سنگ کو بھی موم کر گئی
توصیفِ شانِ سیرتِ خلقِ عظیم چھیڑ

احسنؔ ہے بے قرار، درِ شہ کی گفتگو
طیبہ سے آنے والی اے بادِ نسیم چھیڑ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نیرنگیِ بہار و گلِ تر کا ذکر چھیڑ
بادِ نسیم طیبہ کے منظر کا ذکر چھیڑ

وصفِ شہنشہی نہ تونگر کا ذکر چھیڑ
دہلیزِ مصطفیٰؐ کے گداگر کا ذکر چھیڑ

جس جا کرم کی ہوتی ہیں دن رات بارشیں
رحمت جہاں برستی ہے اس در کا ذکر چھیڑ

جس کے اثر سے ہو گئے پتھر جگر بھی موم
اس بے نظیر اسوۂ سرور کا ذکر چھیڑ

حسنِ مہ و نجوم کے اب چھوڑ تذکرے
وصفِ جمالِ روئے پیمبر کا ذکر چھیڑ

ہم عاصیوں کی لاج رکھے گی جو حشر میں
اس ذاتِ پاک شافعِ محشر کا ذکر چھیڑ

جن کے نبی ہیں ساقی جو نہریں ہیں خلد کی
تسنیم و سلسبیل کا کوثر کا ذکر چھیڑ

جس سے عدو حضورؐ کے شیدائی بن گئے
اس بے مثال خُلقِ پیمبر کا ذکر چھیڑ

احسنؔ نبیؐ کے جشنِ ولادت کی ہے گھڑی
تو بھی نبیؐ کے جشنِ منوّر کا ذکر چھیڑ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حرصِ دنیا اے غلامِ سیّدِ ابرار چھوڑ
ہو جا وابستہ مدینے سے درِ اغیار چھوڑ

ہو نہ شیدائے رسولِ پاکؐ میں جن کا شمار
ایسے رہبر چھوڑ ایسے قافلہ سالار چھوڑ

لاج رکھیں گے سرِ محشر یقیناً مصطفیٰؐ
اے مسلماں تو نہ ہرگز دامنِ سرکار چھوڑ

صدق دل سے ہو جا شیدائی رسولِ پاکؐ کا
''نعتِ محبوبِ خدا پڑھ مدحتِ زردار چھوڑ''

المدد یا مصطفیٰؐ لکھا ہے کشتی پر مری
اے تلاطم ہٹ پرے ہٹ راستہ منجدھار چھوڑ

چل کے اے دل دیکھ رشکِ خلد طیبہ کا چمن
طور کے کہسار ایمن کے گل و گلزار چھوڑ

آ گیا ہے واپسی کا وقت چشمِ نم کے ساتھ
اے نگاہِ شوق طیبہ کے حسیں بازار چھوڑ

ایک ہو جا اے مسلماں زیرِ حُبِّ شاہِ دیں
مشرب و مسلک کے جھگڑے باہمی تکرار چھوڑ

تو بھی احسنؔ جمع کر مال و متاعِ آخرت
ترک کر زر کی ہوس فکرِ جہاں گھر بار چھوڑ

☆☆☆☆☆

ردیف ز — نعت پاک

لائے تشریف دنیا میں شاہِ حجاز
رنگ اور نسل کا مٹ گیا امتیاز

درسِ اخلاق و انسانیت کے طفیل
خودسروں نے بھی سیکھا ہے عجز و نیاز

لے کے آئی جہاں میں نظامِ حیات
ذاتِ قانون داں ذاتِ قانون ساز

قربِ خاصِ خدا میں گئے جب نبیؐ
لے کے آئے حسیں تحفہ ہائے نماز

پاک دامانیِ عائشہؓ دیکھیے
کہہ رہا ہے کلامِ خدا پاک باز

کوئی ثانی نہیں ان کا کونین میں
ہے پیمبر کا وہ طُرّۂ امتیاز

وہ منافق ہیں قرآں میں جو آج بھی
مصطفیٰؐ کی اہانت کا ڈھونڈیں جواز

الفتِ شاہِ دیں جن کے دل میں نہیں
ہم کو ایسوں کی صحبت سے ہے احتراز

اپنے محبوب پر رب نے وا کر دیے
پردۂ غیب میں جو تھے سربستہ راز

فخر ہے تاجِ شاہی پہ شاہوں کو جو
ہے نبیؐ کی غلامی پہ احسنؔ کو ناز

☆☆☆☆☆

نعت پاک

زہد و تقویٰ پہ نہ تکمیلِ عبادت پہ ہے ناز
ہم غلاموں کو غلامیِ رسالت پہ ہے ناز

جلوہ گر رحمتِ عالم تری آغوش میں ہے
اے حلیمہ ہے بجا جو تجھے قسمت پہ ہے ناز

کتنے بد بخت ہیں وہ ہو گئے دل ان کے سیاہ
بر ملا جو کہیں تضحیکِ رسالت پہ ہے ناز

کام آئے گی یہی حُبِّ نبیؐ محشر میں
اس لیے ہم کو فقط حُبِّ نبوت پہ ہے ناز

امتی آپ کا ہونے کی تمنا لے کر
انبیا تک کو بھی سرکار کی امت پہ ہے ناز

فخر تقویٰ پہ بھلے ہی کریں شب زندہ دار
ہم کو بس شافعِ محشر کی شفاعت پہ ہے ناز

جس سے دو نیم ہوئی پل میں زمینِ مہتاب
ہم کو اس جنبشِ انگشتِ رسالت پہ ہے ناز

سرنگوں کر دیا جس نے سرِ باطل کا غرور
بدر کے تین سو تیرہ کی شجاعت پہ ہے ناز

یوں تو اصنافِ سخن اور بھی احسنؔ ہیں مگر
مجھ کو بس سرورِ کونین کی مدحت پہ ہے ناز

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حُبِّ رسولؐ سے ہے اگر تجھ کو احتراز
پھر تو عبث ہے زاہدِ ناداں تری نماز

آئے حضورؐ لے کے مساوات کا چلن
جگ سے حسب نسب کا ہوا ختم امتیاز

پیشِ بتانِ دیر جو تھے سجدہ ریز کل
رب کے حضور ان کے ہیں اب خم سرِ نیاز

اِسرا کی شب حضورؐ پہ وا کر دیے تمام
رکھے تھے رب نے غیب کے پردے میں جو بھی راز

تقویٰ نہ پارسائی نہ صوم و صلوٰۃ پر
ہے رحمتِ جہاں کی غلامی پہ ہم کو ناز

کھائی ہمیشہ مات پیمبر کے سامنے
بو جہل پھر بھی آیا نہ مکاریوں سے باز

اسلام اونچ نیچ کا دیتا نہیں سبق
اس کی حسیں مثال ہیں محمود اور ایاز

پیوندِ خاکِ طیبہ میں ہو جاؤں بعدِ مرگ
بس اتنی آرزو ہے مری اے شہِ حجاز

یا رب قبولیت کا شرف بخش دے اسے
توصیفِ مصطفیٰؐ میں ہے احسنؔ رقم طراز

☆☆☆☆☆

ردیف س نعت پاک

ناداں نہ پوچھ کیا ہے مرے مصطفیٰؐ کے پاس
یہ دیکھ کیا نہیں ہے رسولِ خداؐ کے پاس

رب نے بنا کے قاسمِ انعامِ کائنات
کنجی عطا کی رکھ دی شہِ انبیا کے پاس

محشر میں عاصیوں کی شفاعت کا اختیار
ہوگا عطائے رب سے فقط مصطفیٰؐ کے پاس

تسکین چاہیے تو دیارِ نبیؐ میں چل
ملتا ہے چین روضۂ خیر الوریٰ کے پاس

کاسہ بکف فقیروں کو تحقیر سے نہ دیکھ
زر ہائے آخرت ہے نبیؐ کے گدا کے پاس

چھوٹے نہ تجھ سے دامنِ پاسِ ادب اے دل
تو آگیا ہے مرقدِ شاہِ ہدیٰ کے پاس

شان حضورؐ دیکھیے شاہانِ وقت بھی
کاسہ بکف ملیں گے درِ مصطفیٰؐ کے پاس

سیرابیِ حیات کی خاطر ہے اِک ہجوم
تشنہ لبوں کا چشمۂ جود و عطا کے پاس

جیسے دیا کے گرد ہو پروانوں کا ہجوم
اک بھیڑ سی ہے مرقدِ خیرالوریٰ کے پاس

احسنؔ اسے میں سمجھوں گا خوش بختیِ حیات
گزریں جو میرے دن بھی درِ مصطفیٰؐ کے پاس

☆☆☆☆☆

نعت پاک

شاخِ گل پر چہچہاتے ہیں اسیرانِ قفس
دہر میں تشریف لائے غم زدوں کے دادرس

آ گئے دینے رہائی ظلم و استبداد سے
ہر یتیم و بے کس و مظلوم کے فریاد رس

آپ آئے آ گئی کونین میں فصلِ بہار
شادماں ہیں بلبل و گل، شاد ہیں مور و مگس

آپ نے بخشا زمانے کو شعورِ بندگی
عابد و زاہد ہوئے سب بندۂ حرص و ہوس

جس کو جو چاہیں عطا کر دیں پیمبر بے حساب
رب نے بخشے ہے انھیں وہ اختیار و دسترس

وہ ضعیفہ آپ کے اخلاق پر شیدا ہوئی
راہ میں سرکار کے جو ڈالتی تھی خار و خس

وقت ہے سرکار کی سنت میں خود کو ڈھال لے
کیا خبر ہے ٹوٹ جائے کب ترا تارِ نفس

جیتے جی میں دیکھ لوں دہلیز آقاؐ آپ کی
بارشِ لطف و کرم کر دیجیے اِک بار بس

دیکھو احسنؔ جاتے ہیں خوش بخت شہرِ مصطفیٰؐ
آرہی ہے کاروانِ حج کی آوازِ جرس

☆☆☆☆☆

نعت پاک

پاس جس کے زرِ حُبِّ شہِ ابرار ہے بس
دونوں عالم میں وہی مومنِ زردار ہے بس

جس کے دامن میں نہیں عشقِ پیمبر کی متاع
صاحبِ زر نہیں وہ مفلس و نادار ہے بس

وہ مدینہ جہاں انوار کا ہوتا ہے نزول
ساری دنیا میں وہی مرکزِ انوار ہے بس

قاسمِ نعمتِ کُل رب نے بنایا جس کو
بزمِ ہستی میں وہی مالک و مختار ہے بس

جس نے باطل کے دلِ سخت کو تسخیر کیا
پیکرِ خلق کی وہ نرمیِ گفتار ہے بس

پھرتے ہیں کاسہ بکف شاہ و سلاطیں بھی جہاں
سارے عالم میں مدینے کا وہ بازار ہے بس

کلمہ گو ہو کے بھی کرتا ہے جو توہینِ نبیؐ
وہ ابو جہل صفت شاتمِ سرکار ہے بس

آل و اصحابِ نبیؐ سے ہے محبت جس کو
وہ غلامِ شہِ دیں خلد کا حقدار ہے بس

اور کچھ بھی نہیں احسنؔ کی تمنا آقاؐ
فضلِ رب جود و کرم آپ کا درکار ہے بس

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہو گئے درسِ نبیؐ سے ان کے پاکیزہ نفس
تھے جو ماضی میں سراپا مائلِ حرص و ہوس

کیوں نہ خوش مظلوم ہوں اور غم کے مارے شاد ماں
مونس و غم خوار بن کر آ گئے فریاد رس

نعرۂ تکبیر گونجا ہو گئے مدھم تمام
شورِ ناقوسِ منادر اور آوازِ جرس

قیدِ باطل سے رہائی آ کے دی سرکار نے
پل میں ٹوٹے سب مقفل دارِ زندان و قفس

جشنِ میلادِ نبیؐ کے لاکھ اعدا ہوں خلاف
شان و شوکت سے منائیں گے اسے ہم ہر برس

ہو گیا رخصت زمانہ جبر و استبداد کا
مصطفیٰؐ تشریف لائے بن کے سب کے داد رس

ان کو بخشے رحمتِ عالم نے رحمت کے گلاب
راہِ آقاؐ میں بچھاتے تھے جو اعدا خار و خس

مژدۂ جنت نبیؐ سے جن کو جیتے جی ملا
کس قدر خوش بخت ہیں آقاؐ کے وہ اصحاب دس

احسنؔ عاصی کی آقاؐ لاج رکھنا حشر میں
اے شفیع المذنبیں ہے التجا اتنی سی بس

☆☆☆☆☆

ردیف ش — نعت پاک

ہے اگر زمانے میں شہر جو کوئی دلکش
وہ فقط مدینہ ہے شہر واقعی دلکش

ہیچ ہے مدینے کے لالہ زار کے آگے
باغِ خلدِ رضواں ہے لاکھ دیدنی دلکش

اس لیے درِ آقاؐ سے نظر نہیں ہٹتی
جاذبِ نظر ایسا ہے درِ نبیؐ دلکش

جس کا قلب روشن ہے نورِ حُبِّ سرور سے
ہے حیات اس کی ہی آج واقعی دلکش

جس کے سامنے خم ہے عظمتِ شہنشاہی
وہ درِ پیمبر کی ہے گداگری دلکش

آرزو ہے نظروں سے تو کبھی نہ اوجھل ہو
ایسی گنبدِ خضریٰ شان ہے تری دلکش

حُبِّ رحمتِ عالم دل میں جا گزیں کر لے
چاہتا ہے گر اپنی طرزِ زندگی دلکش

آمدِ پیمبر کے فیضِ خاص کے صدقے
بے کسانِ عالم کی زیست ہو گئی دلکش

حُبِّ شہ کی دولت جب مل گئی صحابہؓ کو
خوش نصیب کہلائے، زندگی ہوئی دلکش

اسوۂ صحابہؓ کو دل سے تو جو اپنا لے
پھر تو بالیقیں ہوگی عاقبت تری دلکش

مدحتِ پیمبر کے فیضِ خاص سے احسنؔ
فن نکھر گیا تیرا، شاعری ہوئی دلکش

☆☆☆☆☆

نعت پاک

کرتے ہیں جو سرکار کی توہین کی کوشش
محشر میں جلائے گی سقر کی انھیں آتش

ایسی ہے نبیؐ کے رخِ والشّمس کی تابش
جس پر مہ و انجم ہیں فدا، کرتے ہیں نازش

وہ شہرِ نبیؐ شہرِ نبیؐ شہرِ نبیؐ ہے
ہوتی ہے جہاں آج بھی انوار کی بارش

کرتا رہا اخلاقِ نبیؐ فتح دلوں کو
ہوتی رہی ناکام ہر اِک کفر کی سازش

بڑھتا رہا دیں خانۂ ارقم سے نکل کر
ہوتی رہی ندوہ میں فنا کرنے کی کوشش

دو نیم قمر ہو گیا پاتے ہی اشارہ
انگشتِ نبوت سے ہوئی ادنیٰ سی جنبش

منزل کی طرف بڑھتا رہا قافلۂ حق
سر اپنا پٹکتی رہی بوجہل کی کاوش

روشن ہے جو عشاقِ پیمبر کے دلوں میں
بجھ سکتی نہیں عشقِ رسالت کی وہ آتش

اللہ اسے پایۂ تکمیل عطا کر
مدت سے ہے دیدِ درِ سرکار کی خواہش

یہ سنتِ سرکار سے غفلت کی سزا ہے
زد میں جو لیے ہے ہمیں اغیار کی سازش

آقاؐ جسے رحمت کی ردا بخش دیں اس کو
محشر میں جلا سکتی نہیں دھوپ کی سوزش

یہ نعتِ نبیؐ ہے رہے احساس یہ احسنؔ
ایماں کے لیے خطرہ ہے ادنیٰ سی بھی لغزش

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہیں خوب گل و غنچۂ تر خار ہے دلکش
اے خطۂ طیبہ ترا گلزار ہے دلکش

ایوانِ نبیؐ کوچۂ سرکار ہے دلکش
اللہ کے محبوب کا دربار ہے دلکش

ہٹتیں ہی نہیں دیکھنے والوں کی نگاہیں
اس درجہ دیارِ شہِ ابرار ہے دلکش

ہوتی ہے شب و روز جہاں بارشِ رحمت
وہ شہرِ نبیؐ مرکزِ انوار ہے دلکش

سنتا ہے جو ہو جاتا ہے گرویدہ نبیؐ کا
لہجۂ پیمبر کی وہ گفتار ہے دلکش

یہ آمدِ سرکارِ دوعالم کا ہے صدقہ
پر کیف بیاباں ہے تو کہسار ہے دلکش

سرکار کا دیوانہ حقیقت میں وہی ہے
اعمال حسیں جس کے ہیں، کردار ہے دلکش

سیرت بھی سجا اسوۂ سرکارؐ سے واعظ
جبہ ہے ترا خوب تو دستار ہے دلکش

ہے حسنِ عقیدت ترے شعروں میں جو احسنؔ
پھر تو یہ تری مدحتِ سرکارؐ ہے دلکش

☆☆☆☆☆

ردیف ص — نعت پاک

سر بسر تھا مرے سرکار کا پیکر اخلاص
لائے تشریف نبیؐ دہر میں بن کر اخلاص

فتح جس نے کیا ہر ایک دلِ باطل کو
میرے سرکار کا وہ خاص ہے جوہر اخلاص

جس میں اخلاص نہیں ہو نہیں سکتا مومن
یعنی ایمانِ مسلماں کا ہے مظہر اخلاص

تربیت دی وہ پیمبر نے سپاہِ حق کو
سر بسر بن گیا اسلام کا لشکر اخلاص

حالتِ کفر میں جو لوگ رہے سخت مزاج
منفرد ہو گئے سرکار سے پاکر اخلاص

آپ نے اپنے صحابہؓ کو یہی درس دیا
با اثر ہوتا ہے تلوار سے بڑھ کر اخلاص

راہِ آقاؐ میں بچھاتی تھی ضعیفہ کانٹے
مومنہ ہو گئی بدلے میں وہ پاکر اخلاص

کر دیا صاحبِ ثروت سے بڑا ان کو دھنی
اپنے اصحاب کو سرکار نے دے کر اخلاص

ہم سے چھوٹے نہ کبھی دامنِ اخلاص احسنؔ
سرخرو کرتا ہے انسان کو بہتر اخلاص

☆☆☆☆☆

نعت پاک

کم نظر آتے ہیں دیوانۂ آقاؐ مخلص
اب کہاں رہ گئے سرکار کے شیدا مخلص

ہے فقط نعرۂ تکبیر و رسالت لب پر
حُبِّ شہ میں ہے کہاں قلب ہمارا مخلص

کون سرکار کی سنت پہ عمل پیرا ہے
عشقِ سرکار میں ہے کون سراپا مخلص

بے عمل ہم ہیں، ہماری ہے عقیدت جھوٹی
کون دیوانۂ سرکار ہے سچا مخلص

ہو نہیں سکتا شہِ دیں کا وہ شیدا ہرگز
جو مسلماں نہیں اصحابِ نبیؐ کا مخلص

حُبِّ سرکار کا دعویٰ ہے زبانی تیرا
اپنے کردار و عمل سے بھی تو بن جا مخلص

ابنِ حیدرؓ سے کہا حُر نے فدا ہوتے ہوئے
لشکرِ شر میں تھا اِک آپ کا شیدا مخلص

کر نہیں سکتا وہ تضحیکِ پیمبر احسنؔ
میرے سرکار کا ہے جو واقعی سچا مخلص

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جس بندۂ مومن پہ ہے فیضانِ نبیؐ خاص
اللہ کے نزدیک بھی ہے بندہ وہی خاص

کیا ہم کو جچیں گے بھلا ایوانِ سلاطیں
ہے اپنے لیے صرف مدینے کی گلی خاص

خدّامِ مدینہ صفتِ خاص کے حامل
ہے کوچۂ سرکار کی جاروب کشی خاص

دنیا میں ہوئی رحمتِ کونین کی بعثت
ہر سمت مسرت کی حسیں بزم سجی خاص

آقاؐ ہیں مرے باعثِ تخلیقِ دوعالم
ہے اس لیے آقاؐ کی ولادت کی گھڑی خاص

سرکار ہوئے دیدِ الٰہی سے مشرف
معراجِ نبیؐ دیدِ الٰہی سے ہوئی خاص

جب اسوۂ سرکار کا بن جاتا ہے پیکر
شیدائے نبیؐ ہوتا ہے در اصل تبھی خاص

احسنؔ کو بھی صدقہ انھیں نیکوں کا عطا کر
یا رب ترے محبوب ہیں جو خاص ولی خاص

☆☆☆☆☆

ردیف ض نعت پاک

اللہ کے کرم سے نبیؐ کی عطا کا فیض
جاری ہے اب بھی طیبہ میں خیر الوریٰ کا فیض

مہر و مہ و نجومِ فلک میں جو نور ہے
سب ہے تجلّیِ رُخِ شمس الضحیٰ کا فیض

تاریکیاں دلوں سے ضلالت کی مٹ گئیں
حاصل ہوا جہاں کو جو نور الہدیٰ کا فیض

لبہائے بے کساں پہ تبسّم مچل گئے
جب سے ملا ہے دافعِ رنج و بلا کا فیض

محشر میں بالیقین وہی ہوگا کامیاب
جس کو ملے گا شافعِ روزِ جزا کا فیض

بد بخت ہے وہ جس کو میسّر نہ ہو سکا
طیبہ میں رہ کے حُبِّ رسولِ خدا کا فیض

صدقے میں مصطفیٰؐ کے بنی ساری کائنات
نیرنگیِ جہاں ہے حبیبِ خدا کا فیض

کیا غم ہو اس کو مہرِ قیامت کی دھوپ کا
پائے گا جو حضورؐ کی نوری ردا کا فیض

پاکیزگی ملی ہے جو احسنؔ کی فکر کو
یہ سب ہے نعتِ پاکِ شہِ انبیا کا فیض

☆☆☆☆☆

نعت پاک

دنیا کی نہ کوئی حرص ہمیں رکھتے ہیں نہ ہم دنیا سے غرض
ہے عشق نبیؐ کی چوکھٹ سے ہم کو ہے درِ طیبہ سے غرض

دراصل رسولِ اکرم کے جو عاشقِ صادق ہوتے ہیں
وہ شہرِ نبیؐ کے شیدائی رکھتے ہیں درِ آقاؐ سے غرض

قانونِ شریعت کی حد میں جو جشنِ پیمبر ہوتا ہے
رکھتے ہیں نبیؐ کے دیوانے اس جشنِ شہِ والا سے غرض

کیا اس سے غرض کس ذات سے ہے کس مسلک سے کس فرقے سے
شیدائِ سرور جو بھی ہے ہم رکھتے ہیں اس شیدا سے غرض

جتنے ہیں صحابہ آقاؐ کے ہم ان سے محبت کرتے ہیں
وہ اور عقیدے والے ہیں جو رکھیں کسی تنہا سے غرض

دنیا کے وزیروں سے ہرگز ہم رکھتے نہیں کوئی مطلب
جو کوچۂ سرور کا ہے گدا ہم رکھتے ہیں اس منگتا سے غرض

جن آنکھوں نے دیکھا ہے دلکش گلزارِ مدینہ کا منظر
کیا دیکھیں بھلا وہ باغِ عدن ان آنکھوں کو کیا سینا سے غرض

معراج کی شب جبریلِ امیں سرکار سے بولے سدرہ پر
سدرہ ہے حدِ منزل میری رکھنی ہے مجھے سدرہ سے غرض

دنیائے طرب کو چھوڑ احسنؔ بے کار ہوس ہے دنیا کی
یکجا تو متاعِ عقبیٰ کر رکھ زادِ رہِ عقبیٰ سے غرض

☆☆☆☆☆

نعت پاک

عظمتِ سرکار کا بو جہل کل تھا معترض
ہے نبیؐ کا آج کلمہ پڑھنے والا معترض

تو نہ مانے جب نبیؐ کو نا خدائے دو جہاں
کیوں نہ ہو تیرا سفینہ غرقِ دریا معترض

اختیارِ مصطفیٰؐ پر جب ہے تجھ کو اعتراض
تجھ میں بوجہلِ لعیں میں فرق ہے کیا معترض

وہ مسلماں عاشقِ سرکار ہوگا ہی نہیں
علمِ غیبِ مصطفیٰؐ پر جو بھی ہوگا معترض

سامنے آ جائے گا حُبِّ نبیؐ کا آئنہ
پڑھ کتابِ سیرتِ اصحابِ آقاؐ معترض

اپنے جیسا مصطفیٰؐ کو کہنے والے باز آ!
ورنہ دوزخ میں ٹھکانہ ہوگا تیرا معترض

دل ترا گر بن نہ پایا مسکنِ حُبِّ نبیؐ
رائگاں ہو جائے گا سب تیرا تقویٰ معترض

عرش کے قدسی سمجھ پائے نہ جب آقاؐ کی حد
رفعتِ سرور سمجھ پائے گا تو کیا معترض

تو ہے گستاخِ نبیؐ، احسنؔ غلامِ مصطفیٰؐ
ایک کیسے ہوگا تیرا اس کا رستا معترض

☆☆☆☆☆

ردیف ط نعت پاک

رمزِ وحدت کیا ہے ذاتِ مصطفیٰؐ جانے فقط
عظمتِ شاہِ دوعالم کو خدا جانے فقط

گود میں تیری ہے ذاتِ فخرِ آدم جس کو تو
عام بچہ اے حلیمہ سعدیہ جانے فقط

اس سے رب راضی نہیں، ناراض جس سے ہوں نبیؐ
رحمتِ داور پیمبر کی رضا جانے فقط

وہ خرد کیا جانے رفعت صاحبِ لولاک کی
وسعتِ کونین کو جو اِک ذرا جانے فقط

ہو گیا جو غرق عشقِ مصطفیٰؐ میں واقعی
منزلِ عرفانِ حق کا وہ پتہ جانے فقط

آیۂ قوسین اَو اَدنیٰ سے یہ عقدہ کھلا
قربِ رب کی کیا ہے منزل تو شہا جانے فقط

اہلِ ایماں کی نظر میں ذاتِ آقاؐ بے نظیر
بس منافق ہی نبیؐ کو عام سا جانے فقط

غیر سے رکھتا نہیں یہ نا خدائی کی امید
تیرا دیوانہ تجھی کو نا خدا جانے فقط

اس کی امیدوں کا رکھنا شافعِ محشر بھرم
حشر میں احسنؔ ترا ہی آسرا جانے فقط

☆☆☆☆☆

نعت پاک

بعثتِ سرور کے صدقے سج گئی بزمِ نشاط
رقص میں ہے غمزدوں کے لب پہ جامِ انبساط

ہادیِ کونین آئے رہبری کے واسطے
مل گئی بھٹکی ہوئی دنیا کو منزل کی صراط

جلوہ گر آنچل میں ان کے جب ہوئے دُرِّ یتیم
مل گئی دائی حلیمہ کو متاعِ انبساط

جس پہ ہوگی حشر میں چشمِ کرم سرکار کی
بالیقیں آسان ہوگی اس کی راہِ پُل صراط

جس کو حاصل ہو گئی آقاؐ کی سچی معرفت
عالمِ فانی ہے اس کے واسطے مثلِ رباط

چھوڑ کر سُنت نبیؐ کی ہم ہیں رسوا ہر طرف
حیف پھر بھی ہیں غریقِ نشۂ عیش و نشاط

خوفِ رب، حُبِّ نبیؐ سے ہوگئے خالی قلوب
قوم پر آیا نہیں یوں ہی زوال و انحطاط

صاحبِ اخلاق ہوتے ہیں غلامانِ نبیؐ
رکھتے ہیں قول وعمل میں وہ جمالِ اختلاط

ہے بہت ہی پُر خطر مدحت نگاری کی ڈگر
ہر سطر با ہوش احسنؔ ہر قدم با احتیاط

☆☆☆☆☆

نعت پاک

تضحیکِ ذاتِ سیدِ ابرار ہے غلط
گستاخیِ رسولؐ کا اظہار ہے غلط

رب نے عطا کیا ہے پیمبر کو علمِ غیب
انعامِ ذوالجلال کا انکار ہے غلط

کرتا ہے تو دکھاوا جو عشقِ رسولؐ کا
پھر تو یہ عشق تیرا ریا کار ہے غلط

اپنائے جو نہ اسوۂ سرکار کی روش
وہ قافلہ وہ قافلہ سالار ہے غلط

اس پر خدا کا فضل بھی ہو گا نہ حشر میں
کہتا ہے جو شفاعتِ سرکار ہے غلط

جو عاشقِ رسول ہیں کہتے نہیں کبھی
تقریبِ جشنِ سیدِ ابرار ہے غلط

ممکن نہیں ہے اس کی دعا مستجاب ہو
جس نے کہا وسیلۂ سرکار ہے غلط

ہو جاؤ ایک سایۂ اسلام کے تلے
یہ مسلکی نفاق یہ تکرار ہے غلط

حُبِّ نبیؐ کا سوز نہ ہو نعت میں اگر
احسنؔ ترا یہ نعت کا شہکار ہے غلط

☆☆☆☆☆

نعت پاک

وہ واعظ و خطیب وہ اہلِ قلم غلط
سب منکرینِ عظمتِ شاہِ امم غلط

فرمایا مصطفیٰؐ نے ہے معبود ایک رب
باقی سبھی خدا ہیں غلط ہر صنم غلط

رقصاں ہوئی چمن میں بہارِ نشاطِ عام
صدقے میں مصطفیٰؐ کے ہوئے جگ کے غم غلط

اس کے سجود کام نہ آئیں گے جو کہے
ہے حشر میں شفاعتِ شاہِ امم غلط

تو سنتِ نبیؐ سے ہے غافل تو پھر ترا
دعوائے حُبِّ صاحبِ جود و کرم غلط

تقویٰ نہ کام آئے گا حُبِّ نبیؐ بغیر
زاہد ہے نازِ زہد کا تیرا بھرم غلط

ہے حکمِ احترامِ مذاہب نبیؐ کا جب
پھر تو ہے بغضِ دیر و کلیسا حرم غلط

مثلِ نجوم سب ہیں صحابہؓ رسولؐ کے
تفریق ان میں ہم جو کریں تو ہیں ہم غلط

پھر تو جلوس و جلسۂ سیرت ہیں رائگاں
سنّت کے بر خلاف اٹھا گر قدم غلط

ہوگی نہ معتبر تری نعتِ رسولِ پاکؐ
احسنؔ جو واقعات کرو گے رقم غلط

☆☆☆☆☆

ردیف ظ — نعت پاک

مظلوم کا بے کس کا پریشاں کا تحفظ
آئے ہیں نبیؐ ہوگا ہر انساں کا تحفظ

پیغامِ مساوات لیے آئے پیمبر
ممکن ہوا اب عصمتِ نسواں کا تحفظ

ہو جائے گا ہر طاقِ حرم پاک بتوں سے
کر دیں گے نبیؐ خانۂ یزداں کا تحفظ

دنیا میں ہوئے جلوہ نما مونسِ عالم
ہونے کو ہے اب عالمِ انساں کا تحفظ

آقاؐ کے لیے بن کے سپر جنگِ احد میں
طلحہؓ نے کیا سیدِ ذیشاں کا تحفظ

ہیں گھات لگائے ہوئے ایماں کے لُٹیرے
کرنا ہے ہمیں دولتِ ایماں کا تحفظ

ایمان کی جاں، حُبِّ نبیؐ، حُبِّ نبیؐ ہے
ہر حال میں ہو حُبِّ رسولاں کا تحفظ

یہ سینۂ حفاظ میں محفوظ ہے جب تک
کمزور نہ ہوگا کبھی قرآں کا تحفظ

سرکار کرم کر دیں تو ہو جائے گا پل میں
ہر ظلم سے اس احسنؔ بے جاں کا تحفظ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

پاسِ شانِ پیغمبر نعت کا ادب ملحوظ
رکھیے مدح سے پہلے احتیاط سب ملحوظ

آ نہ جائے لکھنے میں کوئی جملۂ تحقیر
عام نعت گو اکثر رکھتے ہیں یہ کب ملحوظ

شرک کا کوئی پہلو نعت میں نہ آئے گا
منزلِ الوہیت ہے نظر میں جب ملحوظ

عشقِ مصطفائی سے قلب جس کا خالی ہے
شانِ شہ کو رکھے گا کب وہ بے ادب ملحوظ

مدحِ شہ میں گستاخی ہو نہ جائے اس باعث
احتیاط رکھتے ہیں بندگانِ رب ملحوظ

اذن کے بنا داخل ہوں نہ دارِ سرور میں
جبرئیل رکھتے ہیں اس قدر ادب ملحوظ

تم نہ کرتے آقاؐ کی اے منافقو! تضحیک
سامنے جو رکھ لیتے حشرِ بو لہب ملحوظ

جو رسولِ اعظمؐ کو اپنے جیسا کہتے ہیں
عظمتِ رسالت کو وہ رکھیں گے کب ملحوظ

حُبِّ آلِ احمد سے قلب جن کے روشن ہیں
رکھتے ہیں وہ توقیرِ سیدی نسب ملحوظ

ہو تمھاری طیبہ میں جب بھی حاضری احسنؔ
ہر قدم پہ طیبہ کا رکھنا تم ادب ملحوظ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جس کشتی کے ہیں احمدِ مختار محافظ
اس کے لیے بن جاتا ہے منجدھار محافظ

مظلوم سبھی پا گئے ظالم سے رہائی
جب آ گئے بن کر مرے سرکار محافظ

کچھ خوف نہیں ہم کو قیامت کی تپش کا
ہیں حشر میں جب سیّدِ ابرار محافظ

پیشانیِ دل سر کی جگہ اپنی جھکانا
جب روکیں تمھیں بر درِ سرکار محافظ

وہ درسِ محبت دیا سرور نے جہاں کو
رہزن تھے جو وہ بن گئے سالار محافظ

اب دولتِ ایماں کا تحفظ ہوا مشکل
پھرتے ہیں بنے رہزنِ عیّار محافظ

صدیقؓ و عمرؓ اور غنیؓ حیدرِ کرّارؓ
اسلام کے بے مثل ہیں یہ چار محافظ

یہ دینِ نبیؐ کیوں نہ پھلے پھولے کہ اس کے
حسنینؓ سے ہیں خلد کے سردار محافظ

کس چیز کا غم ہے، تجھے کس بات کا ڈر ہے
جب آقاؐ ہیں احسنؔ ترے غم خوار محافظ

☆☆☆☆☆

ردیف ع نعت پاک

خوابیدہ تھا بیدار ہوا دہر کا طالع
دنیا میں ہوئے جلوہ نما رحمتِ واسع

کیا جانیں خرد والے کہ کس درجہ جہاں میں
سودائے جنوں عشقِ پیمبر میں ہے نافع

کیوں امتِ عاصی ہو پریشاں سرِ محشر
امت کے لیے حشر میں سرکار ہیں شافع

چھٹ جائیں گے سب ابرِ بلائے غمِ دوراں
بطحا میں ہویدا ہوئے آلام کے دافع

تبدیل نہ ہو پائے گا تا حشر وہ ہر گز
آقاؐ نے دیا نظمِ جہاں بانی وہ جامع

کونین میں آقاؐ تھے مرے ساجدِ بے مثل
کوئی نہ ہوا دہر میں سرکار سا راکع

جاری ہیں جہاں اب بھی عنایات کے دریا
دربارِ کریمی وہ مدینے میں ہے واقع

کیا کوئی گھٹا پائے گا شانِ شہِ والا
جب خود ہے خدا آپ کے درجات کا رافع

آئے تری آغوش میں سرکارِ دوعالم
اے دائی حلیمہ تری قسمت ہوئی ساطع

شیدائے نبیؐ کرتے نہیں کارِ غلط وہ
از روئے شریعت ہے جو اسلام میں مانع

جب دفترِ اعمال کھلے روزِ قیامت
رسوائی سے احسنؔ کو بچانا مرے شافع

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جس کو کرنی ہو متاعِ روزِ محشر مجتمع
دل میں کر لے دولتِ حُبِّ پیمبر مجتمع

کس قدر طیبہ میں ہوتا ہے نظارہ دیدنی
روز ہوتے ہیں جہاں عشاقِ سرور مجتمع

سبز پرچم ہاتھ میں اور بر زباں ہوگا درود
ہوں گے جب عشاق بہرِ جشنِ سرور مجتمع

کیا بیاں وصفِ مدینہ ہو جہاں صبح و مسا
خوب برسیں ہوکے ابرِ فیضِ داور مجتمع

ہوں گے آقاؐ اس جگہ بہرِ شفاعت جان لو
عاصیوں کا ہوگا مجمع جس جگہ پر مجتمع

کفر کٹ کر گر گیا ایمان لے آئے عمرؓ
نورِ قرآنی ہوئے جب دل کے اندر مجتمع

گھر سے نکلے بے خطر یٰسین پڑھتے شاہِ دیں
تھے کئی کفارِ مکہ گھر کے باہر مجتمع

متحد ہو اے مسلماں دین کو مرکز بنا
شانِ حق پھر سے دکھا باطل کو ہو کر مجتمع

اب تو احسنؔ نیک بن توبہ کا دامن تھام لے
اور کتنے بارِ عصیاں ہوں گے سر پر مجتمع

☆☆☆☆☆

ردیف غ نعت پاک

نعرۂ صلِ علیٰ کے جشنِ سرور کے چراغ
جل رہے ہیں چار سو عشقِ پیمبر کے چراغ

ہو رہی ہیں آسماں پر انجمن آرائیاں
پُر ضیا کرتے ہیں محفل ماہ و اختر کے چراغ

سج گئی ہے بزمِ گیتی آمدِ سرکار سے
جھلملائیں کوبکو پر کیف منظر کے چراغ

ہو گئے پرنور فیضانِ پیمبر کے طفیل
اے حلیمہ سعدیہ تیرے مقدر کے چراغ

صبحِ نو توحید کی آئی چلی بادِ سحر
بجھ گئے ایوانِ باطل میں سبھی شر کے چراغ

ختم ہو سکتی نہیں حُبِّ نبیؐ کی روشنی
ہیں منور چار سو عشاقِ سرور کے چراغ

خوفِ رب، عشقِ نبیؐ، حسنِ عمل، توبہ، نماز
اہلِ ایماں کے لیے ہیں قبر و محشر کے چراغ

اہلِ حق کو دے رہے ہیں عزمِ محکم کی ضیا
کربلا میں اب بھی روشن ہیں بہتّر کے چراغ

چشمِ رحمت ہوگی احسنؔ ایک دن سرکار کی
جگمگائیں گے تمھارے بھی مقدر کے چراغ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

پُر تجلی کیوں نہ ہو اس کے مقدر کا چراغ
جس کے دل میں ضوفشاں ہے حُبِّ سرور کا چراغ

جب ہوئے محبوبِ داور جلوہ گر کونین میں
جگمگایا مدحتِ محبوبِ داور کا چراغ

راہِ منزل مل گئی گُم گشتگانِ دہر کو
جب ہوا روشن جہاں میں فیضِ رہبر کا چراغ

لاکھ گُل کرنے کے درپے ہوں مخالف آندھیاں
بجھ نہیں سکتا کبھی عشقِ پیمبر کا چراغ

یوں مقابل بغضِ بوجہلی سے ہے عشقِ نبیؐ
سامنا کرتا ہے جیسے بادِ صرصر کا چراغ

لے کے دامن میں شفاعت کی ضیا محشر کے دن
جگمگائے گا شفیعِ روزِ محشر کا چراغ

آج بھی سارے جہاں کو کر رہا ہے ضو فشاں
کوچۂ طیبہ میں فیضانِ پیمبر کا چراغ

بر سرِ پیکار باہم ہیں غلامانِ نبیؐ
نذرِ آتش اپنے گھر کو کر نہ دے گھر کا چراغ

اب تو احسنؔ کو دکھا دے یا خدا شہرِ نبیؐ
بجھ رہا ہے آرزوئے قلبِ مضطر کا چراغ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

پاتے تھے کل جہاں میں مظالم جفا فروغ
آئے حضورؐ امن و اماں کو ملا فروغ

تھی جس جگہ پرستشِ باطل عروج پر
حق آگیا وہاں پہ ہوا دین کا فروغ

قابض تھی پہلے جہل و ضلالت کی تیرگی
اب پا رہی ہے علم و عمل کی ضیا فروغ

رحمت کے پھول دشت و بیاباں میں کھل گئے
صحرا میں پا رہی ہے چمن کی فضا فروغ

اب ہوگی حق کے نور سے تا بندہ رہ گزر
اے عہدِ گمرہی تو بہت پا چکا فروغ

وابستہ جب حضورؐ کے تلووں سے ہو گئے
ذرے زمیں کے پا گئے انجم نما فروغ

برپا ہوا زمانے میں بے مثل انقلاب
انسانیت کو خُلقِ نبیؐ نے دیا فروغ

تفریقِ رنگ و نسل مٹائی حضورؐ نے
ہونے لگا جہاں میں مساوات کا فروغ

مدحِ رسولِ پاکؐ کا احسنؔ یہ فیض ہے
پانے لگی ہے تیری یہ فکرِ رسا فروغ

☆☆☆☆☆

ردیف ف نعت پاک

مجھ کو دیدارِ درِ پاکِ رسالت کا شرف
یا خدا بخش دے طیبہ کی زیارت کا شرف

حُبِّ سرکار میں تا عمر جیوں، مر جاؤں
اس سے بڑھ کر نہیں معراجِ محبت کا شرف

اس کی نظروں میں ہے طیبہ کی زمیں رشکِ جناں
ہے میسر جسے طیبہ سے عقیدت کا شرف

وہ رہِ حق سے بھٹک ہی نہیں سکتا ہرگز
رب نے بخشا جسے آقاؐ کی محبت کا شرف

جو تھے بھٹکے ہوئے، تبلیغِ رسالت کے طفیل
رب نے بخشا انھیں عالم کی سیادت کا شرف

ہے وہی صاحبِ ایماں کہ جسے حاصل ہے
حُبِّ سرکار کا اللہ کی طاعت کا شرف

عظمت و شانِ ابوبکرؓ نمایاں کر دی
ان کو آقاؐ نے عطا کر کے امامت کا شرف

اللہ اللہ ابو بکرؓ و عمرؓ کی عظمت
اب بھی حاصل ہے انھیں قربِ رسالت کا شرف

کتنے خوش بخت ہیں واللہ وہ اصحابِ نبیؐ
جیتے جی جن کو ملا مژدۂ جنت کا شرف

آرزو اتنی ہے احسنؔ کی فقط مل جائے
حشر میں شافعِ محشر کی شفاعت کا شرف

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نورِ حق سے ہے رنگِ جہاں مختلف
آپ آئے ہوا ہر سماں مختلف

رحمتوں کے کنول مسکرانے لگے
ہو گئی نکہتِ گلستاں مختلف

بے کسوں کو ملا مژدۂ سر خوشی
ہو گئی ہستیِ بے کساں مختلف

پا گئی آدمیت نئی زندگی
ہے مسرت کا عالم یہاں مختلف

جب حلیمہ گئیں لے کے آقاؐ کو گھر
ہو گیا ان کے گھر کا سماں مختلف

گمرہی سے چلا سوئے حق کارواں
ہو گئی منزلِ کارواں مختلف

اذنِ انگشتِ سرکار پاتے ہی چاند
ایک تھا ہو گیا ناگہاں مختلف

فکرِ عقبیٰ بھی کر اے غریقِ طرب
کیوں کہ ہوگا وہاں امتحاں مختلف

نعتِ احسنؔ میں ہے حسنِ اصلاح بھی
کیوں نہ ہو اس کا طرزِ بیاں مختلف

☆☆☆☆☆

نعت پاک

رحمتوں کا پُر تجلی ہے سماں چاروں طرف
مہرِ حق چمکا ہو ا روشن جہاں چاروں طرف

عید میلاد النبیؐ کی ساعتِ پر نور ہے
ہیں غلامانِ رسالت شادماں چاروں طرف

جو بھی ذرے آ گئے سرکار کے زیرِ قدم
ہوگئے روشن وہ مثلِ کہکشاں چاروں طرف

داعیِ اسلام کے فیضانِ دعوت کے طفیل
گامزن ہیں اہلِ حق کے کارواں چاروں طرف

نعرۂ وحدت کی جب فاران سے گونجی صدا
ہو گئے اصنامِ باطل بے نشاں چاروں طرف

آپ کی آمد کے صدقے آ گئی فصلِ بہار
نور و نکہت کا چمن میں ہے سماں چاروں طرف

شانِ آقاؐ کیا گھٹائیں گے منافق دہر کے
جاں نثارانِ پیمبر ہیں یہاں چاروں طرف

آئیں گے اس دم شفاعت کا لیے مژدہ نبیؐ
ہوگا جب محشر میں شورِ الاماں چاروں طر ف

تو ہی احسن مدحِ سرور میں نہیں رطب اللساں
تیرے جیسے ہیں ہزاروں مدح خواں چاروں طرف

☆☆☆☆☆

نعت پاک

آقاؐ کی ثنا مدحِ نبیؐ آیۂ توصیف
قرآن میں ہے بس شہِ کونین کی تعریف

اخلاق نبیؐ نے انھیں شیدائی بنایا
جو آپ کے حق میں تھے کبھی باعثِ تکلیف

ہم نعتِ نبیؐ لکھتے ہیں مبنی بحقیقت
توصیف میں کرتے نہیں بے جا کوئی تالیف

اے عقل کے اندھو یہ شریعت ہے نبیؐ کی
ممکن ہی نہیں اس میں کوئی رد کوئی تحریف

میں نعتِ نبیؐ لکھتا ہوں بس بہرِ عقیدت
چاہت نہیں شہرت کی، نہیں خواہشِ تعریف

محتاط بہت ہو کے ثنا لکھیے نبیؐ کی
اشعار میں آئے نہ کوئی پہلوئے تخفیف

پھر دیں پہ ہے یلغارِ عدو خیر ہو یا رب
قرآن میں ہونے لگی پھر کوششِ تحریف

جینا ہوا دشوار بہت ہند میں آقاؐ
کر دیجے کرم، دور غلاموں کی ہو تکلیف

دیوان بڑی چیز ہے اِک شعر بھی احسنؔ
بے فضلِ خدا حُبِّ نبیؐ ہوگا نہ تصنیف

☆☆☆☆☆

ردیف ق نعت پاک

مبعوث جب حضورؐ ہوئے لے کے دینِ حق
بے جان ہو گئی رخِ باطل کی سب رمق

جلوہ گریِ نورِ مجسم کے فیض سے
کل کائناتِ دہر کے روشن ہوئے طبق

سرکار آئے آ گئی فصلِ بہارِ نو
گلشن کا حسن پا گئے صحرائے لق و دق

دنیا میں آج آمدِ سرکار کے طفیل
رخصت ہوئے مصائب و رنج و الم قلق

حل اس کو پل میں کر دیا فہمِ نبیؐ نے جو
تنصیبِ سنگِ کعبہ کا تھا مسئلہ ادق

اللہ رے حضورؐ کا اعجازِ بے مثال
گویا ہوئے حجر تو ہوا ماہتاب شق

ظالم مزاج خوگرِ امن و اماں ہوئے
انسانیت کا ایسا نبیؐ نے دیا سبق

جس دم عمرؓ نے کلمۂ توحید پڑھ لیا
منظر یہ دیکھ کر ہوئے چہرے عدو کے فق

احسنؔ ہر ایک منظرِ دلکش سے ہے حسیں
طیبہ کے صبح و شام کی نیرنگیِ شفق

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جلوہ گر آج ہوئے مونس وغم خوار و شفیق
شادماں ہو گئے دریائے مصائب کے غریق

آؤ اے بادہ کشو ہاشمی چوکھٹ پہ چلو
بٹ رہی ہے جہاں فیضانِ رسالت کی رحیق

زخم کھا کر بھی ہے جس کے لبِ اطہر پہ دعا
ذاتِ پاکِ شہِ والا ہے وہ کس درجہ خلیق

اے حلیمہ! ہو مبارک تجھے معراجِ خوشی
تیری آغوش میں ہے جلوہ نما ذاتِ شفیق

دے دیا درسِ پیمبر نے انھیں اوجِ حیات
چل رہے تھے جو گنہ گار سوئے غارِ عمیق

باغِ طیبہ کا وہ منظر ہے کہ جس کے آگے
ہیچ ہیں باغِ عدن، وادیِ ایمن کے حدیق

اللہ اللہ یہ اعجازِ رسولِ عربی
کر دیا سنگِ سرِ راہ کو صد رشکِ عقیق

کتنے خوش بخت ہیں وہ خاصۂ خاصانِ نبیؐ
خلد میں جائیں گے بن کر جو پیمبر کے رفیق

یارِ غارِ شہِ والا کا شرف حاصل ہے
امتِ سرورِ کونین میں افضل ہیں عتیقؓ

یوں ہی رسوائے زمانہ نہیں ہم لوگ احسنؔ
ہم سے چھوٹا ہے پیمبر کا عطا کردہ طریق

☆☆☆☆☆

نعت پاک

آپ کی جلوہ گری ہوتی نہ گر منظورِ حق
پھر نہ ہوتے عرش و کرسی، چاند، سورج، گل، شفق

ہو گئے اس وقت سارے چہرۂ کفار فق
جب کیا سرکار نے فاران سے اعلانِ حق

ہو گیا جلوہ فگن جب دینِ حق کا آفتاب
گلشنِ ہستی میں آئی موسمِ گل کی رمق

صبحِ بطحا شامِ طیبہ کا عجب نظارہ ہے
دیکھ کر شیدائے نظارہ ہوا رنگِ شفق

ہو مبارک، اب جہاں میں عدل گستر آ گئے
لڑکیوں سے اب نہ چھینا جائے گا جینے کا حق

بے زباں پتھر نے پایا ہے گواہی کا شرف
جنبشِ انگشتِ سرور سے ہوا مہتاب شق

وہ شبِ معراج شانِ رفعتِ ذاتِ نبیؐ
آپ کے زیرِ قدم تھے عرش کے ساتوں طبق

سنگِ اسود نصب کرنے میں ہوئے فیصل جب آپؐ
کر دیا آسان پل میں مسئلہ تھا جو ادق

یا خدا کر دے عطا اس درد کا درماں نصیب
قلبِ احسنؔ میں ہے ہجرِ کوئے طیبہ کا قلق

☆☆☆☆☆

ردیف ک نعت پاک

چار سو بکھری ہوئی ہے نور و نکہت کی چمک
کس قدر پر نور ہے آقاؐ کی بعثت کی چمک

ہو گئی رخصت جہاں سے کفر کی تیرہ شبی
ایسی غالب ہو گئی مہرِ رسالت کی چمک

قلب میں زاہد بسا لے حُبِّ سرور کی ضیا
بالیقیں بڑھ جائے گی تیری عبادت کی چمک

غم گسارِ اہلِ غم کی ہو گئی جلوہ گری
غم زدوں کے لب پہ بکھری ہے مسرت کی چمک

کنکروں نے جب پڑھا مٹھی میں کلمہ آپ کا
ہو گئی کافور بو جہلی شرارت کی چمک

اپنی خوش بختی پہ کم ہے جس قدر بھی ناز کر
ہو گئی ایسی حلیمہ تیری قسمت کی چمک

جب اٹھی سوئے عمرؓ سرکار کی چشمِ کرم
ہو گئی تبدیل الفت میں عداوت کی چمک

چار یارانِ پیمبر کا وہ عہدِ بے مثال
پر ضیا ہے اب بھی چاروں کی خلافت کی چمک

اور بھی احسنؔ تری فکرِ رسا روشن ہوئی
جب سے آئی تیرے فن میں فیضِ مدحت کی چمک

☆☆☆☆☆

نعت پاک

آستانِ مصطفیٰؐ ہے سب سے اعلیٰ آج تک
جس جگہ بٹتا ہے رحمت کا خزینہ آج تک

ہوتی ہے بعد از خدا ان کی ثنا کونین میں
ہے زمیں سے عرش تک ان کا ہی چرچا آج تک

تشنگی آکر مدینے میں بجھائیں تشنہ لب
ہے رواں فیضِ نبیؐ کا ایسا دریا آج تک

کوہِ فاراں سے جو پھوٹی تھی ضیائے مہرِ حق
اس کے فیضِ نور سے روشن ہے دنیا آج تک

ایڑیوں کے فیض سے جاری ہوا تھا جو کبھی
آبِ زمزم کا ابلتا ہے وہ چشمہ آج تک

رب نے بخشی جیسی تجھ کو اے حلیمہ سعدیہ
ایسی قسمت پا سکی کب کوئی دایا آج تک

تھا کبھی یثرب مگر آقاؐ کی آمد کے طفیل
شہرِ رحمت بن کے روشن ہے مدینہ آج تک

جاں نثارانِ پیمبر حوصلے کھوتے نہیں
در پئے آزار ہے حالاں کہ دنیا آج تک

دیکھنا ہے معجزہ آقاؐ کا تو قرآن دیکھ
کم نہ کر پایا کوئی بھی ایک نقطہ آج تک

منتظر احسنؔ بھی ہے آقاؐ دیارِ ہند میں
دیدِ طیبہ کی لیے دل میں تمنا آج تک

☆☆☆☆☆

نعت پاک

تسکینِ روح و قلب کا نغمہ ہے نعتِ پاک
ہر عاشقِ نبیؐ کا وظیفہ ہے نعت پاک

سب کو کہاں سعادتِ نعتِ نبیؐ نصیب
دیوانۂ نبیؐ کا ترانہ ہے نعت پاک

رطب اللساں ہیں نعتِ نبیؐ قدسیانِ عرش
وردِ زبانِ ذاتِ صحابہؓ ہے نعت پاک

یہ عاشقِ رسولؐ کے ہونے کی ہے سند
اظہارِ حُبِّ شاہِ مدینہ ہے نعت پاک

راحت رسانِ درد ہے کثرت درود کی
حاصل شفا ہو جس سے وہ نسخہ ہے نعت پاک

ملتی ہے جس کے سننے سے ایمان کو جلا
عشقِ نبیؐ میں ڈوبا وہ نغمہ ہے نعت پاک

لغزش ہو ئی ذرا سی کہ ایمان سے گیا
نادان پل صراط کا رستہ ہے نعت پاک

ہوتا ہے پہلے اشکِ عقیدت سے با وضو
جب عاشقِ نبیؐ کوئی لکھتا ہے نعت پاک

فکرِ رسا کو ہوتی ہے پاکیزگی عطا
احسنؔ سعادتوں کا وہ چشمہ ہے نعت پاک

☆☆☆☆☆

ردیف گ نعت پاک

آپ آئے ہوا حسنِ منظر الگ
آج لگنے لگا ہاشمی گھر الگ

آمدِ رحمتِ دوجہاں کے طفیل
ہو گیا شہرِ طیبہ کا منظر الگ

اے حلیمہ ملا تجھ کو دُرِّ یتیم
ہو گیا سب سے تیرا مقدّر الگ

کیسے آئے نظر سایۂ جسمِ پاک
میرے آقا کا ہے نوری پیکر الگ

عظمتوں والے یوں تو ہیں سارے نبی
ہے مگر عظمت و شانِ سرور الگ

جس کے دل سے نکل جائے حُبِّ نبیؐ
ایسے بھائی سے ہونا ہے بہتر الگ

ہوگا سر پر مزیّن شفاعت کا تاج
ہو گی شانِ نبیؐ روزِ محشر الگ

حشر میں اوڑھے حُبِّ نبیؐ کی ردا
ہوں گے سب سے غلامانِ سرور الگ

رشک اس پر کریں کیوں نہ دارائیاں
ہے مدینے کا احسنؔ گداگر الگ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

گستاخِ پیمبر ہیں جو بد بخت شقی لوگ
ایمان سے خارج ہیں یقیناً وہ سبھی لوگ

شیدائے شہِ دیں ہیں جو کردار و عمل سے
حق دارِ شفاعت ہیں سرِ حشر وہی لوگ

تعلیمِ نبیؐ نے انھیں سرخیل بنایا
پھرتے تھے بنے رہروِ گم گشتہ کبھی لوگ

دل جیت لیے خلقِ پیمبر نے سبھی کے
شرمندہ ہوئے کرتے تھے جو نیش زنی لوگ

رکھتا ہے یہ قدموں تلے کونین کی دولت
دیوانۂ سرور کی اُڑائیں نہ ہنسی لوگ

جائیں گے کہاں تشنگیِ شوق بجھانے
آتے ہیں مدینے میں لیے تشنہ لبی لوگ

محروم ہیں جو نعمتِ فیضانِ نبیؐ سے
ایسے بھی ہیں بد بخت مدینے میں کئی لوگ

خوش ہوں گے غلامانِ نبیؐ دامنِ شہ میں
جب ہوں گے پریشان سرِ حشر سبھی لوگ

شاداں ہوئے سب بعثتِ سرکار سے احسنؔ
کافور ہوئے رنج و الم، پائے خوشی لوگ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مٹھی میں لب کشا ہوئے جب بے زبان سنگ
بو جہل من ہی من میں ہوا بے پناہ دنگ

خلقِ نبیؐ نے دہر کو مائل بحق کیا
دینِ رسول پھیلا نہیں ہے بزورِ جنگ

تحقیر کی نگاہ سے ان کو نہ دیکھیے
عشّاقِ مصطفیٰؐ جو ملیں صورتِ ملنگ

معمور رکھیے قلب کو حُبِّ رسولؐ سے
کب جانے زندگانی کی کٹ جائے یہ پتنگ

دینِ نبیؐ مٹا ہے نہ مٹ پائے گا کبھی
کوشش ہزار کر لیں یہ صیہونی و فرنگ

جوشِ جہاد، حُبِّ نبیؐ، ہم میں اب کہاں
بازو ہیں شل، ہیں زنگ زدہ تیغ اور تفنگ

یا رب نبیؐ کے صدقے مصائب کو ٹال دے
ہے عرصۂ حیاتِ مسلماں جہاں میں تنگ

اپنا لیں ہم صحابہؓ کی گر طرزِ زندگی
پھر سے لہو میں دوڑے گی ایمان کی ترنگ

احسنؔ نبیؐ کی نعت رقم کس طرح کرے
مدحت کا ہے شعور، نہ اس کو ثنا کا ڈھنگ

☆☆☆☆☆

ردیف ل نعت پاک

چھٹ گئی گردِ سفر مل گئی کھوئی منزل
راہ بھٹکے ہوئے اس دہر نے پائی منزل

جوق در جوق چلی سمتِ پیمبر خلقت
ایسی اسلام کی ہر قوم کو بھائی منزل

آپ نے معرفتِ حق کا پتہ بتلایا
چل کے خود راہِ عمل پر بھی دکھائی منزل

لوگ خود چل کے گئے منزلِ خوش بختی تک
اے حلیمہ تری خود گود میں آئی منزل

دہر میں گونجی صدا جس گھڑی جاء الحق کی
سونی سونی سی ہوئی کفر کی جھوٹی منزل

دل میں ایمان و یقیں حُبِّ نبیؐ پیدا کر
سہل کرنی ہے اگر قبر کی پہلی منزل

ہے اگر شافعِ محشر کی شفاعت کا یقیں
تجھ کو مل جائے گی محشر میں بھی اپنی منزل

تو بھی وابستہ درِ رہبرِ حق سے ہو جا
بالیقیں تجھ کو بھی مل جائے گی حق کی منزل

چھوڑ دنیا کی ہوس فکر تو کر عقبیٰ کی
عاقبت ہی تری احسنؔ ہے حقیقی منزل

☆☆☆☆☆

نعت پاک

اوصاف بے نظیر ہیں اور ذات بے مثال
آقائے دوجہاں کی ہے ہر بات بے مثال

جود و کرم کے ابر برستے ہیں روز و شب
گہوارۂ نبیؐ کی ہے برسات بے مثال

رشکِ گلِ ارم ہیں مدینے کے خار و خس
انجم صفت ہیں طیبہ کے ذرّات بے مثال

جس کی طلب میں کاسہ بکف ہیں شہ و گدا
دربارِ مصطفیٰؐ کی ہے خیرات بے مثال

کوثر کی مثل لانے میں عاجز رہے عرب
قرآن کی تمام ہیں آیات بے مثال

باطل کو پھر بھی مات ملی حق سے بدر میں
رکھتا تھا جب کہ حرب کے آلات بے مثال

عمرِ تمام ان کا نہ لا پائے گی جواب
گزرے ہیں جو مدینے میں لمحات بے مثال

اوصاف چار یارِ نبیؐ کے میں کیا لکھوں
چاروں تھے صاحبانِ کمالات بے مثال

احسنؔ درِ رسولؐ کی نیرنگیاں نہ پوچھ
ہے لاجواب وقتِ سحر، رات بے مثال

☆☆☆☆☆

نعت پاک

عطا، فضل، جود و رحیمی کے بادل
نبیؐ آئے برسے کریمی کے بادل

انھیں رب نے بھیجا ہے قاسم بنا کر
برستے ہیں ان کی قسیمی کے بادل

فضائے دیارِ نبیؐ میں ہیں چھائے
عطائے خدا سے نعیمی کے بادل

یتیموں کے لب پر تبسم ہے رقصاں
گھرے ہیں نبیؐ کی حلیمی کے بادل

کرم کی گھٹا آج طیبہ میں چھائی
کریں رقص بادِ نسیمی کے بادل

ہوئے جلوہ فرما یتیموں کے ملجیٰ
چھٹیں گے جہاں سے یتیمی کے بادل

دعا کی نبیؐ کے وسیلے سے جس دم
گھمڑ آئے رب کی رحیمی کے بادل

مدینے کی مہکی فضا اللہ اللہ
برستے ہیں بوئے شمیمی کے بادل

سرِ حشر سائے میں رکھیں گے احسنؔ
ہمیں مصطفیؐ کی کریمی کے بادل

☆☆☆☆☆

نعت پاک

اس کے فکر و فن کو بخشے گا خدا اوجِ کمال
نعت گو جو واقعی ہے خوش عقیدہ خوش خصال

نورِ عشقِ مصطفیٰؐ سے فکر گر روشن نہیں
پھر تو راہِ مدحتِ سرور پہ چلنا ہے محال

منزلِ عرفانِ حق کی راہ خود مل جائے گی
دل میں پیدا تو کرو عشقِ نبیؐ مثلِ بلالؓ

شافعِ محشر ہیں آقاؐ اپنا یہ ایمان ہے
وہ منافق ہے جسے اس میں ہے شک و احتمال

شانِ آقاؐ میں اہانت کے ہوں جو بھی مرتکب
ایسے گستاخانِ سرور سے عبث ہے قیل و قال

ہو شیار اے مومنو! ایماں کے رہزن چار سو
پھر رہے ہیں مومنوں جیسے بنا کر خد و خال

چاہتا ہے گر پیمبر کی غلامی کا شرف
اسوۂ سرکار میں حسنِ عمل سے خود کو ڈھال

غازۂ حُبِّ نبیؐ مل رُخ پہ پھر تاثیر دیکھ
''رُک کے دیکھے گا زمانہ روئے انور کا جمال''

دل میں جب باقی نہیں خوفِ خدا حُبِّ نبیؐ
قومِ مسلم پر بھلا پھرکیوں نہ آئے گا زوال

زندگانی کاش گزرے کوچۂ سرکار میں
اور مجھ احسنؔ کا ہوجائے مدینے میں وصال

☆☆☆☆☆

ردیف م — نعت پاک

ہیں سرفراز حُبِّ رسولِ خدا سے ہم
منسوب ہیں غلامیِ شاہِ ہدیٰ سے ہم

جب صدق دل سے لے لیا نامِ رسولِ پاکؐ
فورًا ہی دور ہو گئے رنج و بلا سے ہم

اعمال سے تو لائقِ بخشش نہیں مگر
محشر میں لو لگائے ہیں شمس الضحیٰ سے ہم

جب ہے وسیلہ سنتِ آدم تو پھر دعا
مانگیں نہ کیوں وسیلۂ خیر الوریٰؐ سے ہم

رستہ بھٹک نہ پاتا کبھی کاروانِ زیست
وابستہ رہتے آج بھی جو مصطفیٰؐ سے ہم

غیروں کے در پہ ناصیہ فرسائی کیوں نہ ہو
جب دور ہو گئے ہیں درِ مصطفیٰؐ سے ہم

پھر ہوں گے کامیاب اگر خود کو جوڑ لیں
حُبِّ رسولِ پاکؐ سے، خوفِ خدا سے ہم

وہ اور ہوں گے جن کو ہے شہرت کی آرزو
پڑھتے ہیں نعت جذبۂ عشق و وفا سے ہم

اِک دن نصیب ہوگی مدینے کی حاضری
احسنؔ امید رکھتے ہیں فضلِ خدا سے ہم

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نازشِ انس و جاں، شاہِ والاحشم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم
آپ کونین میں سب سے ہیں محترم، اے شفیع، الامم اے شفیع الامم

آپ کی ذات ہے سرورِ سروراں، آپ ہیں یا نبیؐ رحمتِ بے کراں
آپ کے زیرِ پا تاجِ جاہ وحشم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

غم زدوں کے لبوں پر ہنسی آ گئی، ہر رخِ بے کساں پر خوشی چھا گئی
آپ آئے، ہوئے دور رنج و الم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

نعرۂ حق کی گونجی صدا چار سو، مہرِ وحدت کی پھیلی ضیا چار سو
سرنگوں ہو گئے سب بتانِ حرم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

لہلہانے لگی خشک بنجر زمیں، باغِ طیبہ ہوا رشکِ خلدِ بریں
پڑ گئے آپ کے جب مقدس قدم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

امنِ عالم کے پیغامبر آ گئے، چہرۂ اہلِ تخریب مرجھا گئے
خاک میں مل گئے سب غرورِ ستم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

صبحِ نو آئی ہر سو اُجالا ہوا، دینِ اسلام کا بول بالا ہوا
پل میں باطل خداؤں کے ٹوٹے بھرم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

فکر و فن کو مرے تازگی مل گئی، ذہن و احساس کو طرفگی مل گئی
جب سے مصروفِ مدحت ہے میرا قلم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

لاج احسنؔ کی آقاؐ بچا لیجیے، اس کو بخشش کا مژدہ سنا دیجیے
ہیں زیادہ گنہ نیکیاں جب کہ کم، اے شفیع الامم، اے شفیع الامم

☆☆☆☆☆

نعت پاک

گھیرے ہوئے ہیں رنج و مصائب غم و الم
سرکار ہو کرم، مرے سرکار ہو کرم

اپنی جبینِ شوق درِ شہ پہ ہے جو خم
دنیا اسے نہ سمجھے کبھی سجدۂ صنم

رب کے حضور جھکتا ہے اپنا سرِ نیاز
دل کی جبیں جھکائیں درِ مصطفیٰؐ پہ ہم

ٹھوکر میں اپنی رکھتا ہے تاجِ شہنشہی
جو بھی ہے خرقہ پوش گدائے درِ حرم

جب کوئی کر سکا نہ بیاں وصفِ مصطفیٰؐ
ممکن نہیں ہے نعتِ نبیؐ کر سکوں رقم

ہم سے متاعِ حُبِّ پیمبر کو چھین لیں
ایمان کے لٹیروں میں اتنا کہاں ہے دم

مقبولیت دعا کی اگر رب سے چاہیے
مانگو نبیؐ کے صدقے میں دل سے بچشمِ نم

یا رب دکھا دے کوئے نبیؐ فضلِ خاص سے
طیبہ بہت ہے دور وسائل نہیں بہم

ہم عاصیوں کی حشر میں رکھ لیجیے گا لاج
اے شافعِ بروزِ جزا، اے شہِ اممؐ

اتراؤں کیوں نہ دولتِ نعتِ نبیؐ پہ میں
احسنؔ یہی تو ہے مرا سرمایۂ قلم

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مرے حضورؐ کی جس کے نہ دل میں ہو تعظیم
حضورِ رب میں نہیں اس کی بندگی تسلیم

بغیرِ حُبِّ نبیؐ رائگاں عبادت ہے
رسولِ پاکؐ کی لازم ہے عزت و تکریم

فساد ٹل گیا تنصیبِ سنگِ اسود کا
انھیں ملی تھی خدا سے وہ خوبیِ تفہیم

جہاں سے کفر و ضلالت کے خاتمے کے لے
حضورؐ آئے لیے آج دینِ ابراہیم

فلک کا چاند جو تھا آب و تاب سے روشن
نبیؐ کی جنبشِ انگشت سے ہوا دو نیم

نزولِ سورۂ اقرا سے یہ ہوا ثابت
اہم فرائضِ دینی میں ایک ہے تعلیم

رسولِ پاکؐ کی سنت پہ ہم اگر چلتے
نہ ہوتے فرقہ و مسلک کے درمیاں تقسیم

نبیؐ کے صدقے خدایا عدو کے شر سے بچا
تُلے ہیں ہم کو مٹانے پہ سب لعین و رجیم

مرے نبیؐ کی شریعت ہے ایسی مستحکم
کسی کو حق نہیں احسنؔ جو کر سکے ترمیم

☆☆☆☆☆

ردیف ن نعت پاک

چھٹ گئی کفر و باطل کی تیرہ شبی، آفتابِ رسالت کی پھوٹی کرن
شرق سے غرب تک جگمگانے لگے وادی و دشت وصحرا بیاباں، چمن

بے کسوں کی ہوئی دور ہر بے کسی،غم زدوں کے ہوئے دور رنج ومحن
مژدۂ شادمانی لیے آگئے، آمنہ بی کے گھر آج شاہِ زمن

بارشِ امنِ عالم کے دن آگئے ابرِ جود و کرم چار سو چھا گئے
پا گئے ظلم سے راحتِ واقعی شعلۂ آتشِ غم میں جلتے بدن

دشتِ طیبہ ہو، وادی ہو، کہسار ہو، پھول ہو، خار ہو، دھوپ ہو، دھول ہو
سب نگاہِ محبت کو محبوب ہے، ان کے آگے بہارِ عدن

کیوں نہ توصیفِ سرورکروں میں بیاں شان میں ان کی قرآں ہے رطب اللساں
بالیقیں کام آئے گی روزِ جزا نعت گوئی کی یہ دولتِ فکر و فن

عظمتوں والے ہیں عاشقانِ نبیؐ ان کی ٹھوکر میں ہے شانِ شاہنشہی
والہانہ فدا جس پہ فرزانگی ہے وہ عشّاقِ آقاؐ کا دیوانہ پن

اس کو پوشاکِ شاہی کی حاجت نہیں خوش لباسی کی اس کو ضرورت نہیں
خرقۂ حُبِّ شاہنشہِ دو جہاں جس غلامِ نبی نے کیا زیب تن

خیرِ امت کی آقاؐ نے کی جب دعا سر بسجدہ ہوئے ربِّ ہب لی کہا
ہو گیا بحرِ فیضِ الٰہی رواں جوش میں آ گئی رحمتِ ذوالمنن

نعت گوئی کی جب سے سعادت ملی آ گئی فن میں احسنؔ کے پاکیزگی
ایسی فکرِ رسا کو بلندی ملی ہو گیا اوج پر اس کا ذوقِ سخن

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہے یہ حسرت ترا ذکر جب میں کروں اے شہِ دوسرا شاہدِ ذوالمنن
تن بدن ہی نہیں دل بھی ہو باوضو نعت تیری پڑھیں جب زبان و دہن

ہو گیا نور و نکہت سے دلکش سماں، باغِ انسانیت ہو گیا بے خزاں
ہو گئی جب پیمبر کی جلوہ گری مسکرانے لگا زندگی کا چمن

دشت و صحرا میں جب پائے اقدس پڑے، رحمتوں کے گلِ تر مہکنے لگے
ایسی باغِ عرب کی بڑھی دلکشی رشک کرنے لگا حسنِ باغِ عدن

فخرِ کون و مکاں آپ ہیں یا نبیؐ، رحمتِ دو جہاں آپ ہیں یا نبیؐ
آپ والشّمس و والنجم کی شان ہیں آپ کی ذات ہے نور کی انجمن

مرحبا مرحبا ورد کرتے ہوئے آ رہے ہیں ملائک یہ مژدہ لیے
ہو مبارک ہوئے رحمتِ دوجہاں آمنہ بی کے گھر آج جلوہ فگن

اللہ اللہ معراجِ شاہِ امم، منزلِ قاب قوسین چومے قدم
شانِ رفعت تو دیکھو خدا کی قسم، عرشِ اعظم پہ ہیں آپ جلوہ فگن

واقعی جو ہے شیدائیِ مصطفیٰؐ، لب پہ رہتی ہے اس کے یہی اک دعا
میرا مدفن بنے سر زمینِ نبیؐ، خاکِ طیبہ میں ہو میرا گور و کفن

بے نوا میں ہوں مجھ پر خدایا ترا، یوں ہی جاری رہے فیض کا سلسلہ
نعتِ پاکِ نبی روز لکھتا رہوں اور بڑھتا رہے کاروانِ سخن

اذنِ دیدارِ طیبہ عطا کیجیے، اپنی چوکھٹ پہ آقاؐ بلا لیجیے
حسرتِ دیدِ طیبہ لیے ہند میں منتظر کب سے ہے احسنؔ خستہ تن

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہر کوئی جہاں میں جو شاد کام ہے احسنؔ
بعثتِ نبیؐ کا یہ فیضِ عام ہے احسنؔ

مل گیا زمانے کو راستہ ہدایت کا
ہر مسافرِ ہستی خوش خرام ہے احسنؔ

جبرئیل بھی جس کی حد سمجھ نہیں پائے
رفعتِ پیمبر کا وہ مقام ہے احسنؔ

کاسۂ طلب ہم بھی آؤ چل کے پُر کر لیں
آج بھی مدینے میں فیضِ عام ہے احسنؔ

کیوں نہ بارشِ رحمت آج جھوم کر برسے
بزمِ سیرتِ شہ کا اہتمام ہے احسنؔ

آگہی کے نشّے میں رند ڈوب جاتے ہیں
حُبِّ سرورِ عالم کا وہ جام ہے احسن

آج تک نہیں آئی اس میں کوئی تبدیلی
دینِ حق کا دنیا میں وہ نظام ہے احسنؔ

ناز کیوں نہ احسنؔ کو ہوگا اپنی قسمت پر
رحمتِ دوعالم کا جب غلام ہے احسنؔ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مر حبا ہزار مرحبا آ گئے ہیں سیدِ زمن
نور بار ہو گئی فضا آ گئے ہیں سیدِ زمن

بے کسی کے دن ہوئے تمام ہر کوئی ہے آج شادکام
بے کسوں کے بن کے آسرا آ گئے ہیں سیدِ زمن

آ گئی بہارِ صبحِ نو ظلمتوں کی رات ڈھل گئی
عہدِ انقلاب آ گیا آ گئے ہیں سیدِ زمن

حق شناس ہو گیا بشر پا گیا شعورِ بندگی
مقصدِ حیات مل گیا آ گئے ہیں سیدِ زمن

سنگ لب کشا ہوئے ادھر ماہتاب شق ہوا ادھر
تھا نبیؐ کا ایسا معجزہ آ گئے ہیں سیدِ زمنؐ

آ گیا گلوں پہ بانکپن نو عروس بن گئی کلی
دن خزاں کے ہو گئے ہوا آ گئے ہیں سیدِ زمن

قیدِ گمرہی سے مل گئی کاروانِ دہر کو نجات
مل گیا جہاں کو رہنما آ گئے ہیں سیدِ زمنؐ

پستیوں میں غرق دہر کو ہوں گی سر بلندیاں نصیب
بخشنے جہاں کو ارتقا آ گئے ہیں سیدِ زمن

دل سے دور ہوں گی نفرتیں ختم ہوں گی سب کدورتیں
امن کا چراغ جل گیا آ گئے ہیں سیدِ زمن

عاصیو! کرو نہ کوئی غم، پہنے تاج شافعِ امم
لے کے مژدہائے جاں فزا آ گئے ہیں سیدِ زمن

پاش ہوگا ہر بتِ حرم ہوگا ختم قبضۂ صنم
پاک ہوگا خانۂ خدا آ گئے ہیں سیدِ زمن

تو اگر ہے عاشقِ نبیؐ ہوکے با ادب منا خوشی
ورد کر درودِ پاک کا آ گئے ہیں سیدِ زمن

جشنِ آمدِ حضور ہے احسنؔ آج تو بھی وجد میں
چھیڑ نعتِ پاک مصطفیٰؐ آگئے ہیں سیدِ زمن

☆☆☆☆☆

ردیف ں — نعت پاک

اختیارِ سرور میں مصطفیٰؐ کے دامن میں
کُل جہاں کی دولت ہے مجتبیٰ کے دامن میں

نعمتوں کے مخزن سے سلسبیل و کوثر تک
کیا نہیں ہے محبوبِ کبریا کے دامن میں

آمدِ پیمبر کے فیضِ خاص کے صدقے
آ گئے اندھیرے سے ہم ضیا کے دامن میں

کشتیِ دو عالم کے نا خدا پیمبر ہیں
آ! نجات کے خواہاں ناخدا کے دامن میں

وہ دعا پہنچتی ہے منزلِ اجابت تک
واسطہ نبیؐ کا ہے جس دعا کے دامن میں

سادگی کے پیکر میں آپ نے انھیں ڈھالا
جو تھے کل تکبر کے اور انا کے دامن میں

سایۂ غلامی میں شاہِ دیں کے جو آئے
وہ غلام جا پہنچے ارتقا کے دامن میں

وہ دھنی ہیں قسمت کے جن کے روز و شب گزریں
رحمتوں بھری طیبہ کی فضا کے دامن میں

پہنچے منزلِ حق پر کاروانِ گم گشتہ
آ گئے ہیں جب برحق رہنما کے دامن میں

چاہتے ہو محشر میں گر شفاعتِ آقاؐ
آؤ عاصیو! آؤ مصطفیؐ کے دامن میں

ان کا کیا بگاڑے گی دھوپ حشر کی احسنؔ
مل گئی جگہ جن کو مصطفیؐ کے دامن میں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

یوں تو ہیں شہر خوب کئی، خوب تر کہاں
یعنی نبیؐ کے شہر کے جیسا دِگر کہاں

گردِ سفر نبیؐ کی ملک جب نہ پا سکے
رفعت نبیؐ کی ڈھونڈھ رہا ہے بشر کہاں

قربِ خدا ہے منزلِ معراجِ مصطفیٰؐ
سرکار جیسا صاحبِ عظمت دِگر کہاں

بیگانہ خود سے کیوں نہ فنا فی الرسولؐ ہو
''ان کی خبر کے بعد پھر اپنی خبر کہاں''

شامل کرو دعا میں وسیلہ رسولؐ کا
بے صدقۂ رسولؐ دعا میں اثر کہاں

دیوانۂ نبیؐ کے مراتب کو جان لے
اتنی خرد کی وسعتِ فکر و نظر کہاں

دامن نبیؐ کا چھوٹے نہ ہرگز کہ حشر میں
کوئی سوا رسولؐ کے لے گا خبر کہاں

تذلیل تیری کیوں نہ ہو تقویٰ کے بعد بھی
دل میں ترے ہے الفتِ خیر البشر کہاں

صبح و مسا جہاں پہ ملائک دیں حاضری
احسنؔ درِ نبیؐ کے سوا ایسا در کہاں

☆☆☆☆☆

نعتِ پاک

رُخِ پرنور پر زیرِ جبیں سرکار کی آنکھیں
دوعالم میں حسیں تر ہیں شہِ ابرار کی آنکھیں

شبِ ہجرت گئے آقاؐ عدو کے درمیاں سے اور
نبیؐ کی راہ تکتی رہ گئیں کفار کی آنکھیں

منافق کو درِ آقاؐ کی عظمت کیا نظر آئے
عقیدت کی نظر رکھتی نہیں اغیار کی آنکھیں

رُخِ سرور ہے مثلِ آئینہ پھر دیکھتیں کیسے
نبیؐ کے حسن کو بوجہل سے عیار کی آنکھیں

بہارِ موسمِ رحمت لیے آقاؐ ہیں جلوہ گر
'' ہوائیں چومتی ہیں احمدِ مختار کی آنکھیں''

نگاہِ حق شناسی سے لقب صدیق کا پایا
نرالی شان کی حامل تھیں یارِ غار کی آنکھیں

مدینے سے دیارِ شام تک جو دیکھ سکتی ہیں
وہ ہیں فاروقؓ جیسے قافلہ سالار کی آنکھیں

سخاوت کی صفت پنہاں اگر تھی دستِ عثمانؓ میں
حیا پیکر تھیں دامادِ شہِ ابرار کی آنکھیں

تجلّیِ نظر سے خاک کر دیتی تھیں پل بھر میں
دلِ اعدائے دیں کو حیدرِ کرّار کی آنکھیں

سرِ شبیرؓ تھا محوِ تلاوت نوکِ نیزہ پر
یہ منظر دیکھ کر حیران تھیں اشرار کی آنکھیں

دکھا دے چشمِ احسنؔ کو خدایا منظرِ طیبہ
ہیں کب سے منتظر دیدِ درِ سرکار کی آنکھیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہونا ہے گر شمار صفِ کامیاب میں
ہو جا غریق حُبِّ رسالت مآبؐ میں

کب اذنِ حاضری ملے طیبہ میں پہنچوں کب
''رہتا ہوں صبح و شام اسی اضطراب میں''

خوش بخت وہ غلامِ پیمبر ہے واقعی
دیدِ حضور جس کو میسّر ہو خواب میں

فیضِ قدومِ صاحبِ معراج کے طفیل
تابندگی ہے انجمنِ ماہتاب میں

ناداں نہ ڈھونڈھ آیتِ تضحیکِ مصطفیٰؐ
نعتِ حضورؐ صرف ہے اُم الکتاب میں

جس کو سند ملے گی غلامِ رسولؐ کی
ہوگا وہ روزِ حشر صفِ کامیاب میں

اس کے اثر سے ختم ہو آشوبِ چشم تک
ایسی شفا ہے میرے نبیؐ کے لعاب میں

ہو جائے جس کے پینے سے بندہ خدا شناس
ایسا نشہ ہے عشقِ نبیؐ کی شراب میں

دنیا میں جگمگائے گا پھر عدل کا چراغ
آئینِ مصطفیٰؐ جو ہو شامل نصاب میں

احسنؔ مرے لیے ہے یہ معراجِ زندگی
شامل ہوں مدح خوانِ رسالت مآبؐ میں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

لعل و گہر نہیں ہیں مرے پاس غم نہیں
حُبِّ نبیؐ متاعِ دوعالم سے کم نہیں

وصفِ نبیؐ احاطۂ تحریر میں قلم
لے آئے کیسے اتنی بساطِ قلم نہیں

ہوگا بروزِ حشر وہ کس طرح کا میاب
حاصل جسے شفاعتِ شاہِ امم نہیں

اللہ رے نظامِ مساواتِ مصطفیٰؐ
برتر کوئی عرب نہیں کم تر عجم نہیں

اسلام دینِ فطرتِ عالم ہے دوستو
سیدھی ہے اس کی راہ کوئی پیچ و خم نہیں

کہتے تھے زخم کھا کے بھی اصحابِ مصطفیٰؐ
''دامن نبیؐ کا چھوڑنے والوں میں ہم نہیں''

محسن کہیں رسولؐ امامت کریں عطا
صدیقؓ جیسی شان کسی کو بہم نہیں

کنجی عمرؓ کو سونپ کے بولے یہ پادری
مالک ہیں آپ بیتِ مقدس کے ہم نہیں

حلم و حیا کا ہو کہ سخاوت کا باب ہو
عثماں غنیؓ کی شان کہاں پر رقم نہیں

کرتا نہیں جو عزت و توقیرِ مرتضیٰؓ
ذی علم لاکھ ہو وہ مگر محترم نہیں

تھے کاتبِ کلامِ الٰہی معاویہؓ
اے حاسدو ! یہ منصبِ توقیر کم نہیں

احسنؔ کو نعت گوئی کا حاصل ہوا شرف
توفیقِ خیر فضلِ خدا سے یہ کم نہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

وحدت کے لالہ زار جہاں میں کہاں نہیں
توحید کی بہار جہاں میں کہاں نہیں

رشکِ گلِ ارم ہیں مدینے کے پھول بس
ویسے تو گل ہزار جہاں میں کہاں نہیں

ہر سمت جشنِ آمدِ سرور کی دھوم ہے
میلاد کی بہار جہاں میں کہاں نہیں

فیضِ نبیؐ کے پھول مہکتے ہیں ہر طرف
رحمت کے لالہ زار جہاں میں کہاں نہیں

اسوہ رسولِ پاک کا چھوڑا ملی سزا
ہم آج بے وقار جہاں میں کہاں نہیں

ہم ہی نہیں زمانے میں صدیقؓ کے غلام
شیدائے یارِ غار جہاں میں کہاں نہیں

کوئی عمرؓ سا عادل و فیصل نہ مل سکا
منصف تو بے شمار جہاں میں کہاں نہیں

عثماں غنیؓ کے جیسا نہ کوئی ہوا غنی
یوں اغنیا ہزار جہاں میں کہاں نہیں

اے بابِ شہرِ علم ترے فیضِ علم کا
امواجِ آبشار جہاں میں کہاں نہیں

دنیا میں جو ہیں منکرِ تطہیرِ عائشہؓ
ان پر خدا کی مار جہاں میں کہاں نہیں

احسنؔ نبیؐ کے تم ہی ثنا خواں نہیں فقط
تم جیسے بے شمار جہاں میں کہاں نہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

محتاط قلم رکھنا سرکار کی مدحت میں
ہر گز نہ غلو شامل ہو نعتِ رسالت میں

آقاؐ کی غلامی کا دعویٰ ہے تبھی سچا
کردار بھی ڈھل جائے جب شاہؐ کی الفت میں

آئینہ بنا دل کو سرکار کی سیرت کا
''ہے سارے مسائل کا حل آپ کی سیرت میں''

سورج کی تپش ورنہ محشر میں جلا دے گی
آ جاؤ گنہ گارو! دامانِ رسالت میں

وہ ہو ہی نہیں سکتے عشاقِ نبیؐ ہرگز
ہے شک جنھیں ذرہ بھر آقاؐ کی شفاعت میں

قرآن کی آیت سے ملتا ہے ثبوت اس کا
بے حُبِّ نبیؐ کوئی جائے گا نہ جنت میں

اک امّی پیمبر نے کی گنگ زباں ان کی
جو اہلِ عرب کل تھے بے مثل فصاحت میں

تاریخ بتاتی ہے یہ بدر کے غزوہ کی
ہر صاحبِ ایماں تھا بے مثل شجاعت میں

ہے عشقِ علیؓ باطل اس کا جو کمی ڈھونڈے
بوبکرؓ و عمرؓ عثماںؓ کی عزّت و عظمت میں

ہم ہوتے اگر احسنؔ سرکار کے دیوانے
محصور نہیں ہوتے رسوائی و ذلت میں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

توحید کا مژدہ دنیا کو سرکار سنانے والے ہیں
ہے رحمتِ عالم جن کا لقب تشریف وہ لانے والے ہیں

ظالم کی جفاؤں کے جو تھے ایام وہ جانے والے ہیں
ہوتم کو مبارک اہلِ جہاں دن امن کے آنے والے ہیں

تاریکیِ باطل گم ہوگی تنویرِ ہدایت چمکے گی
سرکارِ دوعالم وحدت کی قندیل جلانے والے ہیں

ٹوٹے گا غرورِ ظلم ان کا مغلوب یقیناً وہ ہوں گے
مجبور و یتیم و بے کس کو جو لوگ ستانے والے ہیں

بدلے گی روش اس دنیا کی زندانِ بلا ڈھہ جائیں گے
دنیا سے پیمبر بدعت کی ہر رسم مٹانے والے ہیں

سرکار کے یومِ بعثت پر پوچھو نہ مسرت کا عالم
عیدیں ہیں فدا جس عید پہ ہم وہ عید منانے والے ہیں

ہے عشقِ پیمبر دل میں اگر اے امتِ عاصی خوف نہ کر
محشر میں شفاعت کا مژدہ سرکار سنانے والے ہیں

آنکھوں میں بسائے کوئے نبیؐ آتے ہیں مدینے کے زائر
عشاقِ نبیؐ پلکیں ان کی راہوں میں بچھانے والے ہیں

اے کاش یہ کہہ دے آ کے صبا سن لی ہے خدا نے تیری دعا
جائے گا مدینے تو احسنؔ سرکار بلانے والے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

فقیر و صاحبِ ثروت تونگر دیکھ آئے ہیں
جنھیں رب نے بلایا رب کا وہ گھر دیکھ آئے ہیں

سعادت حج و عمرہ کی بڑوں کو ہی نہیں ملتی
کرم سے تیرے مفلس بھی ترا در دیکھ آئے ہیں

وسائل ہو کے جو طیبہ نہ دیکھے ہے وہ بدقسمت
ہیں وہ خوش بخت جو شہرِ پیمبر دیکھ آئے ہیں

سکندر بھی گدا بن کر پھرا کرتے ہیں طیبہ میں
سنا ہے ان سے جو سرکار کا در دیکھ آئے ہیں

کچھ ایسے بھی ہیں عشاقِ نبیؐ جو پا پیادہ ہی
دیارِ ہند سے طیبہ کو جاکر دیکھ آئے ہیں

ہے گلزارِ ارم کا حسن پھیکا سامنے جن کے
وہ لالہ زارِ طیبہ کے گلِ تر دیکھ آئے ہیں

چلو پلکیں بچھائیں راہ میں ان خوش نصیبوں کی
جو کعبے کی فضا، طیبہ کا منظر دیکھ آئے ہیں

سفر معراج کا جس گھر سے فرمایا تھا آقاؐ نے
یہ زائر اُمّ ہانی کا بھی وہ گھر دیکھ آئے ہیں

ملے توفیقِ حج ہم کو تو پھر ہم بھی کہیں احسنؔ
''جو چوما ہے نبیؐ نے ہم وہ پتھر دیکھ آئے ہیں''

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جاذبِ نظر ایسی ہے فضا مدینے میں
وہ ہوا مدینے کا جو گیا مدینے میں

ایک خطۂ عالی تک فقط نہیں محدود
رحمتوں کا موسم ہے جا بجا مدینے میں

برکتِ کفِ پا سے دشت بن گئے گلشن
جب ہوئے قدم رنجہ مصطفیٰؐ مدینے میں

ہیچ جس کے آگے ہے دلکشی زمانے کی
رشکِ باغِ جنت ہے وہ فضا مدینے میں

گردِ خاکِ طیبہ سے ہر کوئی شفا پائے
اس قدر مجرب ہے یہ دوا مدینے میں

اہلِ بیتِ اطہر سے آپ کے صحابہؓ تک
جگمگاتے ہیں سب کے نقشِ پا مدینے میں

وہ نبیؐ کا شیدائی ہے دھنی مقدر کا
مصطفیٰؐ جسے دے دیں آسرا مدینے میں

باہمی اخوت کا وہ پیام روشن ہے
آپ نے صحابہؓ کو جو دیا مدینے میں

مانگیے دعا رب سے مصطفیٰؐ کے صدقے میں
رائگاں نہیں جاتی ہے دعا مدینے میں

یہ بھی کم نہیں ہرگز معجزہ مدینے کا
آج تک نہیں آیا زلزلہ مدینے میں

حاجتِ سکونِ دل ہے اگر تجھے احسنؔ
چھوڑ ہند کا مسکن تو بھی جا مدینے میں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

معراجِ نبیؐ آج ہے افلاک سجے ہیں
مہمانِ خدا عرش پہ سرکار بنے ہیں

خورشید و فلک، انجم و مہتاب و ثریّا
سب بہرِ ادب راہِ پیمبر میں جھکے ہیں

اک عالمِ حیرت میں ملائک شبِ اِسرا
''لمحات میں صدیوں کا سفر دیکھ رہے ہیں''

حاصل ہے انھیں منزلِ معراجِ محبت
جو سرورِ عالم کی غلامی سے جُڑے ہیں

آقاؐ کو شرف قربِ الٰہی کا ملا ہے
اسرارِ خدائی کے نئے باب کُھلے ہیں

قدسیِ فلک جن کی سمجھ پائے نہ رفعت
حد ان کی خرد والے بشر ناپ رہے ہیں

اقصیٰ میں نبی اور رُسُل سب ہیں مصلی
سرکار امامت کے مصلے پہ کھڑے ہیں

کس درجہ وہ خوش بخت زمانے میں ہیں احسنؔ
جو رحمتِ کونین کا در دیکھ رہے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ترے کرم کا خدایا کوئی حساب نہیں
ہے کون جو تری رحمت سے فیض یاب نہیں

متاعِ حُبِّ نبیؐ ہے تو کامیاب ہیں ہم
بغیر اس کے کوئی شخص کامیاب نہیں

وہ ہوگا حشر میں محروم جامِ کوثر سے
جسے غلامیِ سرکار دستیاب نہیں

نہ ہوگا اس میں وسیلہ رسولؐ کا شامل
حضورِ رب جو دعا تیری باریاب نہیں

مثالِ سرورِ کونین اے خرد نہ تلاش
''وہ لا جواب ہیں ان کا کوئی جواب نہیں''

نصابِ زیست کا ایک ایک باب ہو جس میں
سوائے مصحفِ قرآں کوئی کتاب نہیں

ستاروں جتنی عمرؓ کی ہیں نیکیاں لیکن
جہاں میں نیکیِ صدیقؓ کا حساب نہیں

ہزاروں میل کی دوری سے ساریہؓ کو خطاب
عمرؓ کے پیشِ نظر گویا احتجاب نہیں

فروغِ دیں میں جدا تھی سخاوتِ عثمانؓ
نبیؐ نے یوں ہی غنیؓ کا دیا خطاب نہیں

بہادری میں، قناعت میں، علم و دانش میں
جہاں میں کوئی بھی ثانیِ بو ترابؓ نہیں

عقیدتوں سے ہے منسوب میری نعت احسنؔ
کسی بھی شہرتِ دنیا سے انتساب نہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

دل فدا جاں نثار کرتے ہیں
جو شہِ دیں سے پیار کرتے ہیں

خاک روبی درِ رسالت کی
وقت کے تاجدار کرتے ہیں

جس طرف سے گزرتے ہیں آقاؐ
دشت کو لالہ زار کرتے ہیں

حسنِ گلہائے باغِ ایمن کو
ہیچ طیبہ کے خار کرتے ہیں

عظمتِ قولِ مصطفیٰؐ دیکھو
''غیر بھی اعتبار کرتے ہیں''

منھ کی کھاتے ہیں منکرینِ زکوٰۃ
جب ابو بکرؓ وار کرتے ہیں

حق کے اظہار کی ہر اِک منزل
ابنِ خطابؓ پار کرتے ہیں

دین پر مال و زر لُٹا کے غنیؓ
اس کا اونچا وقار کرتے ہیں

سیرتِ حیدری کے شیدائی
نفس کو در کنار کرتے ہیں

چشمِ رحمت حضورؐ! احسنؔ پر
غم کے بادل حصار کرتے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مدینہ خلدِ ثانی چاہتے ہیں
فضا ہم بھی سہانی چاہتے ہیں

یہاں سے جانبِ شہرِ پیمبر
ہم اب نقلِ مکانی چاہتے ہیں

بنا کر کوچۂ آقاؐ میں مسکن
مثالی زندگانی چاہتے ہیں

دیارِ مصطفیٰؐ میں مر کے ہم بھی
حیاتِ جاودانی چاہتے ہیں

غلامانِ نبیؐ عشقِ نبیؐ کی
دلوں میں ضوفشانی چاہتے ہیں

وہ آجائیں غلامِ نبیؐ میں
جو دل کی شادمانی چاہتے ہیں

نبیؐ کی چشمِ رحمت اور یا رب
تری ہم مہربانی چاہتے ہیں

بچا لے لاج بندوں کی خدایا
عدو ایذا رسانی چاہتے ہیں

مدینے کے گدا ہم بن کے احسنؔ
فرازِ آسمانی چاہتے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

بہارِ بے خزاں آئی گلِ تر مسکراتے ہیں
جہاں میں رحمتِ کون و مکاں تشریف لاتے ہیں

اندھیرے کفر و باطل کے جہاں صدیوں سے غالب تھے
وہ خطے اب ضیائے مہرِ حق سے جگمگاتے ہیں

مہک اٹھتی ہے ریتیلی زمیں گلزار کی صورت
عرب کے دشت و صحرا میں جدھر سرکار جاتے ہیں

حلیمہ سعدیہ تو ناز کر معراجِ قسمت پر
تری آغوش میں کونین کے سردار آتے ہیں

یہ ہے بو بکرؓ کی عظمت حیاتِ ظاہری میں ہی
امامت کے مصلے پر انھیں آقاؐ بٹھاتے ہیں

جہانِ کفر میں نامِ عمرؓ کی ایسی ہیبت ہے
جسے سن کر دلِ شاہانِ کسریٰ کانپ جاتے ہیں

سخاوت میں غنیؓ کی شانِ یکتائی کا کیا کہنا
برائے ارتقائے دیں متاعِ زر لُٹاتے ہیں

علومِ مرتضیٰؓ کی وسعتوں کو کوئی کیا جانے
وہ جن کو بابِ شہرِ علم خود آقاؐ بلاتے ہیں

تبسم ریز ہو جاتے ہیں اس دم معجزے احسنؔ
مرے سرکار انگشتِ رسالت جب اٹھاتے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

لیے دستِ کرم میں فیض کا دریا بلاتے ہیں
چلو تشنہ لبو! بطحا شہِ بطحا بلاتے ہیں

شجر فرطِ مسرت میں چلا سوئے نبیؐ فوراً
ملا جب حکم چل تجھ کو شہِ والا بلاتے ہیں

چلو اے غم کے مارو ہاشمی دہلیزِ رحمت پر
دلانے غم سے راحت مونسِ دنیا بلاتے ہیں

عجب ہے آج عالم اضطرابِ دیدِ طیبہ کا
''یہ لگتا ہے مدینے سے مجھے آقاؐ بلاتے ہیں''

کرم تو شافعِ محشرؐ کا دیکھو اپنی امت کو
شفاعت کے لیے خود ہی شہِ والا بلاتے ہیں

نہیں امت میں کوئی حضرتِ صدیقؓ کا ثانی
انھیں بعد از نبیؐ سب افضل و اعلیٰ بلاتے ہیں

کوئی دیکھے تو عظمت عہدِ فاروقِ معظمؓ کی
بنامِ عہدِ زریں ہم ہی کیا اعدا بلاتے ہیں

ملی عثمانؓ کو وہ دولتِ حلم و حیا رب سے
ملائک بھی انھیں حلم و حیا والا بلاتے ہیں

سوا ہو جاتی ہے تب اور ہی شانِ ید اللٰہی
علیؓ کو جب بنامِ بو تراب آقاؐ بلاتے ہیں

نسیمِ صبحِ طیبہ کاش یہ مژدہ سنا جائے
تجھے احسنؔ مکینِ گنبدِ خضریٰ بلاتے ہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حُبِّ رسولؐ بھی نہیں خوفِ خدا نہیں
کچھ بھی ہمارے دل میں بدی کے سوا نہیں

تقویٰ عبث ہے زہد کسی کام کا نہیں
گر دل میں تیرے حُبِّ شہِ دوسراؐ نہیں

ہر خاص و عام پاتا ہے فیضِ درِ نبیؐ
''محروم ان کے در سے کوئی لوٹتا نہیں''

رب کے حضور ہوگی نہ تیری دعا قبول
شامل اگر وسیلۂ خیر الوریٰ نہیں

عشقِ نبیؐ یہ کیسا ہے سن کر نبیؐ کا نام
تیری زباں پہ کلمۂ صلِ علیٰ نہیں

طیبہ میں جو کٹے، ہے وہی حاصلِ حیات
طیبہ سے دور جینے میں کوئی مزہ نہیں

حسن و جمالِ روئے پیمبر کا ذکر کیا
اس آئنے کے مثل کوئی آئنہ نہیں

رحمت کی اِک نگاہ ادھر بھی مرے حضورؐ
بیچارگی کے دن ہیں کوئی ہم نوا نہیں

لائے کوئی مثالِ پیمبر کہاں سے جب
دنیا میں کوئی مثلِ پیمبر ہوا نہیں

احسنؔ وہ نا مراد ہیں دونوں جہان میں
ہاتھوں میں جن کے دامنِ خیر الوریٰ نہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہُوا حاضر نبیؐ کا جو بھی شیدائی مدینے میں
بہشتی دلکشی اس کو نظر آئی مدینے میں

نشاط و شادمانی کی گھٹا چھائی مدینے میں
نویدِ آمدِ سرور صبا لائی مدینے میں

فضا میں نعرۂ امن و امان و آشتی گونجا
رُخِ اہلِ ستم پر مردنی چھائی مدینے میں

قدم رنجہ ہوئے جس دم سراپا رحمتِ عالم
بہار آئی بہار آئی بہار آئی مدینے میں

اِدھر طیبہ کی وادی میں کھلے وحدت کے گل بوٹے
اُدھر الحاد و شر کی فصل مرجھائی مدینے میں

مسلسل کفر و شر کی دھوپ سے آخر ملی راحت
''حضورؐ آئے تو رحمت کی گھٹا چھائی مدینے میں''

ہوا جب فضلِ رب سرکار کی چشمِ کریمانہ
مری خوش بختیِ ہستی مجھے لائی مدینے میں

حیاتِ جاودانی کا شرف میں اس کو سمجھوں گا
مجھے بھی موت قسمت سے اگر آئی مدینے میں

تجلّی معرفت کی چاہنے والو! چلو طیبہ
درِ سرکار پر بٹتی ہے بینائی مدینے میں

جو تھی انصارِ طیبہ میں صفت مہماں نوازی کی
ابھی قائم ہے وہ وصفِ پذیرائی مدینے میں

وسائل کی کمی احسنؔ کو کب تک روکتی آخر
تڑپ عشقِ نبیؐ کی کھینچ کر لائی مدینے میں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مصلحت یا صلحِ کُل کی پیروی کرتے نہیں
ہم عدوئے مصطفیٰؐ سے دوستی کرتے نہیں

ہاں جھکاتے ہیں جبینِ دل درِ سرکار پر
سجدہ ریزی ہم غلامانِ نبیؐ کرتے نہیں

احترامِ ذاتِ پاکِ مصطفیٰؐ کا ذکر کیا
ہم تو تعظیمِ ولی میں بھی کمی کرتے نہیں

ہے غلامیِ نبیؐ کا ان کا دعویٰ نا تمام
جو عمل سے مصطفیٰؐ کی پیروی کرتے نہیں

نورِ اخلاقِ نبیؐ سے جن کے روشن ہیں قلوب
امن کے خوگر وہ شر انگیزی کبھی کرتے نہیں

عیدِ میلاد النبیؐ پر ہے چراغاں ہر طرف
''آپ کیوں آمد پہ ان کی روشنی کرتے نہیں''

آج رسوائے زمانہ ہیں مسلماں اس لیے
سُنتِ سرکارؐ کی یہ پیروی کرتے نہیں

ناصیہ فرسائی کرتے ہیں درِ اغیار پر
بندۂ رب ہو کے رب کی بندگی کرتے نہیں

ناز ہے احسنؔ پیمبر کی غلامی پر ہمیں
فخر ہم اپنی عبادت پر کبھی کرتے نہیں

☆☆☆☆☆

نعت پاک

وہ یہ جان لے جو ہے بے خبر جسے شانِ آقاؐ پتہ نہیں
نہیں جس سے راضی مرے نبیؐ تو پھر اس سے راضی خدا نہیں

ہوا دور طیبہ کی گرد سے وہ مرض بھی جس کی دوا نہیں
درِ مصطفیٰؐ کی وہ خاک ہے کہیں ایسی خاکِ شفا نہیں

ہے چراغِ حُبِّ رسولؐ جو اسے کیا بجھائیں گی آندھیاں
اے منافقو! یہ دیا ہے وہ جو کسی ہوا سے بجھا نہیں

وہ تمام اندھے ہیں عقل کے جو کریں رسولؐ کی ہمسری
کوئی کائنات میں آج تک مرے مصطفیٰؐ سا ہوا نہیں

نہ جہاں میں آتے اگر نبیؐ بھلا کیسے کوئی یہ جانتا
جنھیں مانتے تھے سبھی خدا وہ بتانِ دیر خدا نہیں

وہ سوالِ قبر سے کیا ڈرے جسے اپنا کہہ دیں شہِ امم
جو نبیؐ کا سچا غلام ہے اسے خوفِ روزِ جزا نہیں

وہ ستم گرانِ عرب ہوں یا ہوں عدوئے دینِ پیمبراں
یہ بتاؤ کس کے لیے بھلا لبِ مصطفیٰؐ پہ دعا نہیں

درِ مصطفیٰؐ پہ جبینِ دل بصد احترام ہے خم مگر
یہ سرِ نیاز بجز خدا کسی در کے آگے جھکا نہیں

رہِ نعتِ شہ کے مسافرو! بصد احتیاط کرو سفر
بڑی پُر خطر ہے یہ رہ گزر یہاں جائے لغزشِ پا نہیں

ہے درِ نبیؐ کی وہ دلکشی جسے دیکھ لینے کے بعد بھی
نہ تو پیاس دید کی کم ہوئی مرا جی بھی خوب بھرا نہیں

ہے یہ عرضِ احسنؔ اعظمی اسے پھر دکھا دے درِ نبیؐ
بجز اس کے کوئی نہ آرزو کوئی التجا اے خدا نہیں

☆☆☆☆☆

ردیف و نعت پاک

ہے یہ خُلقِ شہِ کونین کے فیضان کی خوشبو
فضائے دہر میں پھیلی ہے جو ایمان کی خوشبو

نبیؐ کی جلوہ آرائی کے صدقے دشت وصحرا میں
بسی ہے آج گلزاروں کی، نخلستان کی خوشبو

نبیؐ کے جسمِ اطہر کے پسینے کی جو خوشبو ہے
نہ ایسی مشک وصندل کی نہ ہے ریحان کی خوشبو

ہیں مثلِ کاغذی گل وہ گل و غنچے عبادت کے
نہیں جن میں نبی کے عشق کے فیضان کی خوشبو

ہے جیسی عطر بیزی باغِ طیبہ کے گلِ تر کی
نہیں ایسی ارم کے پھولوں کے گلدان کی خوشبو

تلاوت جب بھی ہوتی ہے کلام اللہ کی گھر میں
معطر سارا گھر کر دیتی ہے قرآن کی خوشبو

مہک اُٹھے فضائے روح و دل بوئے عبادت سے
سوا ہو جائے طیبہ جاتے ہی ایمان کی خوشبو

معطر کر رہی ہے گلشنِ اسلام کو اب تک
حسینی جذبۂ ایثار کے فیضان کی خوشبو

شرف احسنؔ کو یارب نعت گوئی کا عطا کر دے
بسا کر فکر و فن میں کعبؓ اور حسّانؓ کی خوشبو

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مدح سرا قرآن ہے جس کا تم بھی اسی کی بات کرو
بزم سجاؤ ذکرِ نبیؐ کی اور نبیؐ کی بات کرو

غلبۂ صبحِ نو کی شکستِ تیرہ شبی کی بات کرو
ہو گیا روشن مہرِ رسالت تابانی کی بات کرو

مونسِ بے کس، ہادیِ برحقؐ، شافعِ محشر آ گئے ہیں
غم کے مارو خوش ہو جاؤ اور خوشی کی بات کرو

جس کی فصاحت پر عالم کی ساری فصاحت نازاں ہے
پیکرِ علمِ لدنی ہے جو اس امّی کی بات کرو

سنگ کو جو آئینہ بنا دے لوہے کو جو موم کرے
ایسے شیشہ گر کے حسنِ شیشہ گری کی بات کرو

لطف و کرم کا جو سرچشمہ جس کی عطائیں لا محدود
شانِ سخاوت میں یکتا جو ایسے سخی کی بات کرو

جس نے متاعِ عزت بخشی اور دکھائی راہِ حق
ایسے راہبرِ برحق کی راہبری کی بات کرو

راہ میں جس نے خار بچھائے ظلم کے پتھر جو برسائے
خیر کی اس کو بھی جو دعا دے ایسے نبیؐ کی بات کرو

باغ و بہارِ خلد کی شبنم جس کے تنِ اطہر کا پسینہ
بعدِ خدا جو افضل و اکمل صرف اسی کی بات کرو

جس کی ضیائے حسن کے پرتو مہر و ماہ و انجم ہیں
ایسے رخِ صد رشکِ حسنِ کنعانی کی بات کرو

ذکرِ محاسن اس کا کرو جو نورِ خدا کا مظہر ہے
''ختم ہوئی ہے جس پہ نبوت ایسے نبیؐ کی بات کرو''

حسنِ عمل سے بن جاؤ سرکار کے سچے شیدائی
حُبِّ نبیؐ کا دعویٰ ہے تو حُبِّ نبیؐ کی بات کرو

تذکرۂ اصحابِ نبیؐ ہو احسنؔ نعتِ پاک کے ساتھ
صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ اور علیؓ کی بات کرو

نعت پاک

گنبدِ خضریٰ ہے اے دل آج تیرے رو برو
ہو گئی پوری نگاہِ منتظر کی آرزو

ان پہ فضلِ خاص ہوتا ہے مرے سرکار کا
آتے ہیں اشکِ ندامت سے جو ہو کر با وضو

ہے فقط ذکرِ صفاتِ مصطفیٰؐ قرآن میں
ڈھونڈتا کیا ہے منافق آیۂ تخفیف تُو

صورت وسیرت میں،عظمت میں نبیؐ بے مثل ہیں
ہو نہیں سکتا کوئی عالم میں ان سا ہو بہو

آ گئے جب دامنِ سرکار میں حضرت بلالؓ
تن کے کالے تھے ہوا دل نورِ حق سے خو برو

آ گئی ہے جشنِ میلادِ پیمبر کی گھڑی
عیدِ میلاد النبیؐ کا غلغلہ ہے کو بکو

رحمتِ کونین کے فیضانِ رحمت کے طفیل
اہلِ طیبہ آج بھی ہیں نیک دل اور نیک خو

نامۂ اعمال تولے جائیں گے جب حشر میں
اے شفیع المذنبیں رکھ لیجیے گا آبرو

ہوتے ہی احسنؔ درِ سرور پر اپنی حاضری
ہو گئی ہے ختم منزل کی تلاش و جستجو

☆☆☆☆☆

نعت پاک

یا نبیؐ صلِ علیٰ صلِ علیٰ کہتے رہو
بعدِ حمدِ رب یہی صبح و مسا کہتے رہو

ہے غلامیِ رسولِ پاکؐ کا دعویٰ اگر
دشمنِ سرور کو دشمن برملا کہتے رہو

عاقبت ہوگی نہ بہتر حُبِّ سرور کے بغیر
خود کو چاہے جس قدر بھی پارسا کہتے رہو

جو بھی گستاخِ نبیؐ ہیں ان پہ بے خوف و خطر
لعنتیں بھیجو مسلسل اور بُرا کہتے رہو

گر نبیؐ راضی نہیں ممکن نہیں رب کی رضا
التجا کرتے رہو یا مدّعا کہتے رہو

فضلِ رب سے مشکلیں آسان ہوتی جائیں گی
"مصطفیٰؐ یا مصطفیٰؐ یا مصطفیٰؐ کہتے رہو"

پار بیڑہ ہو نہیں سکتا بغیرِ حکمِ رب
چاہے جتنا المدد یا نا خدا کہتے رہو

جشنِ میلادِ پیمبر ہم منائیں گے سدا
نا روا کہنا ہے تم کو ناروا کہتے رہو

شہ کا اسوہ چھوڑ کے ہو گے نہ احسنؔ کامراں
لاکھ خود کو تم غلامِ مصطفیٰؐ کہتے رہو

☆☆☆☆☆

ردیف ھ — نعت پاک

جڑ گئے وہ رحمتوں کے خوش نما منظر کے ساتھ
جو ہوئے خوش بخت وابستہ نبیؐ کے در کے ساتھ

جن کو حاصل ہوگا فیضانِ مئے حُبِّ نبیؐ
حشر میں وہ رند ہوں گے ساقیِ کوثر کے ساتھ

اس گدا کے زیرِ پا ہیں تخت و تاج و سلطنت
ہو گیا منسوب جو منگتا درِ سرور کے ساتھ

پرتوِ حسنِ جمالِ پاک ہیں ماہ و نجوم
کیا تقابل ان کا آقاؐ کے رُخِ انور کے ساتھ

کر دیا سرکار کی رحمت نے اس کا خاتمہ
ہو رہا تھا جو سلوکِ نا روا دختر کے ساتھ

جل نہ جائیں بال و پر معراج کی شب اس لیے
رُک گئے سدرہ پہ روح القدس بال و پر کے ساتھ

کر نہیں سکتے وفا ہم سے نصاریٰ اور یہود
ہیں یہ اہلِ شر، نہ رکھیے ربط اہلِ شر کے ساتھ

پُر خطر ہجرت کی شب تھی پھر بھی ہوکر سر بکف
ہم سفر تھے حضرتِ بوبکرؓ پیغمبر کے ساتھ

ابتدا سے ہی عمرؓ کا جو نمایاں تھا جلال
حلقۂ دیں میں بھی آئے تو اسی تیور کے ساتھ

عقد میں منسوب کیں سرکار نے دو بیٹیاں
حضرتِ عثماں غنی کی ذاتِ پر انور کے ساتھ

رب نے بخشی خاص حیدرؓ کو یداللّٰہی صفت
دوسروں کا کیا تقابل فاتحِ خیبر کے ساتھ

شافعِ محشر کی محشر میں شفاعت ہو نصیب
یا خدا محوِ دعا احسنؔ ہے چشمِ تر کے ساتھ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

خارِ صحرائے مدینہ کی ہے کیا شان نہ پوچھ
کتنا پر کیف ہے طیبہ کا گلستان نہ پوچھ

ختم ہوتا ہی نہیں جود و کرم کا لنگر
شہ کی دہلیز کا کس درجہ ہے فیضان نہ پوچھ

بول اٹھیں اس کے کفِ دست کی جب کنکریاں
کتنا بو جہل ہوا اس گھڑی حیران نہ پوچھ

چاند دو نیم ہوا مہرِ فلک لوٹ آیا
سرورِ دیں کے ہے اعجاز کی کیا شان نہ پوچھ

رب سے رو رو کے دعا مانگی برائے امت
کتنا امت پہ ہے سرکار کا احسان نہ پوچھ

جب سمجھ پانے سے قاصر ہیں مکینِ سدرہ
شاہِ دیں کی حدِ رفعت تو اے نادان نہ پوچھ

ابنِ ثابت کو عطا کرتے ہیں آقاؐ منبر
نعت گوئی کا صلہ کتنا ہے ذیشان نہ پوچھ

جاں لٹا سکتا ہے ایمان نہ دے گا مومن
بے بہا کتنا مسلماں کا ہے ایمان نہ پوچھ

ہو کے نم دیدہ میں جب پہنچا درِ آقاؐ پر
اپنے عصیاں پہ ہوا کتنا پشیمان نہ پوچھ

اس کی پہچان ہے مداحِ نبیؐ کی صورت
اور احسنؔ کی کوئی دوسری پہچان نہ پوچھ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

کتنا پر نور طیبہ کا منظر ہے دیکھ
عرشِ رحمت سے بارانِ انور ہے دیکھ

اللہ اللہ حسنِ دیارِ نبیؐ
خارِ طیبہ بھی رشکِ گل تر ہے دیکھ

لے کے مژدہ شفاعت کا دنیا میں آج
جلوہ گر شافعِ روزِ محشر ہے دیکھ

پھر گئے دن اے دائی حلیمہ ترے
اوج پر آج تیرا مقدر ہے دیکھ

قربِ خاصِ الٰہی کا پایا شرف
کتنی ذیشان معراجِ سرور ہے دیکھ

دشمنانِ نبیؐ ہو گئے جاں نثار
ایسا اخلاقِ ذاتِ پیمبر ہے دیکھ

جسم زخمی نبیؐ کا ہے پھر بھی دعا
لب پہ شہ کے برائے ستم گر ہے دیکھ

ملتے ہیں تن پہ آبِ وضو آپ کا
یہ صحابہ کا عشقِ پیمبر ہے دیکھ

مصطفیٰؐ کے لُعابِ دہن کے طفیل
دور آشوب سے چشمِ حیدرؓ ہے دیکھ

لاکھ اس کے مخالف ہیں اعدا مگر
جشنِ میلادِ سرکار گھر گھر ہے دیکھ

تو بھی احسنؔ مدینے کو چل دل ترا
شوقِ دیدارِ طیبہ میں مضطر ہے دیکھ

☆☆☆☆☆

ردیف ہ نعت پاک

وہ آپ کا در رشد و ہدایت کا ادارہ
جو اس سے جڑا ہو گیا ذرے سے ستارہ

خورشید پلٹ آیا ہوا چاند دوپارہ
جب ہو گیا انگشتِ پیمبر کا اشارہ

آغوشِ حلیمہ میں نبیؐ آگئے جس دم
روشن ہوا اس دائی کی قسمت کا ستارہ

توحید کے متوالوں کا سکہ ہوا رائج
بو جہل مزاجوں کا ہوا ختم اجارہ

ایمن، نہ عدن، طور، نہ سینا کے مناظر
''آنکھوں کو مری چاہیے طیبہ کا نظارہ''

جو ہو گیا وابستہ کفِ پائے نبیؐ سے
وہ خاک کا ذرہ ہوا صد رشکِ ستارہ

فیضانِ درِ سیدِ کونین کے صدقے
ہر ایک صحابی ہوا عظمت کا منارہ

ہر ظلم سہے، حق پہ رہے، پھر بھی صحابہؓ
سوچا نہ کبھی اس میں کوئی نفع خسارہ

نرغے میں تلاطم کے ہے کشتی مری یا رب
صدقے میں پیمبر کے عطا کر دے کنارہ

پھر اسوۂ سرکار کا احسنؔ لے سہارا
پانا ہے اگر عظمتِ رفتہ کو دوبارہ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

تو دل کو بنا حُبِّ سرکار کا آئینہ
شفاف ترا ہو گا کردار کا آئینہ

گر وقف قلم کر دے تو مدحِ رسالت میں
ہو جائے گا پاکیزہ افکار کا آئینہ

تصویرِ محبت کو کر دیتا ہے جگ ظاہر
عشاقِ پیمبر کے اطوار کا آئینہ

وہ لاکھ بنے عابد پہچان منافق کی
کرتا ہے عیاں روئے عیار کا آئینہ

بو جہل ہوا چپ جب کنکریوں نے دکھلایا
آقاؐ کی نبوت کے اقرار کا آئینہ

اللہ رے نیرنگی رعنائیِ طیبہ کی
طیبہ ہے کہ جنت کے گلزار کا آئینہ

ایمان عمرؓ لائے جب پیشِ نظر آیا
آقاؐ کی کریمانہ گفتار کا آئینہ

توصیف بیاں کیا ہو اصحابِ پیمبر کی
ہر ایک صحابی ہے شہکار کا آئینہ

شیدائے نبیؐ تو ہے اس بات کا شاہد ہے
احسنؔ تری نعتوں کے اشعار کا آئینہ

☆☆☆☆☆

نعت پاک

خالق کی ثنا نعتِ شہنشاہِ مدینہ
میری یہی دولت ہے یہی میرا خزینہ

یا رب ہو عطا صدقۂ حسّانؓ و رواحہؓ
آ جائے مجھے مدحِ پیمبر کا قرینہ

اللہ رے وہ عدل و مساواتِ پیمبر
دنیا کو عطا کر دیا جینے کا قرینہ

جس پر ہیں فدا مشک و گلِ باغِ بہشتی
وہ ہے شہِ دیں کے تنِ اطہر کا پسینہ

رحمت کی ادھر بھی ہو نظر رحمتِ عالم
امواجِ تلاطم میں ہے مومن کا سفینہ

تاریکیِ مرقد کا اسے خوف نہ ہوگا
جس شخص کا ایمان سے پُر نور ہے سینہ

ہے پہلے جہاں پھر ہیں لحد برزخ و محشر
طے ہوتا ہے عقبیٰ کا سفر زینہ بزینہ

وہ لاکھ عبادت کرے مومن نہیں ہرگز
جو دل میں رکھے سرورِ کونین سے کینہ

صدیقؓ ہوں، فاروقؓ ہوں، عثماںؓ ہوں، علیؓ ہوں
ہر ایک ہے اسلام کا انمول نگینہ

ہر گام پہ ہیں رہزنِ دیں گھات لگائے
لُٹ جائے نہ احسنؔ کہیں ایماں کا خزینہ

☆☆☆☆☆

ردیف ی — نعت پاک

برستی رحمت و انوار کی ہر سو گھٹا دیکھی
نگاہِ شوق نے طیبہ کی جب دلکش فضا دیکھی

اگر کاسہ بکف طیبہ میں دیکھا خرقہ پوشوں کو
جماعت شاہ و سلطاں کی وہاں مثلِ گدا دیکھی

ہوئی سرکارؐ کی بعثت اُگا اسلام کا سورج
شبِ ظلمت گئی دنیا نے صبحِ پر ضیا دیکھی

جہاں جن و بشر کیا عرش کے قدسی نہیں پہنچے
شبِ معراج آقاؐ نے وہ جائے ارتقا دیکھی

نبیؐ کے عشق کی تنویر کے صدقے مدینے میں
''نظر والا ہے جس نے شانِ محبوبِ خدا دیکھی''

درِ سرکار کے فیضانِ رحمت کا یہ عالم ہے
غلاموں کی وہاں مقبول ہوتے ہر دعا دیکھی

حرم کا آبِ زمزم ہو کہ مٹی ہو مدینے کی
بفیضانِ نبیؐ دونوں میں تاثیرِ شفا دیکھی

کیا پائے رسالت پر تصدق گھر کا کل ساماں
عجب صدیقؓ کی جگ نے فدایانہ ادا دیکھی

گری دستِ عمرؓ سے تیغِ باطل پڑھ لیا کلمہ
عمرؓ نے جب کریمانہ نگاہِ مصطفیٰؐ دیکھی

حیادار و سخی تاریخ نے دیکھے بہت لیکن
نہ عثمانِ غنیؓ جیسی سخاوت اور حیا دیکھی

رہے محوِ نمازِ حق بدن سے تیر جب نکلا
جہاں نے یوں علیؓ کی شانِ عرفانِ خدا دیکھی

یقیناً اس نے احسنؔ کر لیا دیدار جنت کا
وہ جس مومن نے دہلیزِ امام الانبیا دیکھی

☆☆☆☆☆

نعت پاک

رقص و سرود و جام کی چنگ و رباب کی
اے شر! رہی نہ شان تری آب و تاب کی

تیرہ شبِ کفر کا قصّہ ہوا تمام
پھیلی ضیا مدینے کے جب ماہتاب کی

ذکرِ نبیؐ کی محفلیں آراستہ ہوئیں
ہر سو ہے دھوم جشنِ رسالت مآب کی

مبعوث آج داعیِ امن و اماں ہوئے
تعبیر اُلٹی ہو گئی ظالم کے خواب کی

باطل مزاج ختم ہوا موسمِ خزاں
رُت آ گئی ہے گلشنِ حق کے شباب کی

جو انقلاب لائے جہاں میں رسولِ پاکؐ
کوئی نظیر ہی نہیں اس انقلاب کی

بے مثل ذاتِ پاک ہے کُل کائنات میں
اُمّی رسولؐ حاملِ اُم الکتاب کی

جس نے سنا وہ ہو گیا حلقہ بگوشِ حق
تاثیر تھی وہ آپ کے شیریں خطاب کی

کچھ بھی نہیں نبیؐ کے پسینے کے سامنے
خوشبو ختن کی مشک کی عطر و گلاب کی

پرکھا نبیؐ کو بارہا بو جہل نے مگر
قسمت خراب ہی رہی خانہ خراب کی

احسنؔ کو بھی حضورؐ عطا ہو کرم کی چھاؤں
شدت کی حشر میں ہے تپش آفتاب کی

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جمالِ مظہرِ نورِ خدا سیرت پیمبر کی
سراپا پیکرِ صدق و صفا صورت پیمبر کی

نہیں جن کے دلوں میں واقعی الفت پیمبر کی
سمجھ پائیں گے وہ نادان کیا عظمت پیمبر کی

اندھیرے کفر و شر کے مٹ گئے تنویرِ حق پھیلی
جنابِ آمنہ کے گھر ہوئی بعثت پیمبر کی

حدِ پروازِ جبریلِ امیں بھی جب ہے سدرہ تک
بشر کیا جان پائے گا حدِ رفعت پیمبر کی

کہا رب نے خطابِ رحمتہ اللعالمیں دے کر
''نہیں محدود رنگ و نسل میں رحمت پیمبر کی''

بنایا قاسمِ ہر نعمتِ کونین خالق نے
خدا کے فضل سے ہے مِلک ہر نعمت پیمبر کی

اگر جنت کی خواہش ہے غلامِ مصطفیٰؐ بن جا
نبیؐ ہی مالکِ جنت ہیں جنت ہے پیمبر کی

نہیں سنت سے وابستہ اگر طرزِ عمل تیرا
تو پھر کس کام کی ناداں تری مدحت پیمبر کی

یقیناً بخش دے گا خالقِ اکبر تجھے احسنؔ
سرِ محشر اگر ہو جائے گی رحمت پیمبر کی

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جن کے دلوں میں ہوگی محبت رسولؐ کی
حاصل انھی کو ہوگی شفاعت رسولؐ کی

پھر تو بجا ہے نعرۂ حُبِّ نبیؐ ترا
دل میں اگر ہے سچی محبت رسولؐ کی

کیوں کامراں نہ ہوتے صحابہؓ رسولؐ کے
''اصحاب کے دلوں میں تھی عظمت رسولؐ کی''

اِک انقلاب کر دیا برپا جہان میں
تھی بے مثال شانِ رسالت رسولؐ کی

مکڑی کا جال ایک بہانہ تھا ثور میں
اللہ کر رہا تھا حفاظت رسولؐ کی

رطب اللساں ہے شانِ پیمبر میں جب خدا
ہم سے بیان کیا ہو فضیلت رسولؐ کی

اقصیٰ میں مقتدی تھے سبھی انبیا رسل
اِسرا کی شب تھی ایسی امامت رسولؐ کی

فتحِ مبیں نبیؐ کی تھی صلحِ حدیبیہ
سمجھے تھے لوگ جس کو ہزیمت رسولؐ کی

کیا کوئی ڈھونڈھ پائے گا اوجِ نبیؐ کی حد
قربِ خدا ہے منزلِ رفعت رسولؐ کی

شیدائی چار یارِ پیمبر کا جو نہیں
سچی نہیں ہے اس کی عقیدت رسولؐ کی

حُبِّ نبیؐ کا دل کو بنا پہلے آئنہ
احسنؔ رقم جو کرنی ہے مدحت رسولؐ کی

☆☆☆☆☆

نعت پاک

زد میں دنیا تھی جب برائی کی
آ کے آقاؐ نے رہنمائی کی

اس نے اپنی ہی جگ ہنسائی کی
جس نے تضحیکِ مصطفائی کی

توڑ کر آپ نے طلسمِ بدی
راہ دکھلائی پارسائی کی

چاند شق ہو گیا اشارے سے
سنگ ریزوں نے لب کشائی کی

نا خدا بن کے آپ نے آقاؐ
کشتیِ دیں کی نا خدائی کی

فرش سے عرش تک شبِ اسریٰ
دھوم ہے شانِ مصطفائی کی

بولے جبریل شہ سے سدرہ پر
بس ہے یہ حد مری رسائی کی

مل کے ہم نے غبارِ حُبِّ نبیؐ
شیشۂ قلب کی صفائی کی

لکھ کے احسنؔ نے نعت بہرِ ثواب
آخرت کے لیے کمائی کی

☆☆☆☆☆

ردیف ے — نعت پاک

نبی کی بزم میں سلطان یا غلام آئے
کوئی بھی آئے، بصد عز و احترام آئے

سنوارنے کے لیے گیسوئے نظامِ جہاں
مرے حضور لیے عالمی نظام آئے

لیے نویدِ مسرت پکارتی ہے صبا
''خوشی مناؤ جہاں میں شہِ انام آئے''

ملائکہ ہوں، اجنّہ ہوں، ابنِ آدم ہوں
سبھی کی بزم میں غل ہے مرے امام آئے

اسے غلامِ شہِ دوسرا میں کیسے لکھوں
درود جو نہ پڑھے جب نبیؐ کا نام آئے

دیا یہ درس رسولِ خدا نے امت کو
وہی ہے بندۂ مومن جو سب کے کام آئے

چلو گدا گرو! دہلیزِ ہاشمی پہ چلو
لیے کرم کا نبیؐ آج فیضِ عام آئے

اِک انقلاب تھا سوئے نبیؐ عمرؓ کا سفر
گئے تھے طیش میں لوٹے تو شاد کام آئے

مٹا سکیں گے ہمارے دلوں سے عشقِ نبیؐ
نہ ایسا قلبِ عدو میں خیالِ خام آئے

الٰہی! اتنی تمنا ہے تیرے احسنؔ کی
مری حیات کی شہرِ نبیؐ میں شام آئے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

پر نور نہ ایماں کی ہو تصویر تو کہیے
طیبہ کا سفر بدلے نہ تقدیر تو کہیے

مل جائے جسے کوچۂ سرور کی گدائی
ٹھکرا نہ دے وہ ثروت و جاگیر تو کہیے

روشن تو کرو دل میں دیا حُبِّ نبیؐ کا
ہو جائے نہ دل پیکرِ تنویر تو کہیے

ہم اسوۂ آقاؐ سے رہے دور جو یوں ہی
بگڑے گی ابھی اور نہ تقدیر تو کہیے

بس شرط ہے بن جایئے شیدائے پیمبر
ٹوٹے نہ مصائب کی جو زنجیر تو کہیے

توبہ تو کرو دے کے محمدؐ کا وسیلہ
دُھل جائے نہ رحمت میں جو تقصیر تو کہیے

راضی نہ ہو جب رب نہ پیمبر کی رضا ہو
کام ایسے میں آئے کوئی تدبیر تو کہیے

صدقے میں شہ دیں کے دعا مانگیے رب سے
پیدا نہ دعاؤں میں ہو تاثیر تو کہیے

آ جایئے بس زیرِ غلامیِ رسالت
بیدار نہ ہو جذبۂ تعمیر تو کہیے

جاتے ہیں عمرؓ بیتِ نبوت کو جلانے
کٹ جائے نہ گر کفر کی شمشیر تو کہیے

مل جائے غلامیِ شہِ دیں کا جو مژدہ
ہو جائے نہ خوش احسنِ دلگیر تو کہیے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

وہ دل سے فدائے شہِ لولاک نہیں ہے
جو ہجر میں بادیدۂ نمناک نہیں ہے

ہے پاس فقط حُبِّ شہِ دیں کا اثاثہ
دامن میں کوئی حصۂ املاک نہیں ہے

ایمانی نشیمن مرا تجھ سے نہ جلے گا
اے برق! یہ کاشانۂ خاشاک نہیں ہے

بے مثل ہے کونین میں ذاتِ شہِ والا
نبیوں میں بھی مثلِ شہِ لولاک نہیں ہے

اوصافِ نبیؐ حیطۂ تحریر میں لائیں
حاصل ہمیں یہ علم، یہ ادراک نہیں ہے

کیا منزلِ قوسین پہ پہنچے نہیں آقاؐ
کیا زیرِ قدم رفعتِ افلاک نہیں ہے

روشن ہوئے وہ خطے نبیؐ گزرے جدھر سے
یہ کیا ہے جو فیضِ قدمِ پاک نہیں ہے

دعویٰ ہے غلط تیرا غلامیِ نبیؐ کا
جائز جو ترا لقمۂ خوراک نہیں ہے

ہو سکتا نہیں عاشقِ سرکار وہ احسنؔ
ایمان سے دل اس کا اگر پاک نہیں ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

وہ جن کی بندگی پر خود عبادت ناز کرتی ہے
خدا کی ان خدا والوں پہ رحمت ناز کرتی ہے

نبیؐ کی ذات پر رب کی مشیت ناز کرتی ہے
یہ وہ شہکار ہے خود جس پہ قدرت ناز کرتی ہے

نبیِ اول و آخر کا بخشا ہے شرف رب نے
مرے آقاؐ کی عظمت پر نبوت ناز کرتی ہے

وہ ساعت صبح صادق کی ہوئے جب جلوہ گر آقاؐ
نبیؐ کی آمد آمد پر وہ ساعت ناز کرتی ہے

ترے دامن میں جب سے آ گئے ہیں رحمتِ عالم
حلیمہ! تیری خوش بختی پہ قسمت ناز کرتی ہے

درِ آقاؐ کی مل جاتی ہے جس کو حاضری، خود پر
وہ خوش طالع فرشتوں کی جماعت ناز کرتی ہے

تمامی انبیا ہیں مقتدی اور مقتدیٰ آقاؐ
نبیؐ کی اس امامت پر امامت ناز کرتی ہے

گزشتہ امتوں سے امتِ سرکار افضل ہے
اسی شانِ فضیلت پر یہ امت ناز کرتی ہے

مثالِ جاں نثاری پیش کی بوبکرؓ نے ایسی
کہ اس شیدائے سرور پر رفاقت ناز کرتی ہے

عمرؓ سے عادلِ بے مثل کی توصیف کیا لکھوں
نظامِ عدل پر ان کے عدالت ناز کرتی ہے

برائے ارتقائے دیں متاعِ زندگی اپنی
لٹانے والے عثمانؓ پر سخاوت ناز کرتی ہے

شجاعت کے دھنی حیدرؓ، ولایت کے امیں حیدرؓ
شجاعت ہے فدا ان پر ولایت ناز کرتی ہے

دیا خلفائے اربع نے وہ دستورِ جہاں بانی
''نبیؐ کے چار یاروں پر خلافت ناز کرتی ہے''

عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، حمزہؓ، بہتر کربلا والے
ہمارے ان شہیدوں پر شہادت ناز کرتی ہے

شرف نعتِ نبیؐ لکھنے کا جب سے مل گیا احسنؔ
قلم کی اس عبادت پر عبادت ناز کرتی ہے

☆☆☆☆☆

نعت ِ پاک

اس کو کیا واسطہ مدینے سے
دل نہ جس کا جُڑا مدینے سے

آ گئے لے کے دینِ حق سرور
کفر رخصت ہوا مدینے سے

ہے یہ اعجازِ آمدِ سرور
''دور ہے ہر بلا مدینے سے''

میں غلامِ شہِ مدینہ ہوں
ہے مرا سلسلہ مدینے سے

مسکنِ مصطفیٰؐ ہوا طیبہ
نامِ آقاؐ جڑا مدینے سے

یوں کئی شہر ہیں حسیں لیکن
کیا تقابل بھلا مدینے سے

ہے وہ خوش بخت جو درِ سرور
دیکھ کر آ گیا مدینے سے

سارے عالم پہ جھوم کر برسا
ابرِ حق جب اٹھا مدینے سے

ہم کہیں سے پڑھیں درود احسنؔ
سنتے ہیں مصطفیٰؐ مدینے سے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

تیرے ایماں میں پختگی کم ہے
تجھ میں گر الفتِ نبیؐ کم ہے

دین کا چاند چاندنی لایا
کفر کی آج تیرگی کم ہے

باغِ طیبہ کے حسن کے آگے
لاکھ رونق ہے خلد کی کم ہے

معتدل ہے فضائے شہرِ نبیؐ
ایسی عالم میں دلکشی کم ہے

حسنِ اخلاق ہے ابھی باقی
اہلِ طیبہ میں بے رخی کم ہے

سامنے خرقہ پوشِ طیبہ کے
شوکت و شانِ خسروی کم ہے

ورنہ رسوائے دہر کیوں ہوتے
حُبِّ شہ ہم میں واقعی کم ہے

فیضِ طیبہ ہے عام اور اپنی
حاجتِ کاسۂ تہی کم ہے

کیسے جاؤں مدینے میں احسنؔ
زادِ راہِ سفر ابھی کم ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہر اک لب پر صدائے مرحبا ہے
جہاں میں آمدِ خیر الوریٰ ہے

تری آغوش میں دائی حلیمہ
زہے قسمت حبیبِ کبریا ہے

دوعالم میں نہیں تمثیل جس کی
وہ ذاتِ پاکِ محبوبِ خدا ہے

فلک پر کہکشاں کی بزمِ نوری
بفیضِ خاک پائے مصطفیٰؐ ہے

نگاہِ عشق میں خارِ مدینہ
گلِ ایمن سے عظمت میں سوا ہے

تہی دستو! چلو شہرِ پیمبر
درِ جود و کرم طیبہ میں وا ہے

طریقِ مصطفیٰؐ پر چلنے والا
حقیقت میں غلامِ مصطفیٰؐ ہے

برائے منزلِ حق شہ کے صدقے
''ہمارے سامنے راہِ وفا ہے''

نہ گردِ کاروانِ غیر دیکھو
نبیؐ کا سامنے جب نقشِ پا ہے

اجل آئے تو بس طیبہ میں آئے
یہی احسنؔ کی رب سے التجا ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

زمینِ پاک جو سب سے حسیں ہے
یقیناً وہ مدینے کی زمیں ہے

نگاہِ عاشقانِ مصطفیٰؐ میں
درِ سرکار ہی خلدِ بریں ہے

جو کلمہ گو نبیؐ سے بغض رکھے
منافق ہے وہ مارِ آستیں ہے

نہیں ہرگز وہ شیدائے پیمبر
عمل پیرائے سنت جو نہیں ہے

دو عالم میں کہاں تمثیل اس کی
وہ جس کی ذات ختم المرسلیں ہے

کہاں اس میں فضائے باغِ طیبہ
بہارِ خلد مانا دلنشیں ہے

ہے اِک آئینۂ تطہیر وہ دل
نبیؐ کا عشق جس دل میں مکیں ہے

عدوئے مصطفیٰؐ دشمن ہے میرا
غلامِ مصطفیٰؐ دل کے قریں ہے

متاعِ حُبِّ سرور جو ہے احسنؔ
تو پھر محشر میں کوئی غم نہیں ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جہاں میں بن کے ہادی جب شہِ ابرار آئیں گے
نویدِ دینِ حق لے کر مرے سرکار آئیں گے

اندھیرے دور ہو جائیں گے سارے کفر و باطل کے
ضیائے حق لیے جب پیکرِ انوار آئیں گے

حلیمہ بی تری ہو جائے گی معراجِ خوش بختی
تری آغوش میں جب سیدِ ابرار آئیں گے

کرے گی شادمانی رقص اہلِ غم کے چہروں پر
مداوا غم زدوں کا بن کے جب غم خوار آئیں گے

نگاہِ شوق پلکوں پر سجائے گی عقیدت سے
سفر میں جب مدینہ طیّبہ کے خار آئیں گے

سوا نیزے پہ جب خورشیدِ محشر ہوگا محشر میں
''تو رحمت کی گھٹا بن کر مرے سرکار آئیں گے''

خوشی سے امتِ عاصی مچل جائے گی محشر میں
شفاعت کے لیے جب احمدِ مختار آئیں گے

بشارت دیتے آئے ہر نبیؑ آدم سے عیسیٰ تک
جہاں کی رہبری کے واسطے سرکار آئیں گے

بروزِ حشر احسنؔ گرمیِ خورشیدِ محشر سے
بچانے عاصیوں کو حشر میں سرکار آئیں گے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

سنگ کی جب بارشیں شہ پہ کیں اغیار نے
زخم کھا کر دی دعا سیدِ ابرار نے

ہو گئی اس جگ میں جب گمرہی حد سے سوا
جگ میں بھیجا راہبر جگ کے پالن ہار نے

کس قدر تھا پُر اثر حسنِ خلقِ مصطفیٰؐ
فتح دل کو کر لیا شاہ کی گفتار نے

چار سو الحاد کی بڑھ گئیں جب ظلمتیں
دہر کو روشن کیا مہرِ حق انوار نے

سنگ دل جو تھے انھیں موم صورت کر دیا
آپ کے اخلاق نے، آپ کے کردار نے

شہرِ طیبہ کی فضا کو منور کر دیا
آپ کی دہلیز کے حسنِ پُر انوار نے

پا لیا ایثار سے افضلیت کا شرف
حق رفاقت کا ادا کرکے یارِ غار نے

صاحبِ ایماں ہوئے ہیں شوق سے حضرت عمرؓ
خوف سے تھرا گئے جب سنا کفار نے

صاحبِ زر کو عطا کی سخاوت کی ادا
حضرتِ عثمانؓ کے اس جذبۂ ایثار نے

طیش آنے پر کیا دشمنِ دیں کو معاف
مات دی یوں نفس کو حیدرِ کرار نے

فکرِ احسنؔ کو ملی نعت گوئی سے جلا
بخش دی پاکیزگی، مدحتِ سرکار نے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

اس کی معراجِ بلندی پہ عبادت ہو جائے
صدق دل سے جسے سرکار سے الفت ہو جائے

اس کا ہر ایک عمل پل میں اکارت ہو جائے
جس سے ادنیٰ سی بھی توہینِ رسالت ہو جائے

موت اس شخص کی بن جائے گی صد رشکِ حیات
جس کی قسمت سے درِ شاہ پہ رحلت ہو جائے

دامنِ عشقِ نبیؐ ہاتھ سے چھوٹے نہ کبھی
چاہتے ہو جو سرِ حشر شفاعت ہو جائے

واسطہ دے کے محمدؐ کا دعائیں مانگو
گر تمنا ہے کہ وا بابِ اجابت ہو جائے

خواب میں کاش ہو دیدِ شہِ والا اِک دن
اور اسی خواب کے عالم میں ہی رحلت ہو جائے

آج بھی لوٹ کے آجائے گا ماضی کا وقار
ہر مسلمان جو پابندِ شریعت ہو جائے

نعت گوئی ہے فقط حُبِّ نبیؐ کا اظہار
میں نے کب چاہا کہ اس سے مری شہرت ہو جائے

عیدِ میلاد کا پھر آ گیا موسم احسنؔ
اور اِک نعتِ نبیؐ بہرِ عقیدت ہو جائے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

میرا سویا مقدر جگا دیجیے
میرے آقاؐ مدینہ دکھا دیجیے

ظلمتِ رنج و غم کو مٹا دیجیے
میرے دل کی فضا جگمگا دیجیے

کہہ رہا ہے تقاضائے عشق و وفا
جان و دل مصطفیٰؐ پر لٹا دیجیے

ایسے ڈھل جایئے حُبِّ سرکار میں
پیکرِ عشق خود کو بنا دیجیے

ہر دعا ہوگی مقبول سرکار کا
صدق دل سے اگر واسطہ دیجیے

جب درِ سرورِ دیں پہ ہو حاضری
اپنی پیشانیِ دل جھکا دیجیے

تیرگی دور کرنی ہے دل کی اگر
شمعِ حُبِّ پیمبر جلا دیجیے

سنتِ مصطفیٰؐ ہے یہ کتنی حسیں
زخم کھا کر عدو کو دعا دیجیے

حسنِ اعمال کا، حُبِّ سرکار کا
دل کو احسنؔ مدینہ بنا دیجیے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

جو کردار و عمل سے عاشقِ خیرالبشر ہوں گے
انھیں کے دونوں عالم میں مقدر اوج پر ہوں گے

ہدایت کی تجلی لے کے آئے رہبر عالم
شبِ غم کے ستائے واقفِ لطفِ سحر ہوں گے

شہِ کونین کے جشنِ ولادت کی گھڑی آئی
گلی کوچے منور ہوں گے، روشن بام و در ہوں گے

بتایا ہے عمل سے ہم کو اصحابِ پیمبر نے
رہِ حق پر چلیں گے جو وہی بس راہبر ہوں گے

اگر یوں ہی رہے ہم سنتِ سرکار سے غافل
زمانے بھر میں ہر جانب مسلسل در بدر ہوں گے

مچل جائے گی محشر میں خوشی سے امتِ عاصی
شفاعت کا لیے مژدہ نبیؐ جب جلوہ گر ہوں گے

جہاں ہوں گے سجائیں گے نبیؐ کے ذکر کی محفل
نبیؐ کے چاہنے والے بھلے ہی مختصر ہوں گے

بڑھا کر آپ نے صدیقِ اکبرؓ کو مصلّے پر
اشارہ دے دیا، امت کے اب یہ راہبر ہوں گے

عمرؓ ایمان لے آئے بڑھی اسلام کی قوت
ٹھکانے پر یقیناً اب مزاجِ کفر و شر ہوں گے

ہوئے عثمانؓ بن عفان بھی اسلام میں داخل
نچھاور دین پر اب اس غنی کے مال و زر ہوں گے

ابو بکرؓ و عمرؓ کے تھے محبّ حیدرؓ تو پھر کیسے
غلامانِ علیؓ اعدائے بوبکرؓ و عمرؓ ہوں گے

سند ہے عائشہ کی پاک دامانی کی قرآن میں
جو ہوں گے اس کے منکر واصلِ نارِ سقر ہوں گے

چراغِ حُبِّ سرور سے ہیں روشن جن کے دل احسنؔ
وہی تنویرِ فیضِ مصطفیٰؐ سے بہرہ ور ہوں گے

نعت پاک

بہر سو آج برپا محفلِ ذکرِ رسالت ہے
جہاں میں ہر طرف نظارۂ جشنِ ولادت ہے

طریقِ مصطفائی میں ہی روحِ دینِ فطرت ہے
فلاحِ زندگی کا راستہ راہِ شریعت ہے

اندھیرے کفر و باطل کے جہاں سے ہو گئے رخصت
بہر سو پرتوِ تابانیِ ماہِ نبوت ہے

جو دہقاں تھے عرب کے پا گئے طرزِ جہاں بانی
مرے سرکار کا صدقہ دو عالم کی حکومت ہے

قیامت تک گماں کی دسترس میں آ نہیں سکتی
حدِ ادراک سے آگے نبیؐ کی شانِ رفعت ہے

عمل سے بھی تو بن جا سنتِ سرکار کا پیرو
رسولِ پاکؐ سے گر واقعی تجھ کو عقیدت ہے

فقط دعویٰ نبی سے عشق کا جنت نہیں دے گا
''جو پابندِ شریعت ہے وہی حقدارِ جنت ہے''

نہیں بو بکرؓ کا کوئی بھی بعدِ انبیا ثانی
سوا نوعِ نشر میں آپ کی شانِ فضیلت ہے

نہ کیوں تاریخ میں عدلِ عمرؓ کا بول بالا ہو
مثالی حضرتِ فاروقؓ کی شانِ عدالت ہے

نہیں ملتی کہیں تمثیل دنیا میں سخاوت کی
جنابِ حضرتِ عثمانؓ کی وہ شانِ سخاوت ہے

جسے سرکار نے خود بابِ شہرِ علم فرمایا
وہ ذاتِ مرتضیٰؓ ہے پیکرِ فہم و فراست ہے

نہ چھوٹے دامنِ آئینِ مدحت تیرے ہاتھوں سے
بہت ہی پُر خطر احسنؔ رہِ نعتِ رسالت ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہے یہ سچ کہ حسنِ عالم میں کوئی کمی نہیں ہے
درِ مصطفیٰؐ سی لیکن کہیں دلکشی نہیں ہے

لیے مژدۂ مسرت ہوئے جلوہ گر پیمبر
لبِ بے کساں پہ کوئی غمِ بے کسی نہیں ہے

جو بشر ہیں دست بستہ تو ملک ہیں سر بسجدہ
شہِ انبیا کی آمد کی کہاں خوشی نہیں ہے

رُخِ پاک کی تجلی سے ہیں مہر و ماہ روشن
''وہ جمالِ مصطفیٰؐ ہے کہاں روشنی نہیں ہے''

وہ جو ہے ریا کا مظہر نہیں جس میں حُبِّ سرور
اسے بندگی نہ کہیے کہ وہ بندگی نہیں ہے

یہ اطاعتِ نبیؐ ہی ہے اطاعتِ الٰہی
نہیں بندۂ خدا وہ جو محمدی نہیں ہے

کوئی یارِ غارِ سرور کا بھلا ہو کیسے ہمسر
کہ عتیقؓ جیسا افضل کوئی امتی نہیں ہے

ملا خط عمرؓ کا جس دم ہوا نیلِ خشک جاری
یہ کرامتِ عمرؓ ہے کوئی ساحری نہیں ہے

مری کیا بساط لکھوں میں صفاتِ شانِ عثماں
کہ جہاں میں ان کے جیسا کوئی بھی سخی نہیں ہے

بکمالِ دستِ حیدرؓ ہوا فتح بابِ خیبر
سبھی بولے شیرِ یزداں سا کوئی جری نہیں ہے

سرِ حشر اپنے احسنؔ کی بھی کیجیے شفاعت
کوئی دوسری تمنا اے مرے نبیؐ نہیں ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ہوئی کافور ظلمت نورِ حق کا بول بالا ہے
بفیضِ آمدِ سرور زمانے میں اُجالا ہے

عدوئے سنگ دل کو بھی بنا لے اپنا گرویدہ
مرے سرکار کا اخلاق ہی ایسا نرالا ہے

نبیؐ سے عشق کا دعویٰ اسی کا ہے فقط سچا
وہ جس نے اسوۂ سرکار پر ہستی کو ڈھالا ہے

حلیمہ سعدیہ تو ناز کر اپنے مقدر پر
تری آغوش میں رحمت کا پیکر آنے والا ہے

نہ کیوں اہلِ جہاں ممنونِ احسانِ پیمبر ہوں
''جہاں کو بحرِ ظلمت سے شہِ دیں نے نکالا ہے''

بسی ہے جس کے دل میں عظمتِ اصحابِ پیغمبر
وہی شیدا نبیؐ کا ہے، وہی اللہ والا ہے

مکرم ذات ہے وہ حضرتِ صدیقِ اکبرؓ کی
نبیؐ کے بعد جس نے کشتیِ دیں کو سنبھالا ہے

عمرؓ سے کیوں نہ ملتی مذہبِ اسلام کو رفعت
عمرؓ کی ذاتِ اطہر مدعائے شاہِ والا ہے

رسولِ پاکؐ نے دو بیٹیاں دیں عقدِ عثماں میں
مقدر حضرتِ عثماں غنیؓ کا کتنا اعلیٰ ہے

علیؓ نے جب درِ خیبر اکھاڑا بول اٹھے کافر
یقیناً یہ خدا کا شیر ہے، حق کا جیالا ہے

وسیلے سے نبیؐ کے جب بھی احسنؔ نے دعا مانگی
تو ہر طوفانِ آلام و بلا کو رب نے ٹالا ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

خدا کا ہے ڈر دل میں حُبِّ نبیؐ ہے
یہی میرا سرمایۂ زندگی ہے

رہے کیوں نہ ہر دم سرورِ عقیدت
مئے عشقِ سرور سدا میں نے پی ہے

متاعِ جہاں کی اسے کیا تمنا
نبیؐ کی غلامی جسے مل گئی ہے

کریں رشک اس پر جہاں کے سلاطیں
جو ادنیٰ گدائے دیارِ نبیؐ ہے

زمیں آتشِ ظلم سے تپ رہی تھی
نبیؐ آئے رحمت برسنے لگی ہے

جہاں اُگ رہے تھے ببولوں کے پودے
وہ دھرتی گلوں سے مہکنے لگی ہے

چرندے، پرندے، شجر، سنگ ریزے
پڑھیں جس کا کلمہ وہ میرا نبیؐ ہے

نبیؐ جس سے روٹھیں خدا روٹھ جائے
رضائے الٰہی رضائے نبیؐ ہے

شرف نعت گوئی کا حاصل ہے تجھ کو
ترے پاس احسنؔ بھلا کیا کمی ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مجسم پیکرِ حُبِّ رسولِ پاکؐ کر لیجے
عمل سے خود کو شیدائے شہِ لولاک کر لیجے

نبیؐ کے عشق میں دامانِ دل کو چاک کر لیجے
جنوں کے راہ سے حاصل حدِ ادراک کر لیجے

کثافت دور ہوتی ہے فضائے شہرِ طیبہ میں
درِ آقاؐ پہ چل کر روح و دل کو پاک کر لیجے

بلائیں دور ہو جائیں گی فیضِ اسمِ اعظم سے
مصیبت جب پڑے وردِ درودِ پاک کر لیجے

رسولِ پاک کی سنت پہ چلنا ہے تو پھر اپنا
بجائے قصر مسکن خانۂ خاشاک کر لیجے

یہ شہرِ علم کا در ہے جبینِ قلب خم کر کے
درِ آقاؐ پہ حاصل دانش و ادراک کر لیجے

گلے میں ڈال کر پٹہ پیمبر کی غلامی کا
زمیں پر رہ کے حاصل رفعتِ افلاک کر لیجے

دہن محفوظ رکھنا ہے اگر امراضِ دنداں سے
نبیؐ کی جان کر سنت فقط مسواک کر لیجے

مدینے سے بچھڑنے کی گھڑی لو آ گئی احسنؔ
دل و چشم و نظر کو ہجر میں نمناک کر لیجے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

رب کا عرفان حق آگہی دے گئے
دینِ برحق جہاں کو نبیؐ دے گئے

ورنہ ہم تیرگی میں بھٹکتے ابھی
''ان کے نقشِ قدم روشنی دے گئے''

لائے تشریف جب رہبرِ رہبراں
دہر کو اِک نئی زندگی دے گئے

وہ نظامِ مساوات لائے نبیؐ
ایک دہقاں کو بھی رہبری دے گئے

ختم کرکے قبیلے علاقے کا فرق
سب کو اِک رتبۂ ہمسری دے گئے

مژدۂ آمدِ سید الانبیا
قبلِ آمد ہی سارے نبی دے گئے

آل و اصحابِ شہ حسنِ اعمال سے
دہر کو جذبۂ بندگی دے گئے

آئے جھوکے نسیمِ مدینہ کے اور
مجھ کو پھر مژدۂ حاضری دے گئے

اب نہ بھٹکیں گے احسنؔ زمانے میں ہم
شاہِ دیں دین کی روشنی دے گئے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

پیغامِ محبت پیش کیے جب شہ نے ستم گر کے آگے
پتھر کا کلیجہ موم ہوا اخلاقِ پیمبر کے آگے

خورشید و قمر سے انجم تک ہر شمعِ فلک بے نور لگے
سرکارِ دوعالم کے روئے زیبائے منور کے آگے

رعنائیِ طورِ سینا سے نیرنگیِ باغِ ایمن تک
ہر ایک نظارہ ہیچ لگے طیبہ ترے منظر کے آگے

محشر میں شفاعت کا مژدہ، امت کو سنائیں گے آقاؐ
فریاد کناں امت ہوگی جب شافعِ محشر کے آگے

دہلیزِ نبیؐ کا ہر منگتا شاہانِ جہاں سے کہتا ہے
خوش بختیِ شاہی کچھ بھی نہیں اس شانِ گداگر کے آگے

سدرہ پہ شبِ اِسرا دیکھو سرکار کی رفعت کا منظر
''شہپر کو سمیٹے بیٹھے ہیں جبریل پیمبر کے آگے''

آغازِ خلافت میں آیا جب مسئلۂ انکارِ زکوٰۃ
ناکام ہوئی ہر فتنہ گری صدیقؓ کے تیور کے آگے

وہ جاہ و جلالِ نامِ عمرؓ لرزاں تھا جسے باطل سن کر
ڈرتے تھے شیاطیں آنے سے فاروقِؓ دلاور کے آگے

جب جب بھی ضرورت آن پڑی اسلام کو مال و دولت کی
لالا کے خزینے ڈھیر کیے عثمانؓ نے سرور کے آگے

وہ جن کا لقب ہے شیرِ خداؓ بے مثل شجاعت ہے جن کی
ٹھہرے گا کوئی روباہ صفت کیا ایسے غضنفر کے آگے

مل جائے نبیؐ کی چوکھٹ کی جاروب کشی گر احسنؔ کو
معراجِ بلندی لکھ جائے احسنؔ کے مقدر کے آگے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

سنور جائے مقدر، اس کا بگڑا کام ہو جائے
جسے فضلِ الٰہی کا عطا انعام ہو جائے

جہاں میں درسِ اخلاقِ نبوت عام ہو جائے
دعا آ جائے لب پر دور ہر دشنام ہو جائے

قدم بوسی کرے گی سر بلندی خیرِ امت کی
اگر یہ واقعی پھر پیروِ اسلام ہو جائے

نظامِ مصطفیٰؐ دنیا میں ہو جائے اگر نافذ
تورک جائے تشدد، ختم قتلِ عام ہو جائے

ذرا سا بھی کرم ہو جائے آقاؐ ہم غلاموں پر
ہر اِک منصوبۂ اہلِ ستم ناکام ہو جائے

فدا کر دوں میں اپنے روز و شب اس شامِ رحمت پر
بسر طیبہ میں میری بھی اگر اِک شام ہو جائے

ہمیں حُبِّ نبیؐ کا ہے اگر دعویٰ تو لازم ہے
''ہمارے دل کی دھڑکن مصطفیؐ کے نام ہوجائے

غلامانِ نبیؐ لائیں نہ تخت و تاج خاطر میں
مدینے میں جو حاصل منصبِ خدام ہو جائے

نگاہِ فیض ہو جائے اگر بہرِ خدا آقاؐ
تو احسنؔ بے نیازِ گردشِ ایام ہو جائے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

کہاں ملتی مسرت، دور رنج و غم کہاں ہوتے
نہ آتے مصطفیٰؐ تو ہم خوش و خرم کہاں ہوتے

قدم رنجہ نہ فرماتے اگر سرکار گیتی پر
شرارے آتشِ ظلم و ستم کے کم کہاں ہوتے

انیسِ بے کساں نے سرخوشی کر دی عطا ورنہ
مسرت آشنا دنیا میں اہلِ غم کہاں ہوتے

نہ ہوتی دہر میں بعثت اگر محبوبِ داور کی
خلائق میں معظم ہم بنی آدم کہاں ہوتے

وجودِ عالمیں ہے آمدِ سرکار کا صدقہ
''اگر آقاؐ نہیں ہوتے تو دو عالم نہیں ہوتے

نہ جم جاتے اگر بوبکرؓ اپنے عزمِ محکم پر
خلافت میں اٹھے فتنوں کے تیور کم نہیں ہوتے

مشیت کو بنانا تھا نبیؐ کا مدعا ورنہ
عمرؓ بھی عازمِ سوئے درِ ارقم نہیں ہوتے

اگر ذاتِ غنیؓ ہوتی نہ صد رشکِ حیا داری
فرشتوں میں غنیؓ کے تذکرے باہم نہیں ہوتے

نہ گرتی برق کی صورت جو شمشیرِ ید اللٰہی
سرِ مغرور باطل قوتوں کے کم نہیں ہوتے

اگر شامل لہو ہوتا نہ ایثارِ خدیجہؓ کا
در و دیوار قصرِ دیں کے مستحکم نہیں ہوتے

ہمیں احسنؔ نبیؐ کا دامنِ رحمت ملا ورنہ
رہِ ہستی میں گم گشتہ نہ جانے ہم کہاں ہوتے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ظلمت کدے میں نور کا ہالہ لیے ہوئے
سرکار آئے دیں کا اجالا لیے ہوئے

ٹوٹا طلسمِ تیرہ شبی آ گئے حضورؐ
اِک انقلابِ نو کا سویرا لیے ہوئے

بادِ نسیم پھرتی ہے خوش ہوکے کو بکو
لب پر نبیؐ کے آنے کا مژدہ لیے ہوئے

جس پر فدا ہے نقش و نگارِ بہشت بھی
وہ حسنِ بے مثال ہے طیبہ لیے ہوئے

دیکھو یہ شانِ شہرِ نبیؐ آج بھی وہاں
شاہانِ وقت پھرتے ہیں کاسہ لیے ہوئے

یا رب تو میرے شوق کو تکمیل بخش دے
میں بھی ہوں شوقِ دیدِ مدینہ لیے ہوئے

بھرتا نہیں ہے جی مرا، ہٹتی نہیں نظر
وہ دلکشی ہے گنبدِ خضریٰ لیے ہوئے

مشک و گلاب و صندل و عنبر میں وہ کہاں
خوشبو ہے جو نبیؐ کا پسینہ لیے ہوئے

احسنؔ مدینے جائے گا اِک دن بفضلِ رب
نعتِ رسولِ پاک کا تحفہ لیے ہوئے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مولائے لا شریک کی وحدت پہ ناز ہے
بندوں کو ذوالجلال کی عظمت پہ ناز ہے

مال و متاعِ دہر کی وہ حرص کیا کریں
جن کو نبیؐ کے عشق کی دولت پہ ناز ہے

کیوں آمنہ اٹھائیں نظر چاند کی طرف
ان کو پسر کی موہنی صورت پہ ناز ہے

دُرِ یتیم پا کے حلیمہ ہیں سرخرو
ان کے قدومِ پاک کی برکت پہ ناز ہے

ہے نافذ العمل جو ہمیشہ کے واسطے
''سرکارِ دوجہاں کی نبوت پہ ناز ہے''

محسن کا دے رہے ہیں لقب محسنِ جہاں
بو بکرؓ کو نبیؐ کی رفاقت پہ ناز ہے

تولا ہے اپنے آپ کو میزانِ عدل میں
انصاف کو عمرؓ کی عدالت پہ ناز ہے

دو نور مل گئے ہیں غنیؓ کو حضورؐ سے
ملت کو روشنی کی اضافت پہ ناز ہے

تاریخ خود ہے عظمتِ حیدرؓ کی ترجماں
ان کی ہر ایک جنگ میں شرکت پہ ناز ہے

ہیں بو عبیدہؓ ایسے ہی سالارِ فوجِ حق
تاریخ کو خود ان کی قیادت پہ ناز ہے

احسنؔ بساطِ فکر پہ ادنیٰ سہی مگر
اس کو حضورِ پاکؐ کی مدحت پہ ناز ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

بزمِ امکاں عرش و کرسی فرش و بحر و بر بنے
لفظِ کُن فرمایا رب نے عالمی منظر بنے

داعیِ امن و اماں اخلاق کے پیکر بنے
جاں نثارانِ نبیؐ بہتر سے بھی بہتر بنے

جن گھروں میں پہنچی تنویرِ مساواتِ نبیؐ
مرکزِ انوارِ امن و آشتی وہ گھر بنے

برکتیں اللہ رے ان کے قدومِ پاک کی
جو غبارِ راہ تھے مہر و مہ و اختر بنے

پتھروں کی طرح تھے خانہ بدوشانِ عرب
''جب تراشا مصطفیٰؐ نے تب ہی وہ گوہر بنے''

پیش کی صدیقؓ نے وہ جاں نثاری کی مثال
امتِ سرور میں سب سے افضل و برتر بنے

سر قلم کرنے پہ آمادہ تھے جو سرکار کا
وہ عمرؓ ہی مظہرِ اوصافِ پیغمبر بنے

سادگی صبر و سخاوت عاجزی حلم و حیا
خوبیِ عثماں غنیؓ کے یہ سبھی مظہر بنے

جس درِ خیبر پہ باطل کو بڑا ہی ناز تھا
توڑ کر اس در کو حیدرؓ فاتحِ خیبر بنے

سیدِ اہلِ جناں شبیرؓ و شبرؓ ہیں وہی
کمسنی میں شہسوارِ دوشِ پیغمبر بنے

نعتِ احسنؔ کو خدایا بخش دے ایسا شرف
زادِ راہِ آخرت یہ مدحتِ سرور بنے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

لاشریک ولم یزل رب رب ہی معبودِ جہاں ہے
بارگاہِ ایزدی ہی سجدہ گاہ ِکُن فکاں ہے

آمدِ سرور کے صدقے سارا عالم ضوفشاں ہے
ذرہ ذرہ فرشِ گیتی کا مثالِ کہکشاں ہے

ہادیِ بر حق نے بدلا ایسا طرزِ زندگانی
کل کا گم گشتہ مسافر آج میرِ کارواں ہے

ماورا ادراک سے ہے منزلِ اوج پیمبر
آپ کے زیرِ کفِ پا رفعتِ کل آسماں ہے

جس کے دل میں واقعی ہے خوفِ داور حُبِّ سرور
وہ دوعالم میں یقیناً کامراں ہے کامراں ہے

اللہ اللہ زوج و زوجہ کی محبت کا دوام
''جو تھا حجرہ عائشہؓ کا اب نبیؐ کا آستاں ہے''

باغیانِ دیں کی سرکوبی کے تیور سے ہے ظاہر
عزمِ صدیقی کے آگے سرنگوں کوہِ گراں ہے

عدل کی تھی شمع روشن، امن کا تھا بول بالا
وہ عمرفاروقؓ جیسا عہدِ زریں اب کہاں ہے

وہ حیاداریِ عثمانؓ، وہ غنیؓ کی بردباری
ذکر جس کا بر زبانِ ساکنانِ آسماں ہے

بخشتے کیوں کر نہ حیدرؓ زیرِ دشمن کی خطائیں
نفس غالب آپ پر ہو یہ بھلا ممکن کہاں ہے

دیدِ طیبہ کا شرف اب تو عطا کر دے خدایا
کب سے اذنِ حاضری کا منتظر احسنؔ یہاں ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حمدِ خدا ہے قدرتِ داور کی بات ہے
نوکِ زباں پہ خالقِ اکبر کی بات ہے

لب پر جو حسنِ عالمی منظر کی بات ہے
نیرنگیِ مشیتِ داور کی بات ہے

تنویرِ مہر و ماہ نہ اختر کی بات ہے
ہر سو جمالِ روئے پیمبر کی بات ہے

ذکرِ رسولِ پاکؐ ہے موضوعِ گفتگو
بزمِ نبیؐ ہے سیرتِ سرور کی بات ہے

دُرِ یتیم پا کے حلیمہ ہیں خوش بہت
خوش کیوں نہ ہوں یہ اوجِ مقدر کی بات ہے

ذکرِ خدائے پاک ہے ہر روح کی غذا
راحت رسانِ قلب پیمبر کی بات ہے

ہوگا نہ ان کو حشر میں تشنہ لبی کا خوف
''جن کی زباں پہ ساقیِ کوثر کی بات ہے''

فکرِ رسا کہاں مری نعتِ نبیؐ کہاں
قطرے کے لب پہ گویا سمندر کی بات ہے

کیا وصف چار یارِ نبیؐ کا بیان ہو
ذرہ مری بساط ہے گوہر کی بات ہے

احسنؔ کی نعت کیوں نہ عبادت میں ہو شمار
رب کی ثنا ہے اس میں پیمبر کی بات ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

ظلمتِ باطل کو دنیا سے مٹانے کے لیے
مہرِ حق چمکا دلوں کو جگمانے کے لیے

آ گئے لے کر نویدِ شادمانی مصطفیٰؐ
منتظر دنیائے غم تھی مسکرانے کے لیے

رب نے بخشا سنگریزوں کو گواہی کا شرف
کفر جب آیا نبیؐ کو آزمانے کے لیے

ہم نہیں کہتے زمانہ خود ہے اس کا معترف
''ذاتِ آقاؐ رہنما ہے ہر زمانے کے لیے''

ہم کو بخشا مصطفیٰؐ نے خود شناسی کا شعور
بارگاہِ ایزدی میں سر جھکانے کے لیے

بجھ نہیں سکتے کبھی حُبِّ پیمبر کے چراغ
لاکھ درپے ہو ہوائے شر بجھانے کے لیے

یا خدا بہرِ نبیؐ امدادِ غیبی کر عطا
کفر آمادہ ہے پھر حق کو مٹانے کے لیے

اسوۂ اصحابِ آقاؐ کی ضرورت ہے ہمیں
بحرِ غم سے کشتیِ دیں کو بچانے کے لیے

ہو عطا احسن کو بھی آقاؐ کرم کا سائباں
مہرِ محشر کی تپش میں سر چھپانے کے لیے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حُبِّ سرکار میں جو خود کو مٹا سکتا ہے
اپنے قدموں میں زمانے کو جھکا سکتا ہے

تو مسلماں ہے مسلماں کی صفت پیدا کر
کشتیِ دیں کو یہ نسخہ ہی بچا سکتا ہے

اپنے کردار کو اسلاف کا آئینہ بنا
انقلاب آج بھی تو دہر میں لا سکتا ہے

تیرے ایماں کے دیے کی جو ہوئی لو مدھم
ایک جھوکا بھی اسے پل میں بجھا سکتا ہے

تو فقط اسوۂ سرکار کا پیرو بن جا
پھر زمانہ تجھے پلکوں پہ بٹھا سکتا ہے

درس آقاؐ نے دیا فاتحِ قالب بن کر
سنگ کو خُلق ترا موم بنا سکتا ہے

کیوں نہ یکجا کروں میں دولتِ نعتِ سرور
کام سرمایہ یہی حشر میں آ سکتا ہے

دیدِ طیبہ کا اگر تجھ میں ہے عزمِ صادق
راہِ مشکل کو یہ آسان بنا سکتا ہے

اذنِ سرکار جو ہو جائے تو شہرِ طیبہ
احسنؔ مفلس و نادار بھی جا سکتا ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

تعریف کی خاطر ہے، نہ شہرت کے لیے ہے
یہ نعتِ نبیؐ جوشِ محبت کے لیے ہے

خوش بخت ہوں میں آپ کی امت میں ہوں شامل
''فردوسِ بریں آپ کی امت کے لیے ہے''

سدرہ حدِ جبریل ہے، قوسین سے آگے
مخصوص جگہ صاحبِ رفعت کے لیے ہے

ہوگا سرِ آقاؐ پہ سرِ حشر مزین
وہ تاج جو مخصوص شفاعت کے لیے ہے

کرتے ہیں ثنا بہرِ سعادت سبھی ورنہ
قرآن ہی کافی تری مدحت کے لیے ہے

ہر دور کا منشورِ نظام اس میں ہے پنہاں
ہر دور میں قرآن ہدایت کے لیے ہے

تحریر میں ہرگز نہ کبھی لائیے وہ لفظ
جو شانِ پیمبر کی اہانت کے لیے ہے

بوبکرؓ کو آقاؐ کا مصلے پہ بڑھانا
تمہید یہ حقدارِ خلافت کے لیے ہے

محکوم ہے کیوں آج غلامِ نبیؐ احسنؔ
مومن تو زمانے کی قیادت کے لیے ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مونسِ بے کساں کی آمد ہے
سرورِ سروراں کی آمد ہے

رقص میں ہیں چمن کے لالہ و گل
نازشِ گلستاں کی آمد ہے

ہے یہ مژدہ نسیم کے لب پر
مرحبا باغباں کی آمد ہے

ہر طرف ہے تجلیِ رحمت
مہرِ حق آسماں کی آمد ہے

بقعۂ نور ہے درِ ہاشم
رحمتِ کُل جہاں کی آمد ہے

خیرِ جن و بشر کے دن آئے
ہادیِ انس و جاں کی آمد ہے

سر بلندیِ دینِ حق کے لیے
دین کے پاسباں کی آمد ہے

اب نہ ڈوبے گی کشتیِ ہستی
نا خدائے جہاں کی آمد ہے

اب نہ بھٹکے گا کارواں احسنؔ
رہبرِ کارواں کی آمد ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نصیب ذرے کا پھر آفتاب ہو جائے
جو اِک نگاہِ رسالت مآب ہو جائے

نبیؐ کے عشق میں ہو جائیں ہم جو وارفتہ
ہمارے دل سے فنا اضطراب ہو جائے

وہ خوش نصیب ہے طیبہ کی دید کا موقع
جسے حیات میں ہی دستیاب ہو جائے

رسولِ پاکؐ کی سنت کو ہم جو اپنالیں
تو پل میں ختم یہ نازل عذاب ہو جائے

جسے حضورؐ شفاعت نصیب فرما دیں
بروزِ حشر وہ پھر کامیاب ہو جائے

صحابہؓ جیسا جو ہو جائے اپنا طرزِ عمل
جہاں میں برپا ابھی انقلاب ہو جائے

نبیؐ کو جو کہے مٹی میں مل گئے مر کر
الٰہی اس کی ہی مٹی خراب ہو جائے

بجائے عشق یہ بغضِ رسولؐ رکھتے ہیں
منافقین کا خانہ خراب ہو جائے

عمل سے کتنے ہیں احسنؔ نبیؐ کے ہم شیدا
چلو کہ اپنا بھی کچھ احتساب ہو جائے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نہ ایمن کی حسیں وادی نہ حسنِ طورِ سینا ہے
عقیدت کا مری مرکز فقط شہرِ مدینہ ہے

ادھر بھی اِک نظر کر دے بہت دشوار جینا ہے
الٰہی خیر فرما دے تلاطم میں سفینہ ہے

سوا ہے جس کی خوشبو مشک وعنبر سے گلِ تر سے
رسولِ پاکؐ کے وہ جسمِ اطہر کا پسینہ ہے

نہ ہو عشقِ پیمبر کی تجلی جس کی ہستی میں
سمجھیے اس کا دل تاریک ہے، بے نور سینہ ہے

مئے حُبِّ نبیؐ سے جو ہوا سرشار دنیا میں
سرِ محشر یقیناً جامِ کوثر اس کو پینا ہے

سجاتے ہیں غلامانِ نبیؐ میلاد کی محفل
جو ہیں میلاد کے منکر، نبیؐ سے ان کو کینہ ہے

ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ بو ذرؓ و طلحہؓ
نبیؐ کا ہر صحابی لعل و گوہر ہے، نگینہ ہے

فقط صدقہ ہے یہ سرکار کے فیضانِ رحمت کا
ہمارے پاس جو یہ آج جینے کا قرینہ ہے

عطا احسنؔ کو کر دے یاخدا حسانؓ کا صدقہ
شعورِ نعت گوئی ہے نہ مدحت کا قرینہ ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

واللہ کامرانی کا رستہ ہے سامنے
یعنی نبی کا نقشِ کفِ پا ہے سامنے

وہ بالیقین دونوں جہاں میں ہے کامیاب
جس کے عمل میں آپ کا اسوہ ہے سامنے

بوئے دیارِ پاک ہے ہر سانس میں بسی
جب سے بہارِ گلشنِ طیبہ ہے سامنے

کیسے ہٹے نگاہ کہ بھرتا نہیں ہے جی
حسن و جمالِ روضۂ آقاؐ ہے سامنے

فکرِ جہاں ہے اور نہ تشویشِ آخرت
راحت رسانِ قلب، مدینہ ہے سامنے

پیشِ نگاہ شہرِ نبیؐ کی ہیں رونقیں
آسودگیِ دل کا نظارہ ہے سامنے

اب دور کر لے اپنی تو ساری کثافتیں
اے دل غبارِ راہِ مدینہ ہے سامنے

پاسِ ادب نہ کھو دے کہیں اضطرابِ شوق
''اے دل سنبھل کہ گنبدِ خضریٰ ہے سامنے''

بد بخت ہیں جو طیبہ میں رہ کر ہیں تشنہ لب
حالاں کہ فیض آقا کا دریا ہے سامنے

زاہد سے کہہ دو چھیڑے نہ باغِ جناں کا ذکر
احسنؔ ابھی تو منظرِ بطحا ہے سامنے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

عرفانِ خدا ملنے کا امکان نہیں ہے
گر عشقِ نبیؐ کا تجھے عرفان نہیں ہے

ایمن کے چمن زار ہوں یا باغِ ارم ہوں
بطحا سے حسیں کوئی گلستان نہیں ہے

ہے زیرِ کفِ پائے نبیؐ اوجِ ثریا
ذیشان کوئی آپ سا ذیشان نہیں ہے

مانا کہ بہت خوب ہے آرائشِ جنت
دہلیزِ نبی جیسی مگر شان نہیں ہے

دیکھا جو درِ پاک تو دیوانہ یہ بولا
ایوانِ نبیؐ سا کوئی ایوان نہیں ہے

دہقانِ عرب بن گئے سرتاجِ سلاطیں
یہ کیا ہے پیمبر کا جو فیضان نہیں ہے

وہ عرش کے قدسی ہوں اجنہ ہوں بشر ہوں
''کس قوم پہ سرکار کا احسان نہیں ہے''

محتاط بہت ہو کے قدم رکھیے گا احسنؔ
یہ رہ گزرِ نعت ہے آسان نہیں ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

کائناتِ زمیں ہے عقبیٰ ہے
جو بھی ہے سب نبیؐ کا صدقہ ہے

جو نہ آئے حدِ تعین میں
میرے سرکار کا وہ رتبہ ہے

زلف، تفسیرِ سورۂ واللیل
شرحِ والشّمس روئے زیبا ہے

دیکھنا حشر میں چلن اس کا
عز و شانِ نبیؐ کا سکہ ہے

وجہِ تخلیقِ کائنات ہیں آپ
''ہر طرف آپ ہی کا جلوہ ہے''

راہِ حق سے کوئی نہ بھٹکے گا
سامنے گر نبیؐ کا اسوہ ہے

ہیں شفا بخش جس کے گرد و غبار
پاک ایسی زمینِ بطحا ہے

عاشقانِ نبیؐ کی نظروں میں
رشکِ باغِ جناں مدینہ ہے

چار یارِ رسولؐ سے الفت
رکھنے والا ہی خوش عقیدہ ہے

نقشِ پائے رسولؐ ہی احسنؔ
مشعلِ راہِ دین و دنیا ہے

نعت پاک

ضیائے محفلِ شب میں تجلیِ سحر میں ہے
جمالِ روئے زیبائے نبیؐ شمس و قمر میں ہے

فرنگی اقتدا میں ہے نہ تقلیدِ دِگر میں ہے
''فلاحِ دین و دنیا طاعتِ خیر البشر میں ہے''

بشر کیا جان پائے منزلِ رفعت پیمبر کی
حدِ جبریل بھی سرکار کی جب رہ گزر میں ہے

دعا دے کر ستم گاروں کو بھی آقاؐ نے بتلایا
نمایاں خیر کا پہلو خطا کے درگزر میں ہے

وہ کیا خاطر میں لائے حسنِ ایوانِ شہنشاہی
جمالِ گنبدِ خضریٰ بسا جس کی نظر میں ہے

رسالت کی گواہی دے رہی ہیں ننھی کنکریاں
شعورِ آگہی بو جہل سے بہتر حجر میں ہے

جہانِ شمس جہت، کُل آسماں، لوح و قلم، کرسی
وجود ان کا طفیلِ آمدِ خیر البشر میں ہے

خدا نے کیسی کیسی عظمتیں بخشیں صحابہؓ کو
ہیں طیبہ میں عمرؓ ایران کا منظر نظر میں ہے

ملے گی کامرانی دونوں عالم کی تجھے احسنؔ
اگر سودائے حُبِّ سرورِ دیں تیرے سر میں ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حُبِّ سرور، جس کی خاطر جان ہے ایمان ہے
وہ غلامِ مصطفیٰؐ ہے بس یہی پہچان ہے

آپ کے صدقے ملی ہم کو خدا کی معرفت
اے شہِ کونین ہم پر آپ کا احسان ہے

جو عمل پیرا ہیں دل سے سنتِ سرکار پر
وہ غلامانِ پیمبر ہیں یہی پہچان ہے

خاتمہ بالخیر جس کا ہو گیا ایمان پر
ہر سوالِ قبر اس کے واسطے آسان ہے

مشعلِ راہِ ہدایت ہے حدیثِ مصطفیٰؐ
''زندگی کا اِک مکمل ضابطہ قرآن ہے''

مل گیا صدیقؓ جیسا رہنمائے زندگی
درسگاہِ مصطفیٰؐ کے فیض کی کیا شان ہے

پیش دنیا کر نہ پائی آج تک جس کی نظیر
اس قدر بہتر عمرؓ کے عدل کی میزان ہے

ساکنانِ عرش بھی کرتے ہیں جس کا تذکرہ
کیا حیاداریِ عثمانؓ کی نرالی شان ہے

فاتحِ خیبرؓ کی شانِ حیدری کو دیکھ کر
لشکرِ باطل کا ہر اِک سورما حیران ہے

بہرِ مدحت منبرِ رحمت پہ آقاؐ دیں جگہ
مرتبہ حسانؓ بن ثابت کا عالی شان ہے

یا خدا احسنؔ کو بھی دکھلا دے وہ شہرِ نبیؐ
آج بھی جاری جہاں سرکار کا فیضان ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نبی کی جس میں تڑپ نہیں ہے ثنائے خیر البشر نہیں ہے
وہ شہرِ دل شہرِ دل نہیں ہے، وہ گھر حقیقت میں گھر نہیں ہے

تجلیِ صبحِ شادمانی ہمارے دیوار و تک آئے
غموں کی تاریک شب ہے آقاؐ کہیں نمودِ سحر نہیں ہے

سنبھل کہ پاسِ ادب نہ کھو دے یہ جذبۂ شوقِ دید تیرا
ادب گہِ کوئے مصطفیٰؐ ہے تجھے ذرا بھی خبر نہیں ہے

مکینِ دنیائے فرشِ گیتی ہوں یا کہ ہوں ساکنانِ عرشی
تری عطائے کرم سے آقاؐ ہے کون جو بہرہ ور نہیں ہے

رسائیِ انبیا فلک تک ملک کی منزل فرازِ سدرہ
جہاں سے گزرے ہیں میرے آقاؐ وہاں کسی کا گزر نہیں ہے

نبیؐ کی سنت کا بن کے پیرو بلند کر اعتبارِ ہستی
نبیؐ کی سنت میں جو نہ گزرے وہ زندگی معتبر نہیں ہے

وہ عظمتِ یارِ غارِ سرور وہ شانِ بوبکرؓ بن قحافہؓ
نبیؐ کی امت میں کوئی افضل عتیق جیسا بشر نہیں ہے

سنہرے حرفوں سے کیوں نہ لکھے زمانہ عہدِ عمرؓ کو زریں
جہانِ تاریخ میں کہیں بھی مثالِ عہدِ عمرؓ نہیں ہے

رہِ خدا میں لٹانے والے خزینۂ زر بہت ہیں لیکن
جنابِ عثماں غنیؓ کے جیسا غنی کوئی اہلِ زر نہیں ہے

یہی فنا فی خدا کی منزل یہی ہے معراج بندگی کی
نماز میں تن سے تیر نکلا علیؓ کو اس کی خبر نہیں ہے

نہ دل میں حُبِّ رسولِ اکرم نہ خوفِ پروردگارِ عالم
یہی سبب ہے کہ آج احسنؔ دعا میں اپنی اثر نہیں ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مجھ کو مال و زر، نہ گوہر چاہیے
یا خدا حُبِّ پیمبر چاہیے

ہجرِ طیبہ میں تڑپنے کے لیے
چشمِ پرنم، قلبِ مضطر چاہیے

ایک قطرہ ہی کرم کا ہے بہت
کب کہا میں نے سمندر چاہیے

سرمۂ چشمِ عقیدت کے لیے
مجھ کو خاکِ کوئے سرور چاہیے

آرزو جاگی ہے دیدِ خلد کی
''آنکھ کو طیبہ کا منظر چاہیے''

مقصدِ ہستی کو پانے کے لیے
حُبِّ احمد خوفِ داور چاہیے

کیجیے نافذ نظامِ مصطفیٰؐ
واقعی گر نظم بہتر چاہیے

مل غبارِ خاکِ طیبہ جسم پر
نسخۂ کامل شفا گر چاہیے

مل گیا ہے نعت گوئی کا شرف
مجھ کو کیا اب اس سے بڑھ کر چاہیے

احسنؔ عاصی کو آقاؐ حشر میں
آپ کی رحمت کی چادر چاہیے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

عاشقِ خیر الوریٰ ہو جایئے
حُبِّ شہ کا آئنہ ہو جایئے

صدق دل سے مثلِ اصحابِ نبیؐ
''جاں نثارِ مصطفیٰؐ ہو جایئے''

رشک سلطانی کرے گی آپ پر
کوئے سرور کے گدا ہو جایئے

دل میں پیدا کیجیے سوزِ بلالؓ
رمزِ حق سے آشنا ہو جایئے

خواہشِ اوجِ ثریا ہے اگر
خاکِ کوئے مصطفیٰؐ ہو جایئے

جو کرے دنیا میں تضحیکِ نبیؐ
ایسے رشدی سے جدا ہو جایئے

آپ ہیں صدیقؓ کے شیدا اگر
پیکرِ صدق و صفا ہو جایئے

پھر عمرؓ سے رہنما کے واسطے
پیشِ رب محوِ دعا ہو جایئے

سیرتِ عثماں غنیؓ کا واسطہ
مظہرِ حلم و حیا ہو جایئے

کیجیے توقیرِ بوبکرؓ و عمرؓ
پیروِ شیرِ خدا ہو جایئے

آ گیا ہے سامنے شہرِ نبیؐ
با ادب احسنؔ ذرا ہو جایئے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

سب سے ذیشان بعدِ خدا کون ہے
ذاتِ آقاؐ ہے اس کے سوا کون ہے

رفعتِ شہ کی کیا حد بتائے کوئی
حد خدا کے سوا جانتا کون ہے

قربِ خاصِ خدا سے مشرف ہوئے
''آپ جیسا خدا آشنا کون ہے''

آپ نے بخشا اس کا جہاں کو شعور
کون جھوٹے خدا ہیں خدا کون ہے

کیا بگاڑے گا گرداب واقف ہے وہ
دین کی ناؤ کا ناخدا کون ہے

ہم غلاموں کے حامی ہیں شاہِ امم
حشر میں اے منافق ترا کون ہے

یا خدا کس سے مانگوں پکاروں کسے
ما سوا تیرے حاجت روا کون ہے

بے عمل ہے یہاں کثرتِ عاشقاں
با عمل عاشقِ مصطفیٰؐ کون ہے

مصطفیٰؐ کی شفاعت کے منکر ہیں جو
حشر میں ان کا شافع بتا کون ہے

نعت کا جس نے احسنؔ کیا حق ادا
صرف قرآن ہے دوسرا کون ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

کون شیدائِ مصطفیٰؐ ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے
کون بو جہل کا ہم نوا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

منکرِ علمِ غیبِ پیمبر تیرا جھوٹا ہے ہر عشقِ سرور
مکر دل میں جو تیرے چھپا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

بدر میں کون کس جا مرے گا حشر کس کا کہاں کیسے ہوگا
پہلے ہی شہ نے بتلا دیا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

رہ کے طیبہ میں موتہ کا منظر یوں سنائیں صحابہؓ کو سرور
جنگ کا جیسے نقشہ کھنچا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

امتحانِ نبیؐ لینے مت جا ورنہ ہوگا تو بوجہل رسوا
تیرے ہاتھوں کی مٹھی میں کیا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

غیب داں ان کو اصحاب جانیں غیب کا حال آقاؐ سے پوچھیں
کیوں کہ ان کا یقیں کہہ رہا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

واقفِ سِرِّ یزداں پیمبر شہرِ علمِ لدنی ہیں سرور
پردۂ غیب میں کیا چھپا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

علمِ غیبِ نبیؐ ہے عطایا غیب داں رب نے شہ کو بنایا
عالم الغیب تو بس خدا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

حالِ دل شہ کو کیا یہ سنائے ہجرِ طیبہ کا غم کیا بتائے
قلبِ احسنؔ کا کیا مدعا ہے بالیقیں مصطفیٰؐ کو پتہ ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

مدینے میں گلی رحمت کی ایسی پائی جاتی ہے
جہاں بارش کرم کی عرش سے برسائی جاتی ہے

وہ میخانہ ہے طیبہ کا وہ بزمِ مئے ہے آقاؐ کی
مئے عرفانِ وحدت جس جگہ چھلکائی جاتی ہے

کوئی جاتا نہیں ہے لوٹ کر خالی مدینے سے
متاعِ فیض ہر اِک کو عطا فرمائی جاتی ہے

درِ آقاؐ ہے ایسا در جہاں کی بھیک لینے کو
بھکارن بن کے شان وشوکتِ دارائی جاتی ہے

وہ عالم ہے تجلیِ رُخِ زیبائے سرور کا
ضیائے ماہِ کنعاں دیکھ کر شرمائی جاتی ہے

رسولِ پاک آئے جب سے آغوشِ حلیمہ میں
حلیمہ اپنے اوجِ بخت پر اترائی جاتی ہے

نبیؐ کا دینِ حق مینائے وحدت کا ہے میخانہ
''یہاں پر بادۂ توحید ہی چھلکائی جاتی ہے''

کرو خود کو نہ رسوا چھوڑ کر سرکار کی سُنت
جہنم کی طرف لے کر یہی رسوائی جاتی ہے

بچایا جاتا ہے دامن غلو سے شرک و بدعت سے
گُلِ نعتِ نبیؐ سے فکر جب مہکائی جاتی ہے

عمل سے نیک بن احسنؔ اگر ہے خلد میں جانا
لیے بندوں کو باغِ خلد میں اچھائی جاتی ہے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

حیات حبِ نبی میں اگر گزر جائے
تو یہ جہاں ہی نہیں آخرت سنور جائے

نگاہِ فیضِ رسالت جدھر جدھر جائے
بہارِ رحمتِ حق بھی ادھر ادھر جائے

خدا کے خوف سے معمور جس کا سینہ ہے
جہانِ ظلم سے ممکن نہیں وہ ڈر جائے

نبی سے عشق کا ہو جائے مستند دعویٰ
عمل سے تیرا جو کردار بھی نکھر جائے

اگر نبی کے وسیلے سے مانگ لے تو دعا
سفینہ نرغۂ گرداب سے ابھر جائے

حضور کا جو ہے گستاخ جنتی ہی نہیں
دیارِ پاکِ نبی میں جیے کہ مر جائے

بغیر حبِ نبی آرزو نہ کر اس کی
''نبی کے شہر میں یہ زندگی گزر جائے''

ہے وقت اسوۂ آقا میں ڈھال لے خود کو
نہ جانے چلتی ہوئی سانس کب ٹھہر جائے

عمل سے بن جا تو شیدائِ نبی احسنؔ
جو چاہتا ہے مقدر ترا سنور جائے

☆☆☆☆☆

نعت پاک

نہیں میں صاحبِ زر، غم نہیں ہے
متاعِ حبِ سرور کم نہیں ہے

اگر خالی ہے دل حبِ نبی سے
ترا ایمان مستحکم نہیں ہے

شفیعِ حشر ہیں آقا ہمارے
ہمیں محشر کا کوئی غم نہیں ہے

تمنائے جہاں بانی کروں کیوں
غلامیِ شہِ دیں کم نہیں ہے

ملی ہے ایسی افضلیت بشر کو
کوئی مثلِ بنی آدم نہیں ہے

نہ کیوں نازاں ہوں ہم شہ کی عطا پر
عطائے سرورِ دیں کم نہیں ہے

ہے توہینِ نبی کا مرتکب جو
عدو ہے وہ مرا ہمدم نہیں ہے

بنایا امتی ہم کو نبی کا
کرم اللہ کا یہ کم نہیں ہے

درِ آقا پہ دل ہے سر بسجدہ
جبینِ سر بھلے ہی خم نہیں ہے

نہ پوچھ احسنؔ فضائے باغِ طیبہ
کہیں ایسا حسیں موسم نہیں ہے

☆☆☆☆☆

حمد و نعت

ساری خلقت تری یا رب سبھی موسم تیرے
تو ہے خلاقِ دو عالم، ہیں دو عالم تیرے

بندگی اپنی شہِ دیں کی غلامی بخشی
یا خدا ہم پہ یہ احسان نہیں کم تیرے

باغِ گیتی کے سبھی برگ و ثمر لالہ و گل
یا خدا محو ہیں اذکار میں ہر دم تیرے

اپنی خوش بختی پہ یا رب نہ ہو کیوں ناز ہمیں
ہم ہیں ان کے جو ہیں تیرے تو ہوئے ہم تیرے

قدسیِ عرش و اجنہ ہوں بنی آدم ہوں
ہیں ثنا خوان سبھی رحمتِ عالم تیرے

تیری توصیف بیاں کرتے ہیں دونوں عالم
نام لیوا نہیں دنیا میں فقط ہم تیرے

ملکیت میں ہے تری نعمتِ دنیا آقا
نہرِ تسنیم، جناں، کوثر و زم زم تیرے

مندمل زخموں کو کرنا ہے تو چل شہرِ نبی
آب وگل طیبہ کے بن جائیں گے مرہم تیرے

رنج وغم حشر میں احسنؔ تجھے کس بات کا جب
دور فرمائیں گے غم مرسلِ اعظم تیرے

☆☆☆☆☆

مناجات

یا الٰہی دلِ مسلم کو فروزاں کر دے
اس کے حالات کو فردوس بداماں کر دے

تازگی بخش دے مرجھائے ہوئے پھولوں کو
ڈالی ڈالی کو ہم آغوشِ بہاراں کر دے

واسطہ شانِ کریمی کا تری ہے تجھ کو
مشکلیں بے کس و نادار کی آساں کر دے

نارِ نمرود لپکتی ہے ہمیں پھر یا رب
اس کے شعلوں تو گلہائے گلستاں کر دے

حق پسندوں سے ہیں الجھے ہوئے اہلِ باطل
یا الٰہی انھیں رسوا سرِ میداں کر دے

نرغۂ کفر سے بچنے کی نہیں کوئی سبیل
اپنے بندوں کے لیے غیب سے ساماں کر دے

تیری رحمت کے سہارے ہی ہے اپنی کشتی
موجِ طوفاں کو سفینے کا نگہباں کر دے

حیدر و خالد و طارق سا جری پیدا کر
شانِ حق سارے زمانے میں نمایاں کر دے

لشکرِ کفر مٹانے پہ تلا ہے یا رب
پھر ابابیل کے لشکر کو نگہباں کر دے

جس سے ہر وقت رہے تیری عبادت کا سرور
تو عطا ہم کو وہی بادۂ عرفاں کر دے

تیرا احسنؔ ہے گنہگار مگر اے مولیٰ
داغ سے پاک مرا دامنِ عصیاں کر دے

☆☆☆☆☆

BAHAR-E-AQEEDAT

Deewan-e-Naat

Written by

Ahsan Aazmi

تاثر

کچھ خطے کچھ علاقے کچھ شہر ایسے ہوتے ہیں جن کے نام آتے ہی عقیدت ایمان اور یقین کی شمعیں جھلملانے لگتی ہیں وہ مذہبی ہوں یا تاریخی اور ادبی صورتِ حال تقریباً یہی رہتی ہے اعظم گڑھ انھیں خطوں اور شہروں میں ایک نمایاں اور اہم نام ہے جس سے نسبت ہی کسی ادیب اور شاعر کے تعارف اور تعریف کے لیے کافی ہوتی ہے اعظم گڑھ کا یہ زرخیز علاقہ ماضی میں ہی نہیں موجودہ عہد میں بھی باصلاحیت ذہین اور زود گو شعرا اور ادیبوں کی پوری نسل تیار کرنے میں پیچھے نہیں ہے انھیں انتہائی باصلاحیت فنکاروں اور قلم کاروں میں ایک نام احسن اعظمی کا بھی ہے جو ستائش کی تمنا اور صلے کی پروا کیے بغیر شعری ادب تخلیق کرنے میں نہ صرف یہ کہ مصروف ہیں بلکہ دو غزلیات اور دو نعت کے مجموعہ ہائے کلام کو زیورِ طبع سے آراستہ کر منظر عام تک لانے میں کامیابی حاصل کر چکے ہیں اپنے فنی استاد مرحوم بیدل مرادآبادی کے سچے ادبی جانشین احسن اعظمی میں بے پناہ شعری صلاحیت ہے جس کا اعتراف دو مرتبہ سرکاری طور پر انھیں بڑے اعزازات اور شہرِ نگاراں لکھنؤ کے کئی ادبی ایوارڈ سے نواز کر صوبائی سطح پر کیا جا چکا ہے اور ادبی حلقے انھیں عزت و احترام سے دیکھتے ہوئے ان پر رشک کرنے کو مجبور نظر آتے ہیں کسی ایک شعری مجموعے کو ترتیب دینا اور اس کی طباعت کے مراحل طے کرنا یقیناً جوئے شیر لانے جیسا کام ہوتا ہے لیکن ان دشوار مرحلوں کو احسن اعظمی جس آسانی سے سر کرتے نظر آتے ہیں اس پر حیرت ہوتی ہے زیرِ نظر مجموعہ بہارِ عقیدت ان کی نعتیہ شاعری اور عقیدتوں کے شعور کا وہ ثبوت ہے جسے انھوں نے دیوان کی صورت دی ہے اور الف سے ے تک کی ردیفوں کا اہتمام کر کے دیوان کے اس تقاضے کو پورا کیا ہے جو ہمارے اسلاف کی ادبی سنت رہی ہے اور اس دور میں اس کی تکمیل دشوار ہے اپنے پیر و مرشد کے نام سے اس دیوان کا انتساب ان کی سعادت مندی اور عقیدت کا مظہر ہے بہارِ عقیدت میں نصف درجن حمدِ باری تعالیٰ اور بارگاہِ سرورِ کونین میں عقیدت و محبت سے نذر کیے ہوئے گلہائے ایقان کی صورت تقریباً دو سو نعتیں ہیں مجھے مکمل یقین ہے کہ یہ نعتیہ دیوان بہارِ عقیدت ہر قاری کے درِ احساس پر دستک دینے اور ایمان و یقین کی روشنی کو بڑھانے میں کامیاب ہوگا اور احسن اعظمی کی قدر و منزلت کو مزید بلندیاں عطا کرے گا۔

واصف فاروقی لکھنؤ

6/139 - Vineet Khand, Sec-6, Gomtinagar, Lucknow

Mob : 9140183837, 9453141218

Designed by Nazim Bareillwi, Mob : 8534041142, E-mail : mohdnazim78692.mn@gmail.com